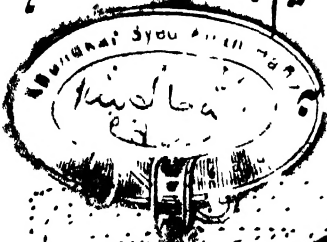


جلد ششم

کتاب تیسیر الوصول الی جامع الأصول من احادیث الرسول مترجم اردو

جو تہذیبیات قلیلہ اصل تجرید الاصول مولفہ

قاضی لقضات شرف الدین بہتہ الدین عبد الرحیم البارزی رحمہ اللہ ہے



(در علم حدیث) سے

تیسیر الوصول

مترجمہ اردو

باہتمام

شیخ عبدالحی عبد السلام تاجران کتب و مالکان مطبع صدیقی لاہور

در مطبع صدیقی لاہور طبع گردید

فہرست مضامین کتاب تطبیح صحاح ترجمہ اردو تیسرا الوصول جلد ششم

صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب
۱	حرف کاف اور اس میں چار کتابیں ہیں۔	۱۱	فصل پہلی جہوٹ اور جہوٹ بولنے والی مذمت کو بیان میں۔	۲۸	فصل تیسری کپڑوں کو رنگوں کو بیاں کرنا سفید کپڑے کے بیان میں۔
۲	کسب کرنا۔ جہوٹ بولنا۔ تکبر کرنا۔ کبیرے گناہ کرنا۔	۱۳	فصل دوسری مساج جہوٹ کو بیان میں۔	۲۹	سرخ کپڑے کے بیان میں۔
۳	کتاب کسب کرنے کے بیان میں اور اس میں تین فصل ہیں۔	۱۴	فصل تیسری آنحضرت پر جہوٹ بولنے کے بیان میں۔	۳۰	سبز کپڑے کے بیان میں۔
۴	فصل پہلی حلال کی ترغیب و اور احرام سے بچنے کے بیان میں۔	۱۶	کتاب تکبر اور خود بینی کے بیان میں۔	۳۱	سیاہ کپڑے کا بیان۔
۵	فصل دوسری مساج کسبوں اور کھانوں کے بیان میں۔	۱۷	کتاب کبیرے گناہ کے بیان میں۔	۳۲	فصل چوتھی ریشمی کپڑے کے بیان میں بعضا ریشمی کپڑا پہننا مساج ہے۔
۶	قرآن شریف کے لکھنے اور سکھانے کی اجرت کے بیان میں۔	۲۰	حرف لام اور اس میں چھ کتابیں ہیں۔	۳۳	فصل پانچویں اون اور ریشم کے بیان میں۔
۷	تخصیص داروں کی روزی کے بیان میں جاگیر دینے کے بیان میں۔	۲۱	لباس کا بیان۔ گری پڑی چیز کا بیان لوان کا بیان۔ گری پڑی کچے اٹھانے	۳۴	فصل چھٹی بھونوں اور ٹکیوں کے بیان میں۔
۸	سینگی لگانے کے کسبے بیان میں فصل تیسری مکروہ کسبے بیان میں۔	۲۲	کتاب بیان کھیل اور لہو کا بیان اور گالی کا بیان۔	۳۵	کتاب بگری پڑی چیز کے بیان میں کتاب لوان کے بیان میں
۹	کتے کی قیمت کے بیان میں۔	۲۳	کتاب لباس کے بیان میں اور اس میں چھ فصل ہیں	۳۶	اور اس میں دو فصل ہیں۔
۱۰	بلی کے بیان میں۔	۲۴	فصل پہلی لباس پہننے اور اس کی طرز کے بیان میں۔	۳۷	فصل دوسری لوان کے حکام میں
۱۱	کسب حجام کے مکروہ ہونے کے بیان میں	۲۵	عمامہ اور دستار کے بیان میں کرتے اور تہ بند کے بیان میں۔	۳۸	فصل تیسری اولاد کو ملانے اور دعوتے زب کے بیان میں۔
۱۲	مادہ پر زچہ پورٹنے کی اجرت کے بیان میں	۲۶	تہ بند نیچے چھوڑنے کے بیان میں	۳۹	قیافہ شناس کے بیان میں
۱۳	قسامت کے بیان میں۔	۲۷	عورتوں کے تہ بند کے بیان میں	۴۰	گرے پڑے ٹوکے کے بیان میں
۱۴	معدن سے کان کے بیان میں اور انعام کے بیان میں	۲۸	عورتوں کی اور استمال کے بیان میں	۴۱	کتاب کھیل کو دسے بیان میں
۱۵	دو شخص فخر کرنے والوں کو طعام کہاؤ کی ممانعت میں۔	۲۹	عورتوں کی اور ہسنی کے بیان میں	۴۲	مساج کھیل کے بیان میں
۱۶	ناحق محمول لینے کو بیان میں۔	۳۰	عورتوں کی اور ہسنی کے بیان میں	۴۳	کتاب لعنت اور گالی دینے کے بیان میں
۱۷	کتاب جہوٹ کو بیان میں اور اس میں تین فصل ہیں	۳۱	جو تا پہننے کے بیان میں۔	۴۴	جن لوگوں پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے ان کے بیان میں۔
۱۸		۳۲	ترک زینت کے بیان میں۔	۴۵	
۱۹		۳۳	زینت دار اور عمدہ کپڑا پہننے کو بیان میں	۴۶	
۲۰		۳۴	فصل دوسری قسام لباس کو بیان میں	۴۷	

فہرست مختصر بعض کتب دینیہ مطبع صدیقی لاہور

فہرست	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
۱۲	فتح الغیب مع شرح فارسی	۱۲	فارسی اردو مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب لکھنؤ	۱۲	کتب فقہ بزبان اردو	۱۲
۱۲	دلیل العارفین فارسی	۱۲	خلاصۃ السائل بزبان اردو	۱۲	عین الہدایہ ترجمہ اردو ہدایہ کامل	۱۲
۱۲	مجموعہ راہ براہ حق اردو	۱۲	فضائل الشہورہ بصیام	۱۲	ترجمہ اردو فتاویٰ عالمگیری کامل	۱۲
۱۳	حکایت اصالحین متبسم اردو	۱۳	فضائل چارباہ	۱۳	غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار	۱۳
۱۵	راہ بہشت ترجمہ اردو مہناج العابدین	۱۵	مجموعہ ہزار مسائل	۱۵	ترجمہ اردو شرح وفتایہ کامل	۱۵
۱۱	مرغوب القلوب فارسی	۱۱	ضروریات دین	۱۱	حسن السائل ترجمہ اردو کنز الدقائق	۱۱
۱۱	مذاق العارفین ترجمہ اردو حیاء	۱۱	سرمایہ آخرت معروف بہ چراغ رست	۱۱	تحفۃ اللہ ترجمہ اردو کنز نو لکھنوی	۱۱
۱۱	العلوم کامل چارجلہ اول میں مصنفہ	۱۱	کتب تصوف اردو فارسی	۱۱	مفتاح الجنت اردو	۱۱
۱۱	امام غزالی صاحب ۷	۱۱	کیمیائے سعادت فارسی	۱۱	راہ نجات مترجم اردو	۱۱
۱۱	تحفۃ الابرار ترجمہ اردو و نیند نامہ	۱۱	پیراہن یسعی یعنی ترجمہ اردو و مثنوی	۱۱	صلوۃ الرحمن ترجمہ اردو منیۃ الصلی	۱۱
۱۲	عطارد	۱۲	مولانا روم کامل چہدف و جلد اول	۱۲	مالابہ منہ اردو کانپوری	۱۲
۱۲	می باید دید فارسی	۱۲	بتان معرفت شرح مثنوی مولانا روم	۱۲	شرح محمدی اردو کانپوری	۱۲
۱۲	نے باید شنید فارسی	۱۲	اردو کامل چہدف و دفتر	۱۲	بحر الحقیقت اصلاح نفس میں عجیب	۱۲
۱۲	فتح الغیب مترجم اردو مصنفہ فتح	۱۲	شجرہ معرفت ترجمہ اردو مثنوی	۱۲	کتاب ہے	۱۲
۱۵	محی الدین عبدالقادر جیلانی	۱۵	مولانا روم یعنی لب لباب	۱۵	نہ بنوت اردو	۱۵
۱۲	تذکرۃ الاولیاء اردو	۱۲	بحر العلوم شرح مثنوی مولانا روم	۱۲	آثار محمدیہ اردو	۱۲
۱۲	فارسی لاہوری	۱۲	فارسی	۱۲	ترکیب الصلوۃ	۱۲
	کتب وظائف		اکسیر ہدایت ترجمہ اردو کیمیائے سعادت	۱۲	قیامت نامہ بہشت نامہ	۱۲
۱۲	الکرب الاعظم مترجم اردو خواشاندہ	۱۲	امام غزالی صاحب نو لکھنوی	۱۲	خدا کی رحمت	۱۲
۱۲	الحزب القبول من احادیث الرسول	۱۲	لطائف معنوی شرح مثنوی مولانا روم	۱۲	مفتاح القدر آن کلان	۱۲
۱۲	اسمیں تمام دعائیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہیں وہ سب بہر	۱۲	فارسی نو لکھنوی	۱۲	راہ جنت	۱۲
۱۲	درج ہیں نہایت خوشخط حاشا شدہ	۱۲	شرح مثنوی مولانا روم معروف	۱۲	گلزار جنت	۱۲
۱۲	شفاء العلیل ترجمہ قول البخیل اردو اصل	۱۲	بکاشفات رضوی فارسی	۱۲	مسائل پردہ پوشی	۱۲
۱۲	کتاب شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی	۱۲	مثنوی مولانا روم نول کشوری	۱۲	زیور ایمان	۱۲
۱۲	اور ترجمہ اردو مولوی خرم علی مرحوم	۱۲	ارشاد الطالبین کامل فارسی مصنفہ	۱۲	منتخب الحکام فقہ سرائے	۱۲
۱۲		۱۲	اخوان درویشہ صاحب	۱۲	مجموعہ فتاویٰ کامل تہ جلد عربی و	۱۲

صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب
۹۵	۱۲۳ میں۔ اور اس میں پانچ باب ہیں باب پہلا اُن احکام کے بیان میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے ساتھ خاص	۱۳۳	بیان میں۔ فصل تیسری کھانے پینے کی چیزوں کی زیارت کے بیان میں۔	۱۳۶	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں۔
۹۶	۱۲۴ میں اور اس میں پانچ فصل ہیں۔ فصل پہلی آنحضرتؐ کے نام مبارک اور حسب نسب کے بیان میں۔	۱۲۹	۱۲۹ فصل پانچویں آنحضرتؐ سے تکلیف دینے والی چیز کے دور کرنے کے بیان میں۔	۱۳۷	۱۳۷ انبۃ المجون کے بیان میں۔ ام شریک کے بیان میں فصل دوسری نکاح کی ترغیب کے بیان میں۔
۹۷	۱۲۵ فصل تیسری آنحضرتؐ کی اولاد کے بیان میں۔	۱۳۰	۱۳۰ فصل چھٹی جن جن چیزوں کا آنحضرتؐ سے سوال کیا گیا ان کے بیان میں۔	۱۳۸	۱۳۸ خطبہ اور دیکھنے کے بیان میں۔ فصل چوتھی آداب نکاح کے بیان میں۔
۹۸	۱۲۶ فصل چوتھی آنحضرتؐ کی صفات اور خصال کے بیان میں۔	۱۳۱	۱۳۱ فصل ساتویں متفق معجزات کے بیان میں۔	۱۳۹	۱۳۹ باب دوسرا ارکان نکاح کے بیان میں۔ اور اس میں دو فصل ہیں۔
۱۰۰	۱۲۷ فصل پانچویں دہر نبوت اور متفرق چیزوں کے بیان میں۔	۱۳۲	۱۳۲ کتاب نکاح کے بیان میں	۱۴۰	۱۴۰ فصل پہلی عقد کرنے کے بیان میں۔
۱۰۲	۱۲۸ باب دوسرا آنحضرتؐ کی نشانیوں کے بیان میں	۱۳۳	۱۳۳ اور اس میں چار فصل ہیں فصل پہلی آنحضرتؐ کی نبی ہونے کے بیان میں۔	۱۴۱	۱۴۱ فصل دوسری ولیوں کو گواہوں کے بیان میں۔
۱۱۰	۱۲۹ باب تیسرا شروع وحی کے بیان میں	۱۳۴	۱۳۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں۔	۱۴۲	۱۴۲ کفو کے بیان میں۔
۱۱۱	۱۳۰ باب چوتھا معراج کے بیان میں	۱۳۵	۱۳۵ حضرت حفصہ کے بیان میں	۱۴۳	۱۴۳ باب تیسرا نکاح کے منع کرنے والی چیزوں کے بیان میں
۱۱۲	۱۳۱ باب پانچواں آنحضرتؐ کے معجزات اور نبوت کی دلیلوں کے بیان میں	۱۳۶	۱۳۶ حضرت ام سلمہ کے بیان میں	۱۴۴	۱۴۴ اور اس میں دو فصل ہیں فصل پہلی دائمی حرمت کے بیان میں۔
۱۱۳	۱۳۲ میں اور اس میں سات فصل ہیں فصل پہلی غائب چیزوں کی خبر دینے کے بیان میں۔	۱۳۷	۱۳۷ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بیان میں۔	۱۴۵	۱۴۵ دو دہ پینے کے بیان میں فصل دوسری دائمی حرام کرنا وغیرہ کے بیان میں
۱۲۲	۱۳۳ فصل دوسری آنحضرتؐ کے ساتھ بے جان چیزوں کے کلام کرنے اور آپ کے تابع ہونے کے	۱۳۸	۱۳۸ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں۔	۱۵۲	۱۵۲

صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب							
۵۲	حرف میم اور اسمیں چہ کتابیں ہیں وعظ نصیحت مزارعت - مع - خوش طبعی - موت مسجدوں کا بیان کتاب الموعظ والرفاق یعنی کتاب وعظوں اور دل کو نرم کرنے والی چیزوں کے بیان میں - کتاب مزارعت کے بیان میں اور اسمیں دو فصل ہیں - فصل پہلی اسکے جائز ہونے کے بیان میں - فصل دوسری مزارعت کو منع ہونے کے بیان میں - کتاب مع کے بیان میں - کتاب خوش طبعی کے بیان میں - کتاب موت کے بیان میں اور اسمیں تین باب ہیں باب پہلا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بیان میں - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور موت کے بیان میں - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہلانے اور کھٹانے کے بیان میں - باب دوسرا موت اور اس کے متعلقات میں اور اسمیں سات فصل ہیں - فصل پہلی موت کی علامتوں اور موت کے آنے کے بیان میں -	۴۲	فصل دوسری رونے اور نوحہ کے بیان میں - رونے کے جائز ہونے کے بیان میں - رونے کے منع ہونے کے بیان میں - فصل تیسری غسل اور کفن کے بیان میں - فصل چوتھی جنازے کے ساتھ ہونے اور اٹھانے کے بیان میں جنازہ جملہ جانے کے بیان میں - فصل پانچویں دفنانے اور اسکی میت کے بیان میں - شہید کے دفنانے کے بیان میں - جلد دفن کرنے کے بیان میں میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا کر دفنانے کے بیان میں - فصل چھٹی قبروں کی زیارت کے بیان میں - زیارت قبر کے منع ہونے کے بیان میں (یعنی عورتوں کی) زیارت مقبرہ کے جائز ہونے کے بیان میں زیارت قبر کرنے والے کی	۸۵	۸۶	۸۸	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵
	دعا کے بیان میں - قبروں پر بیٹھنے کے بیان میں - فصل ساتویں ماتم پرسی کے بیان میں - باب تیسرا موت کے بعد جو کچھ پیش آوے اسکا بیان عذاب قبر کے بیان میں - مسئلہ نکیر کے سوال کے بیان میں - کتاب مسجدوں کے بیان میں اور اس میں دو باب ہیں باب پہلا مسجدوں کے بنانے کی فضیلت کے بیان میں - باب دوسرا مسجدوں کے بنانی کے بیان میں - جو احکام مسجد سے علاوہ کھتو ہیں - انکے بیان میں - حرف نون جس میں آٹھ باب ہیں - نبوت کا بیان - نکاح کا بیان - نذر کا بیان - نیت اور اخلاص کا بیان - خیر خواہی اور مشورہ کا بیان - سوئے اور جاگنے کا بیان - نفاق کا بیان - بخونم کا بیان کتاب نبوت اور پیغمبری کے بیان											

حَرْفُ الْكَافِ فِيهِ أَرْبَعَةُ كُتُبٍ

حرف کاف کا بیان اور اس میں چار کتب ہیں -
 الْكُتُبُ - آلِ كَذِبٍ - الْكُتُبُ الْكَبِيرُ
 کب کرنا - جھوٹ بولنا - تکبر کرنا - کبیرے گناہ

كِتَابُ الْكُسْبِ فِيهِ ثَلَاثَةُ فُصُولٍ

کتاب کسب کرنے کے بیان میں - اور اس میں تین فصلیں ہیں -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَحَدُهَا فِي الْحَثِّ عَلَى الْحَلَالِ وَاجْتِنَابِ الْحَرَامِ

پہلی فصل حلال کی ترغیب میں اور حرام سے بچنے کے بیان میں -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا النَّاسُ لَنَاقِصٍ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرُ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا أَعْطَاكُمْ اللَّهُ وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَعَدِيَّتُهُ حَرَامٌ فَإِنِّي نَسِيتُ لَكَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمًا وَالْقُرْآنُ أَشْعَثُ الْبَعِيدِ الْعَصِيدِ بِالذَّهْنِ وَالْفُحْلِ وَالنَّظَافَةِ وَكَذَلِكَ الْأَغْبَرُ تَرْجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَاهُ
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا پاک ہے، نہیں سبیل کرتا ہے مگر عمل پاک کو اور پاک کو غرض خدا کی آیتیں دیکھو کہ جو حکم کیا ہے بغیر
 کو سو خدا تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ اسے ایمان دار رکھا تو پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کو دلا بتہ میں تمہارے عملوں کو جاننے والا
 ہوں۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا اسے ایمان دار رکھا تو حلال مال و پاک چیزیں جو پہننے تکوید پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ذکر کیا اس کو جاننے والا ہو گا سفر کیا کچھ بے باغ و پاک اودھ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلاتا ہے اور یوں کہتا ہے کلاؤں کبیرے کبیر
 رب نبی میری دعا قبول کر اور حلالانہ اسکا کھانا حرام ہے اور اسکا پینا حرام ہے یعنی حرام کھانا ہے حرام پینا ہے اسکا ہلن حرام غذا سے
 پالنا گیا ہے یہ کہان ایسے شخص کی دعا قبول ہو۔ سلم اور تندی اسکے راوی ہیں ثبوت وہ شخص ہے جو کبیرے لگاے اور تھوڑی حلال کچھ
 بہت دن گذرے ہوں اور وہ پہلے کچھ بھی نہیں پینا **ف** پاک مال وہ جس میں کسی کا دعویٰ نہ ہو اور نہ میں درست ہو جو جوری
 اور غصب مال پاک نہیں اس سے کس میں مال کا دعویٰ موجود ہے اور جو چیز زیادہ کمال اور ثروت اور باج کا مال ہی حرام ہے اس سے

صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب
۱۵۵	باب چوتھا نکاح کے متفرق احکام کو بیان میں اور اس میں پانچ فصل ہیں۔	۱۶۹	کتاب سونے اور چاندی کے بیان میں	۱۶۹	کتاب سونے اور چاندی کے بیان میں
۱۵۸	فصل پہلی نکاح کے توڑنے والی چیزوں کے بیان میں۔	۱۷۱	کتاب نفاق کے بیان میں	۱۷۱	کتاب نفاق کے بیان میں
۱۶۱	فصل دوسری عورتوں کے دمیان انصاف کرنے کے بیان میں۔	۱۷۲	کتاب علم نجوم کے بیان میں۔	۱۷۲	کتاب علم نجوم کے بیان میں۔
۱۶۲	فصل تیسری غلبہ کے بیان میں۔	۱۷۳	کتاب ہجرتوں کے بیان میں۔	۱۷۳	کتاب ہجرتوں کے بیان میں۔
۱۶۳	فصل چوتھی شہر یعنی نافرمانی کے بیان میں۔	۱۷۴	کتاب تحفہ بھیجنے کے بیان میں۔	۱۷۴	کتاب تحفہ بھیجنے کے بیان میں۔
۱۶۴	فصل پانچویں اس باب کے لواحق کے بیان میں۔	۱۷۵	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۷۵	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۶۵	کتاب نذروں کے بیان میں۔	۱۷۶	کتاب دو ہجرتوں کے بیان میں۔	۱۷۶	کتاب دو ہجرتوں کے بیان میں۔
۱۶۶	اور اس میں تین فصل ہیں۔	۱۷۷	کتاب تحفہ بھیجنے کے بیان میں۔	۱۷۷	کتاب تحفہ بھیجنے کے بیان میں۔
۱۶۷	فصل پہلی نذر کے منع ہونے کے بیان میں۔	۱۷۸	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۷۸	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۶۸	فصل دوسری نذر طاعت کے بیان میں۔	۱۷۹	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۷۹	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۶۹	فصل تیسری نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۸۰	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۸۰	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۷۰	فصل چوتھی نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۸۱	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۸۱	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۷۱	فصل پانچویں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۸۲	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۸۲	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۷۲	فصل ششویں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۸۳	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۸۳	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۷۳	فصل ساتویں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۸۴	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۸۴	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۷۴	فصل آٹھویں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۸۵	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۸۵	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۷۵	فصل نواں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۸۶	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۸۶	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۷۶	فصل دسویں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۸۷	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۸۷	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۷۷	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۸۸	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۸۸	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۷۸	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۸۹	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۸۹	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۷۹	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۹۰	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۹۰	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۸۰	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۹۱	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۹۱	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۸۱	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۹۲	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۹۲	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۸۲	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۹۳	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۹۳	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۸۳	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۹۴	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۹۴	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۸۴	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۹۵	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۹۵	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۸۵	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۹۶	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۹۶	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۸۶	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۹۷	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۹۷	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۸۷	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۹۸	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۹۸	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۸۸	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۱۹۹	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۱۹۹	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۸۹	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۲۰۰	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۲۰۰	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۹۰	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۲۰۱	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۲۰۱	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۹۱	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۲۰۲	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۲۰۲	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۹۲	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۲۰۳	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۲۰۳	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۹۳	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۲۰۴	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۲۰۴	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۹۴	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۲۰۵	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۲۰۵	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۹۵	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۲۰۶	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۲۰۶	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۹۶	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۲۰۷	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۲۰۷	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۹۷	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۲۰۸	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۲۰۸	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۹۸	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۲۰۹	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۲۰۹	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۱۹۹	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۲۱۰	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۲۱۰	کتاب ہبہ کے بیان میں۔
۲۰۰	فصل اسیں نذر ماننے کے بیان میں۔	۲۱۱	کتاب ہبہ کے بیان میں۔	۲۱۱	کتاب ہبہ کے بیان میں۔

ہوسلے کشاید و حرام ہو اور نہیں تو جب شبہ و اجیزون بین آدمی بڑا تو رفتہ رفتہ آخر حرام چیزون میں ہی گرفتار ہو جاتا ہے۔
تقویٰ اور پیریز نگاری اسی کا نام ہے۔ کہ آدمی شبر کی چیزون سے بچے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تقویٰ فقط ظاہر کی
صفائی کا نام نہیں تقویٰ کا معنی ہے۔ یعنی چہل بین ایمان چلاؤ خدا کی ماضی کی کاخوت ل میں مایا تو کہہ کان ہاتھ پاؤں
سب خود بخود منور جلتے ہیں اس لئے کہ دل باطن ہا ہے نام بدن کا پیرا گول ہی بگڑا یعنی ترصل و ترقی و مجر اس میں جہا تو سارا بدن بگڑا
جاتا ہے انہی کان ہا چہ پاؤں سب منور ہوتے ہیں

(۱۵) **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِيهِ**
وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِيهِ سِوَا مَا سَأَلْتُ عَنْهُ مَقْصُودُ قَوْلِهِ تَكَلَّفُوا الشُّوَالَ عَنْهُ أَخْرَجَهُ رِزْقُ تَرْجُمَهُ سَلَامٌ
اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حلال وہ چیز ہے جو خدا نے اپنی کتاب یعنی قرآن میں حلال کی اور حرام
وہ چیز ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حرام کی اور جس چیز سے خاموش رہا وہ حرام ہے سو نہ تکلیف تھا و اس کے پوچھنے میں رزق اس کے
راوی ہیں۔ **ف** اس حدیث کو ہم یہ کہ جو چیز قرآن اور حدیث میں صاف طور پر حرام نہیں وہ مباح ہے۔

(۱۶) **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا أَكَلَ أَحَدٌ**
طَعَامًا كَطَعَامِ آدَمَ بْنِ نَوْحٍ يَكُلُهُ فَإِنَّهُ يَكُونُ اللَّهُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ بِلَادِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
ترجمہ یہ کہ جو کچھ آدم بن نوح کے کھاتے تھے وہ کھاتے تھے خدا کا آدم بن نوح کے کھاتے تھے خدا کا آدم بن نوح کے کھاتے تھے خدا کا
ادبہ حد کا یہ چیز بہت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہے مگر کسبے کیا تھا۔ روایت کی بہ حدیث بخاری نے **ف** اس حدیث کو
مسلم جو کہ دست کا رہی کسب بن سے فصل ہے اور یا وہ حلال و طیب ہے اور حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتھ سے زرہ
بناتے تھے اور اسی کسبے کہلاتے تھے۔

(۱۷) **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا أَكَلَ أَحَدٌ**
طَعَامًا كَطَعَامِ آدَمَ بْنِ نَوْحٍ يَكُلُهُ فَإِنَّهُ يَكُونُ اللَّهُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ بِلَادِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کون پر اس زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پروا کرے گا جو اہل ان مان اپنے سے
کھاتا ہے یا حرام ہے بخاری اور نسائی اس کے راوی ہیں اور بڑا کہ نہیں نے سوا سورت اہل کوئی و ما قبول نہ ہوگی

تَايِيهِ مَا يَبِيحُ مِنَ الْمَكَايِدِ الْمَطْلُوعِ

دوسری فصل

مباح کھانوں اور کھانوں کے بیان

(۱) **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَطِيبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَ**
إِنْ أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ أَخْرَجَتْهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہایت پاک چیز جو کھاتے ہو تمہارے کسبے ہے اور تمہاری اولاد ہی تمہارے کسبے ہیں یعنی وہ ہی تمہارا
اپنی کمائی میں داخل ہے۔ صحابہ میں اسے راوی ہیں **ف** یعنی بہت پاک اور حلال مال وہ ہے جو آدمی کم کر کھاوے۔

یعنی بی بی... رائج ہوئی مال کے حال کرنے میں شدت حرص کے سبب حلال اور حرام میں کچھ تفریق کی شدت جری سود و غا وغیرہ سب حلال مابین گونا گویا
اس زمانہ کمال ہے کہ طرح مال پانے میں مرتطعات ہیں گویا سوت اور نیاست و طعن کو جنہیں بس پریشانی کی حضرت کی اس زمانہ میں پوری ہوئی ۱۲

کہ اگرچہ اس میں بظاہر دعویٰ نہیں لیکن اس طرح کا مال دنیا شرع میں درست نہیں تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا ایسے قاتل ہے کہ خدا اس کو قبول نہیں کرنا اس مسئلے کو وہ ناپاک کے ناپاک کو کس طرح قبول کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کس مال کے حق میں ساری عبادتوں سے حلال روزی کا تلاش کرنا مقدم ہے بدون اس کے نہ عبادت قبول ہے اور نہ دعا قبول ہوتی کی کہ امید ہے۔ اور یہ جو بعضے حرام دین سے ناپاک تھے جن کو حلال مال دنیا میں کس کو ملتا ہے۔ اسکی تلاش بے فائدہ ہے۔ سو غلط بات ہے اس مسئلے کو محنت فرمادی کہ انجینی کرنا سوداگری سب سے ہر بشر طبع اس میں کوئی خلاف شرع کام کرے۔ سوہ حال۔ وہ مال ہے جو شرک ایماندار کو نیک مال روزی کا طلب کرنا مقدم ہے اور حرام خورد و نوش سے گفتگو نہیں۔

(۲) وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا لَا يَتَّقِ ضُوءَ فِي مَالِ اللَّهِ يَغْدِرُ حَقَّ فَتَكُونُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَخْرَجَهُ الْخَارِئِيُّ وَالزَّيْدِيُّ يَخْتَفِئُونَ أَيْ يَأْخُذُونَ وَيَمْلِكُونَ كَمَا تَخَفُضُ الْإِنْسَانُ الْمَاءَ يَمِينًا وَشِمَالًا تَرْجُمُهُ خَوْلَةُ الْأَنْصَارِيَّةِ مِنْ رَوَايَتِ هِرْكَمِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَافِرَاتِهِ تَبِيءُ كَمُفْرٍ جَوْلُوكَ كَضَرْفٍ كَرْتِ بِنِ خَدَّ كَالِ بِنِ نَاقٍ بَيْنَ نَاقٍ لُوثُ لُوثُ كِهَاتِ بِنِ تُولُوكَ لِيَسَ قِيَا سَتِ بِنِ أَلِ كِهَ بَيْنَ بِنِ اَلِ سَ سَوَا سَ تَحْوَنَ كَ اَوَكْسِي كُو لِنَا دَرِ سَتِ نَبِيْنِ بَخَارِي اَوَرِ نَرَنْدِي اِسْ كَ رَاوِي بِنِ يَحْوَنُونَ كَ مَعْنِي بِنِ بِيْتِ بِنِ اَوَرِ بَزَرْ مَالِكِ بِنِ بِنِ جِيَا اَرْمِي دَا بِنِ بَا بِنِ بَانِي مِيْنِ كِهَاتِ بِنِ۔

(۳) وَعَنْ النَّعَّانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْلَى بَيْنَ دِيْنِ الْحَرَامِ بَيْنَ دِيْنِ بَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَ تَبَارُكُ مِنَ النَّاسِ فَمِنْ أَتَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبَارَ إِلَيْهِ دِيْنُهُ وَكَرِهَتْ وَكَرِهَتْ فِي الشُّبُهَاتِ وَفَمَنْ فِي الْحَرَامِ كَالْمَرْءِ عَمَى حَوْلَهُ لَمْ يَوْشِكْ أَنْ يَقَعَ فِيهِ وَإِنْ رَجُلٌ مَلَّجَ حَقِي وَإِنْ حَقِي اللَّهُ تَحَارُفُهُ أَلَا وَإِنْ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ إِذَا صَلَّيْتَ صَلَاةَ الْجَسَدِ كُلَّهُ وَإِذَا سَلَّمْتَ صَلَاةَ الْجَسَدِ كُلَّهُ أَلَا وَهِيَ لِقَابُ حَرْجَةٍ أَفْسَدَ اسْتَبَارَ إِلَيْهِ بَيْنَ أَلَا كَلَبُ التَّابَرِيِّ مِنَ التَّهْمَةِ وَالْحَدَّاحِينَ مِنْهَا أَوْ رَعَى حَوْلَ الْحَقِي أَحْطَافٌ يَدٌ كَا اسْتَحْوَلَهُ وَأَصَبَهُ الْقِطْعَةُ مِنَ الْحَكْمِ يَقْدَرُ اللَّفْظَةُ تَرْجُمُهُ نَعَّانِ بْنِ بَشِيرٍ مِنْ رَوَايَتِ هِرْكَمِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَايَا كَمُفْرٍ حَالِ ظَاهِرًا كِهَاتِ بِنِ اَوَرَامِ كِهَ ظَاهِرًا كِهَاتِ بِنِ لِيَكِنْ حَالِ اَوَرَامِ كَ دَرِ مِيَانِ دَوَطَرِ فَالْمَعْنِي هُوَ بِنِ شَبَهٍ كِي خِيَرِ بِنِ بِنِ اَلْكُوْبِتِ لُوكِ نَبِيْنِ جَلِ سَتِ سَوِجُو شَبَهٍ خِيَرِ بِنِ سَ بَا اُسْ لِيَسَ نَ بِنِ دِيْنِ اَوَرِ اَبَرْ وَكُو كِيَا اَوَرِ جُوشَبُ هُوَ بِنِ بَرَا وَهُ اَوَرِ اَوَرَامِ بِنِ بِي بَرَا جِيَسَ وَهُ جِرَانِ لَ اَلَا كَ رُو كِي هُوَ بِنِ زَمِيْنِ بِنِ رُكْهَ كَ اُسْ جِنِ جِرَانِ هَ بِنِ قَرِ بَ كِهَ كِهَ رُكْهَ كُو بِي جَا فَوَرِ جِرِي كَ جَا لُوكَ اَبَرْ دَا شَا كَا اِيَكِ مَنَّهُ هُوَا هَ جَانِ لُوكَا رَمَنَ اُسْ كِي حَرَامِ كِي هُوَ خِيَرِ بِنِ بِنِ جَانِ رُكْهَ كُو بِيْنِ كَ بِنِ بِنِ مِيْنِ كُوشَتِ كَا اِيَكِ مَلَّجَ هَ جَبِ وَهُ مَوَلُو سَبِ بِنِ سَنُورَا اَوَرِ جَبِ وَهُ بَكْرَا تَوْسَبِ بِنِ بَرَا اَيَا دَرِ كِهَ كُو مَلَّجَا اَوَلِ هَ بِنِ بَا بِنِ اُسْ كَ رَاوِي بِنِ سَتَبَرُ لَدُنِي دِيْنُهُ بِنِ عَضِيْعَ بِنِ طَلَبِ كِيَا بَرَاتِ كُو اَوَرِ ضَا صِي كُو تَهْمَتِ اَوَرِ كِهَاتِ جَانِ هَ حَوْلِ كِهَ جِي كُو كِهَ كُو دَرِ مَنِّ كِهَ اَوَرِ بَحَرِ كِهَ كُو اُسْ كَ اَوَرِ ضَعْفَ اِيَكِ مَلَّجَا كُوشَتِ كَا هَ بَقْدَرِ اِيَكِ لَقَرِ كِهَ۔

فہم نے دنیا کی سب چیزیں تین طرح پر ہیں حلال اور حرام اور شبہ دار چیزیں حلال ہیں وہ قرآن اور حدیث میں صاف کہلی ہیں سب مال اوزن کو معلوم ہیں جیسے کھیتی سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ وغیرہ اور جو چیزیں حرام ہیں انکو بھی سب جانتے ہیں جیسے شراب سویرا حرام کای جوئی جوت وغیرہ۔ یہ کہ انکو سب حرام جانتے ہیں جاہل تک بھی اور شبہ دار چیزیں جیسے کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہیں اور کچھ حرام سے بھی جیسے کوئی چیز تو اپنے گھر میں پاوے لیکن کچھ کو یہ معلوم نہیں کہ وہ چیز اویسی ہے یا میگانی انکو بہت لوگ نہیں جانتے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا قاعدہ بتلادیا کہ جس چیز میں شبہ ہے اسے کہہ حلال ہے یا حرام یا معلوم کا نہیں اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہوا اور کوئی حرام تو اسکو چھوڑ دو اسے ہرگز نہ کرے اسی میں دین کا کچا و سب۔

سے۔ زین اسکے راوی ہیں۔

آرْزَاقُ الْعُمَالِ

تحصیلہ ارون کی روزی کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اسْتَعْلَفَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَهُ قَوْمِي أَنَّ خَزَائِنَهُمْ كُنْزُهُمْ

عَنْ ثَقِيفَةِ أَهْلِ دِثْلٍ دَخَلَتْ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ قَسِيًا كُلُّ أَلٍ إِنِّي بَكْرٌ عَنْ هَذَا الْمَالِ وَجَعَلْتُ

لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ أَخْرَجَهُ الْبَارِي تَرْجُمَهُ اَلْمَوْسِينِ حَضْرَتِ عَالِ صَدِيقِہ سے روایت کیا کہ

جب ابو بکر صدیق خلیفہ ہوئے تو فرمایا البتہ میری قوم جانتی ہے کہ میرا بیٹا میرے گھر والوں کے خرچ سے عاجز نہ کرنا تھا یعنی انکے

خرچ کو کافی تھا اور میں مسلمانوں کے کام میں مشغول کیا گیا ہوں سو ابو بکر کے لوگ اس مال بہت المال سے کہا دین گرا اور ابو بکر

مسلمانوں کے واسطے اس میں کام کر بگا۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَعْلَفَ عِلْمًا عَلَى عَمَلٍ وَدَرَجَةً

رَبِّهِ فَأَقْبَمَ أَخَذَ بِذَلِكَ فَهُوَ عَمَلٌ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجُمَهُ بَرِيدُہ سے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو

شخص کہ جسے کسی کام پر تحصیلہ رکھا یا داس کی روزی مقرر کر دی ہو جو اس کے بعد لیوے گا وہ خزانہ کا مال اغنیمت میں

ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ الْمُسْتَوْدِعِينَ سَدَّ إِذْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ كَأَعْمَالٍ فَلْيَكُنْ رَدًّا

وَأَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَادٍ فَلْيَكُنْ حَادٍ مَا دَانَ لَهُ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكُنْ مَسْكَنًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اسْتَعْلَفَ عِلْمًا فَهُوَ عَمَلٌ أَوْ سَادًى أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجُمَهُ سَتَرُو بِنِ شَدَّ اَوَسَر

روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہمارا تحصیلہ دار ہو سو چاہیے کہ یہی حاصل کرے اور اگر اس کے پاس مال نہ

ہو تو چاہیے کہ خادم حاصل کرے اور اگر اسکے واسطے گھر نہ ہو تو چاہیے کہ اپنے لیے رہنے کا گھر حاصل کرے ابو بکر صدیق نے کہا۔

کہ تجلید خبر ہوئی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسکے سوا کے کچھ لیوے وہ خائن ہے۔ جو۔

ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَدَّمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أُحَدِّثْكَ أَنَّكَ تَكُونُ فِي أَعْمَالِ

الْمُسْلِمِينَ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَمَلُ كَرِهْتَهَا فَقُلْتُ بَلَى وَقَالَ عُمَرُ مَا تُرِيدُ إِنِّي ذَلِكُ قُلْتُ إِنَّ بِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُلًا

وَأَنَا تَجِبُ دَارِيْدُ أَنْ تَكُونَ عَمَلًا لِي صَدَّقَهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَدْرَسْتُ الَّذِي أَدْرَسْتَ وَكَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيهِمْ الْعَطَاءُ فَأَقُولُ أَعْطِيهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَا أَفْقَرْتُ وَأَعْطَى

أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّ لَهُ وَنَصَدَّقْ بِهِ وَمَا حَازَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ وَلَا شَرَفٍ تَحْذَرُ

وَمَا لَا فَلا تَتَّبِعْ نَفْسَكَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْإِمْلِيَّةَ - الْأَشْرَافُ لَطَلَعُوا الشُّكْرُ وَالرَّغْبَةُ فِيهِ وَقَوْلُهُ

وَمَا لَا فَلا تَتَّبِعْ نَفْسَكَ أَيْ وَمَا لَا يَكُونُ لِهَذِهِ الصِّفَةِ فَاتْرُكْ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِيِّ سے روایت کیا کہ وہ عمار بن

کے پاس آیا اگلی خلافت میں تو عمر فاروق نے اس کا کہا کہ تجلو خبر نہیں ہوئی کہ مقرر تو مسلمانوں کے کام پر حاکم ہوتا ہے پہر

جب تجلو ادھر پہنچا وہ دیکھتا ہے تو تو اسکو برا بھلا کہتا ہے میں نے کہا کیوں نہیں تو عمر نے کہا کہ میری اس کی مار دے میں نے تو اس

کام کی اجرت کیوں نہیں لیتا میں نے کہا کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں مالدار ہوں اور چاہتا ہوں کہ میری تحصیلہ دار

مسلمانوں پر خیرات ہو تو عمر نے کہا کہ ایسا نہ کرنا اس واسطے کہ میں یہی چاہتا تھا جو تو چاہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ کو مال عطا کرتے تھے تو میں کہتا تھا کہ جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو مجھ کو دے دینے پر ہانک کہ ایک بار آپ نے مجھ کو مال یا تو میں نے کہا کہ مجھے

[illegible]

ہے جو نہایت مبالغہ کر کے دو بیٹے میں کر تہوں میں کچھ دودھ نہ چھوڑے۔
اُخْرُ الْكِتَابِ الْقُرْآنُ وَتَعْلِيمُهُ (۱) عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخَذْتُ عُمْ عَلَيْكَ
 قرآن کے لکھنا و سکھانا کی اجر ت کا بیان | اُخْرُ الْكِتَابِ اللَّهُ تَعَالَى أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَتِهِ ترجمہ ابن عباس سے روایت
 ہے کہ حضرت علیؓ علیہ السلام نے فرمایا کہ جن کا سون پر تم مزدوری لیتے ہو ان میں قرآن کی مزدوری لینا زیادہ تر لائق ہے
 روایت کی یہ حدیث بخاری نے ترجمہ میں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کے پڑھنے کی یہی محنت لینا درست ہے
 اور یہی مذہب ہے امام مالک و شافعی کا اور تاخرین فقیہ کا۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ أَجْدَدِ كِتَابَةِ الْمُصَنَّفِ قَالَ لَا بَأْسَ إِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُونَ دُرَاهِمَ إِنَّمَا يَأْكُلُونَ مِنْ عَمَلِ أَقْدَامِهِمْ أَحَدُهُمْ دَرَاهِمَ ثَرْجُمَهُ بَنِ عَبَّاسٍ سَعْدَ بْنَ أَبِي سَعْدٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ فِي الْقُرْآنِ مَجْدِيدٌ كُنْهِي كِي مَرْوَرِي كَا حَكْمُ بَرَجَا نَوْفَرِيَا سَبْنِ كِبْرُ مَرْهَبِنِ كِهْ وَهْ لَوْشَ كُنْهِي وَلَئِي مَبْنِ أَوْ مَرْوَرِي وَتَوَافِي نَهْ كِهْ كَامُ سَعْدَ مَبْنِ بَعْدَ ابْنِي مَبْنِ كَارِي

(۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ الْحَجَّاجُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّاجَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ مِثْلَ لُحْيَتِهِ لَمْ يَعْطُ وَكَانَ سَيِّدُ الْمُحَقِّقِينَ مِنْ خَيْرِ رُسُلِهِ أَحْرَجَهُ النَّفْثَانِ وَأَنُودَا وَادَّالَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ

اللّٰہی یَقْرِ عَلٰی اِنْسَانٍ یُّؤَدِیْہِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَوْ شَہْرٍ اَوْ سَنَۃٍ تَرْجُمَہُ اِبْنُ عَبَّاسٍ رَوٰی عَنْ اَبِیْہِمْ صَدِّقِہِ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ نَبِیُّنَیْ لَکَاجِی اَوْرِیْسَی لَکَاجِی وَاے کما کسی مزدوری دی اور اگر حرام ہوتی تو اسکو نہ دیتے اور اُسکی مالک سے سفارش
کی تو اُس نے اُس کے خراج میں تخفیف کر دی شیخین اور ابو داؤد اُس کے راوی ہیں ماہِ رجب بہ اس خراج کا نام ہے
جو کسی آدمی پر مقرر کیا جاتا ہے کہ اسکو ہر دن یا ہر پہینے یا ہر سال میں ادا کیا کرے یعنی جو کما وی اُس میں سوا حق راہِ مالک
کو ہر دن یا ہر پہینے مثلاً دیا کرے حق مالکانہ ۔

[illegible]

۳۰۷ عن ائمة بن مضر بن قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من سبق الى حاكم يسبق اليه مسئله فهداه قال فخرج الناس يتعادون يتخاطون اخذ رجاء ابو داود ترجمه اسم بن مضر بن روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پہلے کسی پانی پر پہنچے جسکی طرف گئے کوئی مسلمان نہ پہنچا ہو تو وہ سیکاحق ہے سو نکلے لوگ دوڑتے اور قدم مارتے ابو داود اسکے راوی ہیں ف اس حدیث معلوم ہوا کہ گیسرنے اور حفاظت کرنے سے پانی نکال دیا جاتا ہے ۔

ثَالِثُهَا فِي الْمَكْرُوهِ مِنْ ذَلِكَ

تیسری فصل
مکروہ کسے کہے بیان میں

[illegible]

(۱) عَنْ دَاوُدَ بْنِ جُحَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَقْبَعُ أَزْوَاجٍ وَ

مَوْتُ فَكَانَ مُعَاوِيَةُ أَمِيرًا بِهَا إِذَاكَ فَنُكِّسَهُ إِلَيْهِ أَتَاهَا أَخْرَجَتْهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّرْدَارِيُّ
 وَأَبْنُ بَرْجَسٍ رَوَاهُ أَنَّ كَثِيفَةَ نَزَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا

عاصیہ مانا میرے سوا کسی طرف کہا کہ وہ زمین ہو ویرانی ہو اور فساد و ترہیزی اس کے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ**

فَأَمَّا إِنَّا لَمُرِيدُونَ إِعْزَازَ سَائِرِ الْقَبِيلَةِ جَلِيلًا وَأَخْبِثْ لِيُصِيبَ الْفَرَّاحَ مِنْ قَدْسٍ وَلَهُ يُعْطَى
الْأَمْرُ الرِّجْمَ هَذَا يَا عِظْمَاءُ هَؤُلَاءِ قَسُوفَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَارِثُ أَعْطَاهُ كِتَابًا

رَبِّهَا وَذَاتِي بِرَأْسِهِ وَذَاتُ النَّصَبِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَحَيْثُ يَصِلُ الزَّوْرُ مِنْ قَدَائِلِ لَمْ يُطَهَّرْ
بِخَرْجَةِ مَالِكَ وَأَبُو دَاوُدَ الْجَلِيسِيُّ بِالْحَجِيمِ مَشْنُوبٌ إِلَى الْجَلِيسِ هِيَ أَرْضُ بَعْدٍ يُقَالُ

(۳) وعن ابن

[illegible]

(۴) **وَعَنْ عُمَرَ**

(۴) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْثٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدِينَةَ بِقُورَيْشٍ وَقَالَ

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَعْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَذَا عَلَى أَكْحَلِ الْجَمْرِ وَثَمِنَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو كَادٍ
وَالْبَرْقِزِيُّ فِي تَرْجُمِهِ جَابِرٌ عَنْ رِوَايَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ دَخَلَ بِلَى كَمَا نَزَلَ أَوَّلَ اسْمِ مَوْلَى
سَخِ فَرَمَا بِهٖ الْإِدَادُ وَهُوَ أَوَّلُ تَرْجُمَةِ اسْمِهِ رَاوَى فِيهِ - فَدِينُ بِلَى كَا كُوشْتٍ أَوَّلُ مَوْلَى حَرَامٍ هِيَ -

(۱۱) عَنْ ابْنِ مُحَيْصَةَ الْأَصْمَدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَهَأُوكَانَ لَهُ مَوْنٌ حَتَّى مَا يَلْزِمُ بِسَالِهِ وَبِئْسَ أَذْنُهُ حَقٌّ قَالَهُ آخِرًا اْعْلَفْ لَهُ نَاحِيكَ وَاطْعَمْهُ

تقیقاً اخرجه الاربعۃ الا للناس فی اخری لابی داؤد قال صلی اللہ علیہ وسلم انی وھیت لخالق غلام من
لا جو ان بیارک کھا فیکہ وقلت کھا لا تنمیه حجاما دلا صابفا ولا قصابا انداکرہ الصابغ لما یدخل صنعہ
من الغش ولا خلافة الوعد و مطہ فی خراغہ صایکتہ عمل عند ترجمہ ابن محبہ الفصاری سے روایت ہے اس نے
اپنے باپ سے روایت کی کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیکنگی کی مزدوری کی اجازت مانگی تو حضرت نے اس کو منع
کیا اور کہا ایک غلام آزاد ہو سکتی ہے لیکن یہ کام کیا کرتا تھا۔ سو ہمیشہ وہ اپنے سوال کرتا اور اذن مانگتا رہا بہانہ کہ
آخر اُس سے فرمایا کہ اپنے اونٹ کو گھاسن چرا اور اپنے غلام کو کھانا کھلا۔ نانی کے سوا چاروں اسکے بڑی بہن۔
اور ابو داؤد کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹے اپنی خالہ کو ایک غلام بخشا
تھا۔ اور البتہ میں امیدوار ہوں کہ اُس کے لیے اس میں برکت ہو اور بیٹے تو اُس سے کہا کہ نہ نام رکھو اس کا حجام اور
نہ صابغ اور نہ قصاب دراصل اسکے کچھ نہیں کہ صابغ کو تو اس واسطے بڑا جانا کہ اسکے پیشے میں وہو کا ہے اور خلاف وعدہ
اور استعمال کی چیز کے خارج کرنے میں دیر کرنا فحاشی کے معنی ہیں سیکنگی لگا دیو والا اور صابغ کے معنی ہیں رنگ
کرنے والا اور قصاب کے معنی ہیں گوشت کر کے بھجنے والا۔

عَسْبُ الْفَحْلِ (۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ نَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَطْرُقُ الْفَحْلَ فَتُكْرَمُ فَرَحْنُ كُهُؤُا الْكِرَامَةِ لَمَنْجِيهِ الدَّمْدَمُ وَالنَّسَاءُ عَسْبُ الْفَحْلِ مَاؤُهُ وَالْمَتْعُ عَنْ ثَمَنِهِ وَاخِي الْأَجِيرُ عَلَيْهِ

دکلا فائزہ حلال واطراقہ مبالغہ جائز ترجمہ انس سے روایت ہے کہ قوم کلاب میں سے ایک مرنے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے پوچھا کہ نر کے مادہ پر چوڑے کی اجرت لینا درست ہے یا نہیں تو حضرت نے فرمایا کہ درست نہیں پہلا
کہا یا حضرت ہم مادہ پر نر چوڑے ہیں اور یہ پڑے جاتے ہیں۔ تو حضرت نے اسکو کھد لینے کی نصحت دی ترمذی
اور نسائی اس کے راوی ہیں۔ اور عسل النخل سے ملو اس کی مٹی ہے جس سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور منع تو تم کھانوں
اور ہلکی مہر دوری لینا ہے نہیں تو اسکا عاریتہ دینا یعنی مادہ پر چوڑے کو یہ حلال ہے اور اسکا جست کرنا

اُس کی ہے اور کاہن کی شہرہ بی وہ چیز ہے جدیدہ دیا جاتا ہے ابھر کہ لوگوں کو خبر سے سہان کی جو اس پر چھین
یعنی غیب کی خبر دے۔

(۲) وَعَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمِينِ الدِّمِّيِّ أَنَّ الْكَتَبَ كَسْبُ الْبَيْعِ لَعْنُ
الْوَاثِمَةِ وَالْمُسْتَوْثَمَةِ وَاعْلَى الرَّجَاءِ وَمُؤَكَّلٌ وَالْمُسَوِّدِينَ أَخْرَجَهُ الْخَنَازِيُّ الْوَشْمَ تَعْرِيزَ الْجِلْدِ بِالْأَمَةِ وَكَثَبُوا النَّيْلَ
فِي مَوْضِعِ الْغَزَا وَالْوَاثِمَةُ الَّتِي تَفْعَلُ ذَلِكَ وَالْمُسْتَوْثَمَةُ الَّتِي يَفْعَلُ بِهَا ذَلِكَ بَطْلُهَا تَرْجُمُهُ الْوَجْهَةُ سِرُّهَا
ہے کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لہو کے مول سے اور کتے کے مول سے اور حرام کار عورت کی کسب اور
لعنت کی بدن گوئی والی عورت پر اور بدن گوئی والی پر اور لعنت کی بیاج کہانے والے پر اور بیاج کہلانے والے
پر اور تصویر بنانے والوں پر بخاری اسکے راوی ہیں راوی وشم کے معنی ہیں سوئی سے بدن گودنا اور اس میں نیل بننا
اور وشم وہ عورت ہے جو بہ کام کرے اور وشم وہ عورت ہے جس کے ساتھ کام کیا جائے اس کی خوشی ہے۔

(۳) وَعَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْكَامَاءِ أَخْرَجَهُ الْخَنَازِيُّ وَكَاتِبُ
وَذَا أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةِ أُخْرَى عَنْ نَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتَّى يَتَلَكَّ مِنْ أَنْ هُوَ تَرْجُمُهُ الْوَجْهَةُ مِنْ رِوَايَةِ هُوَ كَسْبُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے منع فرمایا ہے کہ کسب بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں
ابو داؤد نے زیادہ کیا ہے نافع بن خدیج سے یہاں تک کہ معلوم ہوا کہ جس جگہ سے کہا گیا ہے۔

(۴) وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ لَا تَكُ مِنَ الْكُفَّاءِ نَكَحَتْ كَلْفَتَهُمُ الْكُفَّاءُ قَوَالًا تَكْلِفُوا الْأَمَةَ
غَيْرَ ذَاتِ الصَّنْعَةِ الْكُفَّاءُ نَكَحَتْ كَلْفَتَهُمْ بِفَرْجِهَا وَعَفْوًا إِذَا عَفَاكَ اللَّهُ تَعَالَى وَعَلَيْكُمْ مِنَ الْمَطَاعِمِ وَالطَّابِ
وَمِنْهَا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ تَرْجُمُهُ عُثْمَانُ مِنْ رِوَايَةِ كَزَنَ تَكْلِيفٌ وَوَجُونَ كُكْسَبُ كَرْنِ كِي سَوَاسِطِ كَرْبِ كَرْبِ كَرْبِ كَرْبِ كَرْبِ
دو گے تو چوری کریگے اور نہ تکلیف دو بہ ہنر لوندی کو کسب کرنے کی سواسطے کہ جب تم کو کسب کرنے کی تکلیف
یعنی نہ اسے کما دے گی۔ اور معاف کر وجب اللہ تعالیٰ نے تم کو معاف کیا ہے اور لازم جانا ہے اور کہا نون سے وہ چیز
جو خوش گوار مالک اس کے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَا يَبِيَّ بَعْدَ غُلَامٍ يَخْرُجُ لَهُ الْخُرَاجُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خُرَاجِهِ فَيُجَارِ يَوْمًا
بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِي مَا هَذَا فَقَالَ مَا هُوَ فَقَالَ كُنْتُ تَكْهِنُ لَأَنْسَانَ فِي الْحِجَابِ حَلِيَّةٌ دَعَا
أَحْسَنَ الْكُفَّاءِ أَلَا أَلَا خُدَعْتَهُ فَلَظِيفٌ فَأَعْطَا بِي ذَلِكَ هَذَا الَّذِي أَكَلْتُ مِنْهُ فَاذْخُلْ أَبُو بَكْرٍ فِيهِ فَقَالَ
كَلَّ نَشِي فِي بَطْنِهِ أَخْرَجَهُ الْخَنَازِيُّ تَرْجُمُهُ عَالِشٌ حَدَّثَنَا عَنْ رِوَايَةِ كَزَنَ تَكْلِيفٌ وَوَجُونَ كُكْسَبُ كَرْنِ كِي سَوَاسِطِ كَرْبِ كَرْبِ كَرْبِ كَرْبِ
ہوا اور ابو بکر اس کا خراج کہا یا کرتے تھے سو وہ ایک ن کچھ لایا اور ابو بکر نے اُس سے کہا یا تو غلام نے اُن کو کہا کہ کیا تم جانتے
ہو یہ کیا ہے ابو بکر نے کہا کہ یہ کیا ہے اُس نے کہا کہ میں نے کفر کے زمانے میں ایک شخص کے لیے کہاں کی تھی یعنی اُس کو
جو وہ بھی غیب کی خبر دیتی تھی اور طلائع میں کہاں کو خوب جانتا تھا لیکن میں نے اس کو دیکھا سو وہ مجھ کو ملا اور اُس نے
مجھ کو یہ چیز دی جس سے تو نے کہا یا تو ابو بکر صدیق نے اپنا کاتہا اپنے منہ میں ڈالا اور جو چیز کہ ان کے پیٹ میں تھی سب
نے کی بخاری اس کے راوی ہیں ف کاہن وہ ہے جو غیب کی خبر دے۔

(۱۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَتَبَ كَسْبُ الْبَيْعِ لَعْنُ
وَأَنْ جَاءَ بَطْلُهَا تَرْجُمُهُ الْوَجْهَةُ سِرُّهَا وَكَاتِبُ الْوَشْمِ تَعْرِيزَ الْجِلْدِ بِالْأَمَةِ وَكَثَبُوا النَّيْلَ
کتنے کے مول کا بیان

سلاح جھوٹے بیان میں

(٢٤) **وَقَالَ ابْنُ مُرَّةٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُكَذِّبِ بَرَاهِيمَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَكَلْتُمْ كَذِبَاتِ ثَمْتَيْنِ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى قَوْلُهُ إِنَّ سِقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَكُمْ كَيْدٌ هُمْ هَذَا أَوْ وَاحِدٌ فِي شَأْنِ سَادَةٍ فَإِنَّهُ قَدِمَ أَرْضَ جِبَارٍ وَمَعَهُ سَادَةٌ وَكَانَتْ ذَاتُ حَسَنٍ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هَذَا الْجَبَارُ إِنْ يَكْفُرُ بِكَ أَمْرًا يَغْلِبُنِي عَلَيْكَ فَإِنْ سَأَلَكَ فَأَجِبْهُ إِنَّكَ أَخِي فِي الْإِسْلَامِ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْضَهُ رَأَاهَا بَعْضُ أَهْلِ الْجِبَارِ فَأَنَاءَ فَقَالَ لَهُ دَخَلَ أَرْضُكَ أَمْرًا لَا تَنْبَغُ أَنْ تَكُونَ الْأَكَلُ فَادْخُلْ إِلَيْهَا فَإِنِّي بِهَا وَقَامَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَنْ دَخَلَتْ عَلَيْكَ لَمْ يَمْلِكْ أَنْ يَسْطِيحَ إِلَيْهَا فَجَبَسَتْ يَدَهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يَطْلُقَ يَدِي وَلَا أَضْرِكَ فَعَلَتْ فَعَادَ فَقَبِضَتْ يَدَهُ أَشَدَّ مِنَ الْأَوَّلَى فَقَالَ لَهَا مِثْلُ ذَلِكَ فَعَلَتْ فَعَادَ فَقَبِضَتْ يَدَهُ أَشَدَّ مِنَ الْأَوَّلَى فَقَالَ لَهَا ادْعِي اللَّهَ أَنْ يَطْلُقَ يَدَكَ وَلَا أَضْرِكَ فَعَلَتْ وَاطْلُقَتْ يَدَ فَدَعَى الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ إِنَّمَا جِئْتَنِي بِغِيْطَانٍ وَلَمْ يَأْتِ بِإِنْسَانٍ فَأَخْرَجَهَا

(۲) وَعَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لَا يَفِي مَا لِي لَا أَسْمَعُكَ تَحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تُحَدِّثُ بِلَا

(م) وَعَنْ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَذِبًا عَلَى كَلْبٍ كَذِبٌ عَلَى أَحَدٍ مِنْ كَلْبٍ

(۴) **وَعَنْ** مجاہد قال جاء بشير العدوی الی ابن عباس رضی اللہ عنہما فجعل یحذف ویقول قال رسول اللہ

[illegible]

منہ سے دایا ہا ہا جڑا فاقہ تھی فلما راہا ہر اہلیم قال صمیم قانت علیہا کہ اللہ تعالیٰ بہا الجہاد
فلقد م خادما قال ابوہریرۃ قتل انکم یابغی ماء السماء اخرجہ الخسۃ الا النساء۔ صمیم کلما
یقال معنا ہا ما امرک وما حالک والحداد م یقع علی العبد الامت وینو ماء السماء العرب لا ینم کلوا
یتجون قتل السماء فیزلون حیث کان ترجمہ ابوہریرۃ سے روایت کہ رسول اللہ علیہ السلام کو کلم لے فرمایا کہ
اے نبی صمیم علیہ السلام نے کہی ایسی بات نہیں بولی جو حقیقت میں بھی ہو اور ظاہر میں چھوٹی ہو کہ تین باتوں کو جو
ظاہر میں کجیوت ہیں دو باتیں خدا کے تقدس میں ایک لفظ کا قول خدا کی کتاب میں کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ
الکاکہ بلکہ اس کے لئے کیا اور ایک بات سارہ کا حق میں سو حق روہ ایک ظالم بادشاہ کی زمین میں اصل کے جو اور انکو
ساتھ لکھی بی بی سارہ تھیں۔ اور وہ بہت خوبصورت تھیں تو ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا کہ اگر اس ظالم کو معلوم ہو گیا
کہ تو میری عورت ہے تو مجھ کو مار ڈالے گا تو تجھے پکڑے گا سو اگر تجھے پوچھے کہ بہتیرا کون ہے تو کہو خیر مجھ کو تو میری بہن ہو
اور اہل کو تو بنیک میری بی بی ہیں اسلام میں اور میں روئے زمین میں اپنے اور میرے سوا کوئی مسلمان نہیں جانتا پھر جب
اسکی زمین میں داخل ہوئے تو ظالم کے بعض لوگوں نے اسکو دیکھا تو اس نے اس ظالم کو خبر دی اور اس سے کہا کہ میری بہن ہیں
عورت داخل ہوئی جو میرے سوا کسی کو لائق نہیں تو اس نے آدمی بھیجا سارہ کو منگو آیا اور ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا
اُسے پھر سارہ اس کے پاس نہ لائی گئیں تو وہ اُنکی طرف دست درازی پر قادر نہ ہو سکا اور اسکا ہاتھ کھٹ بند کیا گیا اُسکی
ہاتھ کیان ہاتھ کی تھیلی سے جڑ گئیں تو اس نے سارہ کو خدا سے دعا مانگ لیا کہ کہو سارہ میں تجھ کو تکلیف نہ دے گا
حضرت سارہ جو دعا کی تو اسکا ہاتھ کھل گیا اس نے پھر ویسا کیا یعنی دست درازی کا ارادہ کیا۔ تو اسکا ہاتھ پھر بند کیا گیا سخت
تڑپ لی باہر سے تو ظالم نے سارہ کو پھر اس طرح کہا پھر سارہ نے دعا کی۔ اُسے پھر ویسا کیا۔ تو اسکا ہاتھ پہلی دو نو باہر سے بھی سخت
تڑپ رہا ہو گیا تو اس نے سارہ سے کہا کہ خدا سے دعا مانگ لیا کہ کہو سارہ میں تجھ کو تکلیف نہ دے گا حضرت سارہ نے دعا کی اور اسکا
ہاتھ کھل گیا تو اس نے اسکو بلایا جو اسکو لایا تھا اور اس سے کہا کہ سارہ اس کے کہ نہیں کہ تو میرے پاس شیطاں کو لا پاسے انسان کو
نہیں لایا یعنی یہ عورت جتنی ہے آدمی نا وہ نہیں سو اسکو میری زمین سے نکال دے اور اس نے حضرت سارہ کو باجوہ عطا کی تو وہ سنا
سے چلی آئیں پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسکو دیکھا تو کہا کیا حال ہے سارہ نے کہا کہ خیر ہے اللہ تعالیٰ نے ظالم کا ہاتھ مجھ
روک لیا اور اُسے خدا کے لیے لوٹ دی ابو ہریرۃ نے کہا سو یہ باجوہ مان تمہاری ہے اسے ولاد آسمان کے پانی کی پانچون
اسکے راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جانتے ہو کہ میں نے کہا ہے امر تیرا اور کیا ہے حال تیرا اور خادما
ظالم اور لوندی دو لوندی کہتے ہیں آدمی آسمان کے پانی کی ولاد سے مراد عرب کے لوگ ہیں اس واسطے کہ وہ آسمان کو پانی کے
چھچھ پھٹتے تھے سو جہاں میں ہوتا وہاں آرتے تھے۔ و پھر لوگ مصوم ہیں وہ طلق جوت نہیں بولتے سو یہاں
جوان تین باتوں کو جوت فرمایا تو یہ نسبت سنو والوں کی ہے کہ یہ باتیں ظاہر میں جوت ہیں اور حقیقت میں کجی تھیں
اور یہ جو فرمایا خدا کے واسطے خدا کے تقدس میں یعنی خدا کے واسطے اور طلب ضامنہ کی اس کی کہ ان میں اپنی ذات کا نفع
نہ تھا بلکہ قصہ خدا کی توحید ہی معلوم ہوا کہ ایسی باتوں میں جوت بولنا مباح ہے۔

فصل تیسری حضرت علیؑ کے والد و علم پر چوٹ بولنے کو یہاں تک

یہ روایت ہے کہ ایک مرد چاہا اور سہرا حضرت علیؑ علیہ السلام کے پاس گیا اور عرض کیا میں جہاں میں چاہتا ہوں اور میرے
 میں جہاں میں چاہتا ہوں جو آپ جیتے ہیں یہاں تک کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص کہے کہ میں بھی جیسے آپ ہو سوا رسول اللہ
 کیا یہ بھی تکبر میں داخل ہے فرمایا کہ نہیں لیکن یہ تکبر ہے کہ حق بات کو رو کرے اور لوگوں کی حقیر اور ناجیز جانتے ہو دو اور اس
 راوی میں بیوقوفی لینے مجھ سے بہتر ہو اور اسی سے ماخوذ ہے حنفی جو اپنی قسم میں جہاد و محال ہے۔

(۴) وَعَنْ عُرْفَةَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْبِرُ الْمُتَكَلِّمُونَ
 آمَنَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَفْسَاهُمْ الذَّكَرُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يَسْأَلُونَ إِلَى يَوْمِ نَفْسِهِمْ يُقَالُ لَهُ يَوْمَ تَقَالُومُ كَأَد
 الْأَنْبِيَاءُ يَوْمَ تَقَالُومُ مِنْ حَصَا قَرَأَهُ النَّبِيُّ طِينَةَ الْخَبَالِ أَخْرَجَهُ الدِّمْدِمَةُ مِنْ حُجْرَةِ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ رَوَاهُ ابْنُ
 محمد روایت کی اپنے باپ کے اپنے دادا سے کہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ جمع کیے جاویں گے تکبر کرنے والے
 قیامت کے دن مانند چھٹی پھینڈیوں کے ڈھانکے گی انکو خوار ہی ہر جگہ سے انکے جانتے کے طرف انکے کانے کی دوزخ میں
 ہے کہا جائے کہ ہر کس جہاں آئے گی اور انکے گل آؤں کی بیٹے جلی گرمی سب زیادہ ہے بلائے جائیگے جو دوزخ میں
 کا کہ نام اسکا طینۃ الخبال ہے یعنی خون اور کچھ ہو اور پیپ جو دوزخیوں کے بدن سے بہیں گی ترمذی اسکے راوی ہیں *
 ف یہ حدیث ظاہر مجمل ہے اور مرد و حقیقت جہٹ کی ہے اور اسد تعالیٰ اس پر قادر ہے اور یہ جو فرمایا کچھ آؤ گی اور انکے
 یعنی اگر میں ڈوب جاؤں گے جیسے آدمی بانی میں ڈوب جاتا ہے۔

(۵) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ
 حَتَّى يَكْتَسِبَ فِي الْجَنَّةِ أَوْ فِي النَّارِ مَا أَصَابَهُمْ أَخْرَجَهُ الدِّمْدِمَةُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ أَيْ تَكَذَّبَ وَتَكَلَّمَ مَزْجَم
 سلم بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ آدمی اپنے نفس کو بلند کیا کرے یہاں تک کہ
 کہا جائے نام اسکا ظالمون اور تکبروں کے دیوان میں تو پوچھتی ہے انکو وہ چیز کہ پوچھی انکو یعنی اقتین ضیا اور
 آخرت میں ترمذی اس کے راوی ہیں بد ب نفس یعنی بلند اور اونچا ہوتا ہے اور تکبر کہتا ہے اور اپنے تئیں لوگوں سے
 بڑا جانتا ہے۔

(۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي أَقْوَامٌ يَهْتَفُونَ
 يَا بَنِيهِمُ الَّذِينَ مَا تَوَادُّ انْهَاهُمْ عَنْ مَحَمَّادٍ أَوْ كَيْفَ كُنْ أَهْوَى عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجَحْلَانِ الَّذِي يَدَّ هُوَ الْخَبْرُ يَا أَهْلَهُ
 مَا اللَّهُ تَعَالَى قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عِدَّتِي الْخَبْرُ عِدَّتِي انْهَاهُمْ عَنْ مَنَافِي أَوْ قَدْ شَفَقَ النَّاسُ كَسَلَهُمْ
 بَنُو آدَمَ وَآدَمُ خَلَقَ مِنْ تُرَابٍ أَخْرَجَهُ ابُودَاوُدَ وَالْقُرْآنُ يَذْخِرُ فِي كِتَابِهِ عِدَّتِي الْخَبْرُ عِدَّتِي
 يَقُومُ الْعَالَمُ وَكَثِيرُهَا وَتَشْدِيدُ الْبَاءِ وَالْيَاءِ الْكَ بَر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر باز رہیں گے لوگ جو غر کرتے ہیں اپنے باپ دادوں سے کہ مر گئے اسکا
 اسکے کچھ نہیں کہ وہ دوزخ کے کوئے ہیں اور ذلیل ہو جائیں گے نزدیک خدا کے گندگی کے کپڑے سے کہ وہ حکایت
 ہے گندگی کو اپنی ناک سے مقرر اللہ تعالیٰ نے دور کر دیا ہے تم سے تکبر جاہلیت کا اور غر کرنا ساتھ باپ دادوں کے
 سوا اسکے کچھ نہیں کہ آدمی مومن ہو نیز گاہے یا فاجر ہو کہ اپنے اگر پوچھتا ہے تو خود با عزت ہے ہر باپ دادوں کے

(۱۱) **وَعَنْ جَمِيلِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ وَكَانَ كَرِيمًا حَادِدًا وَكَانَتْ لِسْمَلَةَ وَحَلْبَتَا لِسْمَلَةَ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هَذَا فَلَيْسَ فِيهِ مِنَ الْكِبَرِ تَقَى أَخْرَجَهُ الدَّوْمِيُّ تَرْجُمَةً جَمِيلِ بْنِ مُطْعِمٍ** سے روایت کیا کہ تم کہتے ہو کہ مجاہد اور حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوا اور میں نے مجاہد کو پہنا اور بکری کو دوڑا اور البتہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو یہ کام کرے اس میں کبر سے کچھ چیز نہیں۔ نزدیکی اس کے راوی ہیں۔

کتاب الکبائر

کتاب کے بیان میں

(۱) **عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرُ ثَلَاثٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرُ ثَلَاثٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرُ ثَلَاثٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرُ ثَلَاثٌ** سے روایت کیا کہ تم کہتے ہو کہ مجاہد اور حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوا اور میں نے مجاہد کو پہنا اور بکری کو دوڑا اور البتہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو یہ کام کرے اس میں کبر سے کچھ چیز نہیں۔ نزدیکی اس کے راوی ہیں۔

(۲) **عَنْ عَبْدِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَدْ سَأَلَهُ دَجْلٌ عَنْ الْكَبَائِرِ فَقَالَ هُنَّ ثَلَاثٌ شَعْنُ النِّسَاءِ وَشَعْنُ النَّفْسِ وَشَعْنُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ قَدْ قَذَتْ الْحَصَنَاتِ عَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَاسْتِغْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قَبْلَ تِلْكَ الْأَمْوَاتِ أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ وَالشَّائِئُ الْفَرَارُ مِنَ الزَّحْفِ هُوَ الْفَرَارُ مِنْ مَصَاتِبِ الْحَجَّادِ رُمُفَاتُ الْكُفَّارِ وَالْحَصَنَاتِ جَمْعُ مُحَصَّنَةٍ وَهِنَّ الْعَقَائِفُ ذَوَاتُ الْأَرْوَاحِ وَاقْرَأْ فَمِنْ رَمِيْهُنَّ يَا لَيْتَا تَرْجُمُهُ بَعِيدُ بْنُ عَمِيرٍ** سے روایت کیا کہ تم کہتے ہو کہ مجاہد اور حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوا اور میں نے مجاہد کو پہنا اور بکری کو دوڑا اور البتہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو یہ کام کرے اس میں کبر سے کچھ چیز نہیں۔ نزدیکی اس کے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ بَدَلًا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَكَذَلِكَ عَاقِبَةُ أَنْ يَطْلُعَ مَعَكَ قُلْتُ لَمْ أَشَأْ قَالَ أَنْ تَزْنِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ أَخْرَجَهُ الْحَمْدِيُّ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ تَرْجُمَةً جَمِيلِ بْنِ مُطْعِمٍ** سے روایت کیا کہ تم کہتے ہو کہ مجاہد اور حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوا اور میں نے مجاہد کو پہنا اور بکری کو دوڑا اور البتہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو یہ کام کرے اس میں کبر سے کچھ چیز نہیں۔ نزدیکی اس کے راوی ہیں۔

ساتھ فخر کرنے کی کیا حاجت ہے اور اگر فاجر ہے تو وہ خدا کے نزدیک فیصل ہے اس کو فخر کرنا کیا لائق ہے تاہم آدمی آدم کی اولاد
 ہیں اور آدمی سے پیدا ہونے یعنی اور مٹی خوار و لیس ہے اس کو تکبر کرنا لائق نہیں ہے۔ ابو داؤد و ترمذی و سکرانی روایت ہیں۔ اور
 یہ آخر حدیث بھی اس کی کتاب میں اور عبدیہ کے معنی میں تکبر کرنا فخر کے واسطے کہا کہ انکا بیان پر مرنا معلوم
 ہے۔ یا یہ بشر کو نہ رس میں ہے۔

(۷) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَسَدَ
 زَادَهُ بَلَكًا أَوْ فِي أُخْرَى مِنْ جَسَدِهِ خَيْلًا أَخْرَجَهُ السَّيِّئَةُ إِلَّا أَبَادًا وَد ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نظر نہ کرے گا قیامت کے دن اس شخص کی طرف جو اپنے نہ بند کو تکبر سے کھینچے۔ اور دوسری
 روایت میں ہے کہ جو اپنا کپڑا تکبر سے کھینچے ابو داؤد کے سولے جھنوں اسکے راوی ہیں۔

(۸) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْبَلَ زَادَهُ فِي صَلَاتِهِ خَيْلًا
 قَلَّيَسَ مِنَ اللَّهِ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَامٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاؤد ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ جو اپنے نہ بند کو نماز میں تکبر سے نیچے جوڑے تو اللہ سے نہ حلال میں ہے نہ حرام میں۔ یعنی وہ اللہ کے دے
 میں نہیں ابو داؤد کے راوی ہیں۔ مراد یہ ہے کہ نیچے سے نیچے لٹکا دے۔

(۹) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ يَدْنَا جَلَّ وَتَبَّ فِي حُلَّةٍ تَجِبُهُ نَفْسُ
 مَرْجَلٍ دَأَسَهُ يَحْتَالُ فِي مَشْيِهِ إِذْ خَسَفَ بِهِ فِي الْأَرْضِ هُوَ يَحْتَلِلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ -
 اَلْجَلَّةُ وَجَمَاعَتُهُمْ مَعَ حَذَرٍ كَلِّفَ وَالْمَرَادُ يَعْوِضُ فِي الْأَرْضِ تَرْجَمَهُ ابُو بَرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد اپنے بالوں کو گنگھی کہی ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ کو دیکھ کر دیکھ
 کر خوش ہوتا اترتا ہوا چلا جاتا تھا کہ مانگمان وہ زمین دھنسا یا گیا سو وہ قیامت تک میں کے اندر ٹکرین کہا تا دھنستا
 چلا جاتا ہے شیخین اسکے راوی ہیں اور علجلہ کے معنی میں آواز ساتھ حرکت کا اور مراد یہ ہے کہ زمین میں دھنستا ہے
 ف ہر چند ستمی پوشاک پہننا گنگھی کرنا درست ہے بلکہ سچے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی پوشاک
 سے غرور پیدا ہوا اور خود پسندی آوی تو غرور غضب الہی میں گرفتار ہوا خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں۔

(۱۰) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ مِنَ الْغِيَاةِ مَا يَحِبُّ اللَّهُ تَعَالَى
 وَمِنْهَا مَا يَكْرَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَامَ إِلَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ تَعَالَى فَالْغِيَاةُ فِي السَّيِّئَةِ وَأَمَّا الْغِيَاةُ الَّتِي يَكْرَهُهَا اللَّهُ تَعَالَى فَالْغِيَاةُ
 فِي الْغَيْرِ رِيَّةٍ وَإِنْ مِنَ الْخِيَارِ مَا يَبْغُضُ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يَحِبُّ اللَّهُ تَعَالَى قَامَ إِلَيْهِ يُحِبُّهَا اللَّهُ تَعَالَى فَالْخِيَارُ الَّتِي
 يَبْغُضُهَا اللَّهُ تَعَالَى وَالْخِيَارُ الَّتِي يَكْرَهُهَا اللَّهُ تَعَالَى فَالْخِيَارُ الَّتِي يَبْغُضُهَا اللَّهُ تَعَالَى وَالْخِيَارُ الَّتِي يَكْرَهُهَا اللَّهُ تَعَالَى
 أَبُو دَاؤد وَالْمَسَائِدُ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ قَالَ الْخِيَارُ فِي الْبَاطِلِ تَرْجَمَهُ جَابِر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعضی غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہو اور بعضی پسند نہیں سو جو غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہو وہ غیرت کہ تمہارے شک
 کی جگہ میں اپنے جہان حرام کاری کا شک ہے وہ ان غیرت کہ خدا کے نزدیک پسند ہے اور جو غیرت خدا کو پسند نہیں
 غیرت کرنا ہے غیرت میں اور بعضا تکبر خدا کے نزدیک پسند نہیں۔ اور بعضا تکبر خدا کے نزدیک پسند ہے سو جو تکبر خدا کے نزدیک
 پسند ہو وہ آدمی کا لڑائی میں تکبر کرنا ہے اور تکبر کرنا اس کا وقت خیرات کہنے کے۔ اور جو تکبر کہ خدا کے نزدیک پسند نہیں وہ
 تکبر کرنا اس کا ہر گز نہیں اور غصہ کرنے میں ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہیں اور نسائی کے نزدیک جو پس تکبر کرنا باطل ہے

نے فرمایا کہ فرق ہمارا اور مشرکوں کے درمیان پسنا غلاموں کا ہے تو یہی کہ ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔
 (۲) **وَعَنْ** ابْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى عَمَلٍ فَلْيَجِبْهُ إِلَّا أَنْ يَخْرُجَ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابولیح سے روایت ہے اُس نے دعوت کی اپنے باپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بڑی باندہ کر دو کہ تمہارا حکم زیادہ ہو اس نے کہا اور علی نے فرمایا کہ عامی عرب تابع ہیں ابو داؤد اُس کے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَمَ سَدَّ أَلْعَمَامَتَيْنِ كَيْفَ تَقْدِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب عمامہ باندھتے تو اسکا شمالیہ دونوں منڈھوں کے درمیان چھوڑتے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنْ** ابْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِفُ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ خَلْفِهِ أَصَابِعَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر پر بڑی پانچویں اور پندرہ کے دونوں کنارے بقدر جسند انگلیوں کے میرے آگے پیچھے چھوڑے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۵) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِفُ سَوْدًا وَأَقْدًا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّيْثِيُّ ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیاہ عمامہ پہنے دیکھا اُس کے دونوں کنارے اپنے دونوں منڈھوں کے درمیان چھوڑی تھی پھر ابو داؤد اور لیثی اس کے راوی ہیں۔

(۶) **وَعَنْ** أَبِي كَثْبَةَ الْأَنْمَلِيِّ قَالَ كَانَتْ عَمَامَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْحَةِ نَعْفَى لَا طِيَّةَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو کثبہ انماری سے روایت ہے کہ تمہا عمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچھا ہوا دوسرے مٹا ہوا نہ اٹھا ہوا ترمذی اس کے راوی ہیں۔

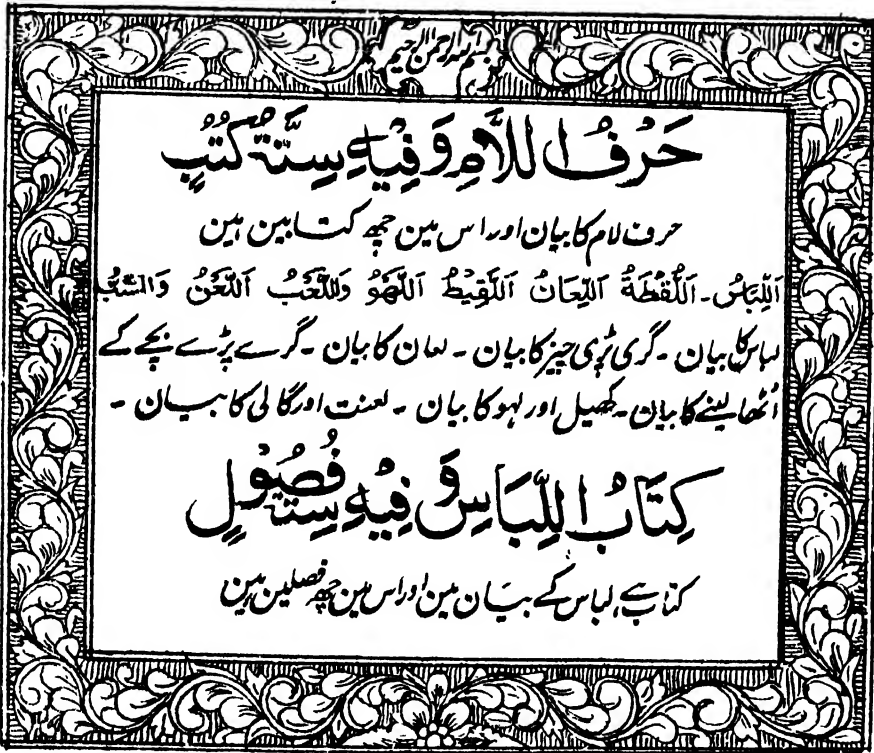
(۱) **عَنْ** إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ السَّكَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى عَمَلٍ فَلْيَجِبْهُ إِلَّا أَنْ يَخْرُجَ أَبُو دَاوُدَ وَاللَّيْثِيُّ ترجمہ اسماعیل بن یزید بن السکن سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عمامہ پہنے دیکھا اُس کے دونوں کنارے اپنے دونوں منڈھوں کے درمیان چھوڑی تھی پھر ابو داؤد اور لیثی اس کے راوی ہیں۔

الْقَبِيصُ الْإِزَامُ

کرتے اور تہ بند کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرتے کی آئین یہ ہے کہ جب تک یہی ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔
 (۲) **وَعَنْ** الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ الْإِزَامِ فَقَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقَبِيصِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى عَمَلٍ فَلْيَجِبْهُ إِلَّا أَنْ يَخْرُجَ أَبُو دَاوُدَ وَاللَّيْثِيُّ ترجمہ علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عمامہ پہنے دیکھا اُس کے دونوں کنارے اپنے دونوں منڈھوں کے درمیان چھوڑی تھی پھر ابو داؤد اور لیثی اس کے راوی ہیں۔

اس خوف کے کثیرے ساتھ کہا دے میں نے کہا پھر کون فرما پا رہا کہ تو اپنے ہمسایہ کی عورت کے حرام کاری کرے پانچون اسکے دی ہیں سوا کر ابو داؤد کے ۔
 (۴) **وَعَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ النَّعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْكِبَرِيَّاتِ أَنْ يَشْتَهِيَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوا وَهَلْ يَشْتَهُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسْتَبُ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسْتَبُ أَبَاهُ وَيَسْتَبُ أُمُّهُ فَيَسْتَبُ أُمَّهُ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ إِلَّا النَّسَائِيَّ رَجَحَهُ** ابن عمرو بن عاص کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مان باپ کو گالی دینا کبھی گناہوں میں سے جو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ پہلا کوئی مرد اپنے مان باپ کو ہی گالی دیتا ہے حضرت نے فرمایا ہاں یہ گالی دیتا ہے کسی درمہ کے باپ کو تو وہ گالی دیتا ہے اسکے باپ کو اور یہ اور کسی کی مان کو گالی دیتا ہے تو وہ اسکی مان کو گالی دیتا ہے پانچون اسکے راوی ہیں سوائے نسائی کے یعنی اس لیے کہ یہی اپنے مان باپ کو گالی دلانے کا باعث ہوا ہے ۔



الفصل الأول في الليس هيبت

فصل پہلی

لباس پہننے اور اسکے طور کے بیان میں

(۱) **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكُوا مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَشْرِقِ كَلْبَيْنِ الْعَامِ عَلَى الْفَلَاحِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالَّذِي يَذِيحُ** ترجمہ محمد بن رکانہ سے روایت ہے، اس نے روایت کی اپنے باپ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الْعَمَاءُ
عَامُونَ شَاكِيَا

علیہ السلام نے فرمایا ہے دو طرح کے پہناوے سے ایک سبٹن پر کپڑا پہننے سے مثل سخت پتھر کی اور وہ یہ ہے کہ اپنے پیڑھے کو اپنے مونڈھے پر ڈالے اور ایک طرف کھل جلے اسپر اور کپڑا نہ ہو اور یہ کہ نماز میں اپنے دونوں ہاتھ پر کپڑا پہنے سطح کہ نماز کے واسطے ہاتھ بائیں محل کے۔ اور دوسرا پہناوہ یہ ہے کہ اپنے پیڑھے سے کر کے گرد حلقہ کرے زانو اوٹھا کر اور حالانکہ ٹھٹھا ہوا کی شمر گاہ پر اس کے کچھ چیز نہو چھوٹے اس کے راوی ہیں۔

حکم النساء عورتوں کی اور مہنی کا بیان

(۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا تَزَلَّ قَوْلُهُ تَعَالَى يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيقِهِنَّ خَرَجْنَ نِسَاءً أَلَا تَنصَارِكُنَّ عُلُوًّا وَسُحُورًا الْعَرَبَانِ مِنَ الْأَكْسِيَّةِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجُمَةً سَلَمَةَ رَوَيْتُ كَمَا كَتَبَ يَهُدَى أَمْتِي كَعَمْرٍاءِ ابْنِي جَادِرٍ لِّلْكَوَيْنِ تَوْنَهَا كِي عَمْرٍاءِ بَكْلِينَ كَوَالِئِ سِرِّ جَادِرٍ وَنَ سَعِي كَوِي نَبِي مَبُودَا وَدَاوُدَ كَوِي رَوَيْتُ

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهَا رِقَاقٌ فَأَخْرَجَنِي عَنْهَا وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتْ الْحَيْضَ كُنْ يَتْلُمُ أَنْ يَبْرِي عَنْهَا إِلَّا هَذَا أَوْ هَذَا أَوْ أَشَارَ إِلَيَّ وَخِجْمٍ وَكَلْفِيهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجُمَةً مَالِكٍ رَوَيْتُ كَمَا كَتَبَ أَبُو بَكْرٍ كِي بَنِي حَضْرَتِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسِ بِلَ نَدْرَ كِي اُورِ سِرِّ بَارِي كِي كُورِ تَهَا نُو حَضْرَتِ اُسَ سَ مَسْ بِلَ لِيَا اُورِ فَرَا يَا كِي اُورِ نَسَا حَبِ عَمْرٍاءِ حَضْرَتِ كَوِي نَبِي بَالِغِ مَوْتِهِ نَبِي جَانِبِ كَسَا كَبَنِ دِي كَمَا جَادِ مَرِي اُورِ لِيَا بَلِغِ تَهَرِ اُورِ وَنَوْنِ تَهِيلِيُونِ كِي طَرَفِ ثَاوُ كَمَا اُورِ اُورِ اُسَ كَوِي رَوَيْتُ

(۳) وَعَنْ دُحْيَةَ الْكَلْبِيِّ قَالَتْ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَائِطٍ فَأَعْطَانِي قُبْطِيَّةً وَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعًا عَيْنٍ فَانْفَعَتْ أَحَدَهُمَا قُبْطِيَّةً وَأَعْطَى الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمُ بِهِ وَتَجْعَلُ مَحْتَةً تَوْبًا لَا يُسْلِفُهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ الْقَبَائِطُ رِقَاقٌ يَحِيَّ بِصُرٍّ وَاحِدٍ تَهَا قُبْطِيَّةً يَضُمُّ الْقَافَ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْقَافُ ثُمَّ سَوَّكُ إِلَى الْقُبْطِ الْجَبَلِ الْمَعْرُوفِ بِالْمَنْدَغِ الشَّقُّ أَيْ شَقُّهَا رَضْعَانِ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَدْعٌ يَكْسِرُ الصَّادَ وَأَمَّا يَا لَفْجَةٍ فَهُوَ الْمَصْدَرُ تَرْجُمَةً وَجِي كِي رَوَيْتُ كَعَمْرٍاءِ ابْنِي جَادِرٍ لِّلْكَوَيْنِ تَوْنَهَا كِي بَنِي حَضْرَتِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسِ بِلَ نَدْرَ كِي اُورِ سِرِّ بَارِي كِي كُورِ تَهَا نُو حَضْرَتِ اُسَ سَ مَسْ بِلَ لِيَا اُورِ فَرَا يَا كِي اُورِ نَسَا حَبِ عَمْرٍاءِ حَضْرَتِ كَوِي نَبِي بَالِغِ مَوْتِهِ نَبِي جَانِبِ كَسَا كَبَنِ دِي كَمَا جَادِ مَرِي اُورِ لِيَا بَلِغِ تَهَرِ اُورِ وَنَوْنِ تَهِيلِيُونِ كِي طَرَفِ ثَاوُ كَمَا اُورِ اُورِ اُسَ كَوِي رَوَيْتُ

(۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَدْلُو تَضْعُ جَلَابِيقَهَا عَنْهَا وَهِيَ فِي الْبَيْتِ تَكَلِّبُ الْقُضْلَ أَخْرَجَهُ تَرْجُمَةً ابْنِ عِبَّاسٍ رَوَيْتُ كَمَا كَتَبَ يَهُدَى أَمْتِي كَعَمْرٍاءِ ابْنِي جَادِرٍ لِّلْكَوَيْنِ تَوْنَهَا كِي بَنِي حَضْرَتِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسِ بِلَ نَدْرَ كِي اُورِ سِرِّ بَارِي كِي كُورِ تَهَا نُو حَضْرَتِ اُسَ سَ مَسْ بِلَ لِيَا اُورِ فَرَا يَا كِي اُورِ نَسَا حَبِ عَمْرٍاءِ حَضْرَتِ كَوِي نَبِي بَالِغِ مَوْتِهِ نَبِي جَانِبِ كَسَا كَبَنِ دِي كَمَا جَادِ مَرِي اُورِ لِيَا بَلِغِ تَهَرِ اُورِ وَنَوْنِ تَهِيلِيُونِ كِي طَرَفِ ثَاوُ كَمَا اُورِ اُورِ اُسَ كَوِي رَوَيْتُ

(۵) وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أُمَّةً كَانَتْ يَعْبُدُ اللَّهُ ابْنَ عَمْرٍاءِ قَدْ تَهَيَّأَتْ بِهَيئَةِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَتَتْكَ ذَلِكَ عَلَيْهَا تَرْجُمَةً مَالِكٍ رَوَيْتُ كَمَا كَتَبَ يَهُدَى أَمْتِي كَعَمْرٍاءِ ابْنِي جَادِرٍ لِّلْكَوَيْنِ تَوْنَهَا كِي بَنِي حَضْرَتِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسِ بِلَ نَدْرَ كِي اُورِ سِرِّ بَارِي كِي كُورِ تَهَا نُو حَضْرَتِ اُسَ سَ مَسْ بِلَ لِيَا اُورِ فَرَا يَا كِي اُورِ نَسَا حَبِ عَمْرٍاءِ حَضْرَتِ كَوِي نَبِي بَالِغِ مَوْتِهِ نَبِي جَانِبِ كَسَا كَبَنِ دِي كَمَا جَادِ مَرِي اُورِ لِيَا بَلِغِ تَهَرِ اُورِ وَنَوْنِ تَهِيلِيُونِ كِي طَرَفِ ثَاوُ كَمَا اُورِ اُورِ اُسَ كَوِي رَوَيْتُ

اس سب کے احوال و احوال
تہ بند نیچے چھوڑنے کا بیان

اُخْرَجَ الْخَمْسَةُ إِلَّا الذَّمِيمَةُ
اسم کی طرف جو اپنا کثیر النکیر سے
بچ نکلتا ہے مگر یہ کہ میں سر
ہیں۔ پانچوں کے رومی ہیں
لہذا اگر عرفاوند نکیر کی راہ سے

از آراء النساء
عورتوں کو تہ بند کا بیان

اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَهَذَا
 فرمایا کہ جو کچھ کپڑے کو تکبر سے کھینچنے
 کی طرح کرین فرمایا باشت بہر سچے چوڑ
 نیچے چوڑین اور سپر زیادہ نہ کرے
 الْاَحْيَاءُ وَالْاَشْيَاءُ
 اقباء اور اشمال کا بہر

حلقہ کے بیٹے تھے اُس کے منہل کے قدموں پر
(۲) **وَعَنْهُ** قَالَ تَتَّبِعِي رَسُولَ اللَّهِ
اُخْرَجَ أَهْلُ السَّائِنِ تَرْجُمَهُ اور جا برس
اعتبار کرنے سے ایک کپڑے میں ۱۰ اصحاب
(۳) **وَعَنْ** الرَّحْمَنِ قَالَ تَتَّبِعِي رَسُولَ اللَّهِ
عَلَى عَائِشَةَ قَبِيلَ وَاحِدٍ شَقِيحَةٍ لَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ
بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

۴۳۱) **وَعَنْ** إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِسْتِمَالِ الصَّامَةِ وَهُوَ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى عُنُقِهِ فَيَبْدُوَ أَحَدًا شَقِيئًا لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ آخَرُ وَأَنْ يَشْتَرِلَ عَلَى يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ وَاللَّيْلِ الْآخَرَى احْتِيَاؤُهُ يَتَوَقَّعُهُ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ آخَرُ مِنْهُ فَقَدْ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ تَرْجُومَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲

(۷) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ يَنْطَلِقُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَلَاكِي أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ الْأُمِّيَّةُ قَبْلَ الْفَعْلِ زِمَامًا هُوَ الشُّبْرُ الَّذِي يَكُونُ بَيْنَ الْإِصْبَعِ الْأَوْسَطِ وَالْأَيْمَنِ فَلْيَدِهَا تَرْجُمُهَا مِنْ سِدَائِكَ رَسُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَرَى فِي هَذِهِ الْوَسْمَةِ تَبِيءٌ - سلم کے سوا پانچوں اس کے راوی ہیں۔ قبال جوئے کا اسکا اگلا قسم ہے اور وہ چمڑے کی شے ہے جو بیچ کی اگلی اور اُس کے پاس کی اگلی کے درمیان ہوتی ہے۔

(۱۸) **وَمِنْ** اِنْ اَبَىٰ مَلِيكَةً قَالَ فَيَلْ يَاعَائِشَةُ هَلْ تُلْبِسُ الْمَرْأَةَ التَّعَلُّ فَقَالَتْ قَدْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَلَّمَ الْمَرْجُوعَةَ مِنَ النِّسَاءِ اَوْ دَامَ الْمَرْجُوعَةُ مِنَ النِّسَاءِ هِيَ لَوْ تَنَسَّاهُ يَابُرْجَالِ فِي هَيْئَتِهِمْ وَاحْوَالِهِمْ وَاخْلَاقِهِمْ وَانْفِعَالِهِمْ ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا کہ عایشہ سے کہا گیا عورت جو تاپہنے تو عائشہ نے فرمایا کہ البتہ لعنت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو تاپہنے والی عورت کو ابد اوداؤں کے راوی ہیں۔ اور تشریح یہ عورت جو کہ بے عفت حاصل کرے ساتھ مردوں کے ان کے طور اطوار اور حالات اور عادات اور افعال میں۔

(۹) **وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ** قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَمَ الرَّجُلِ يَلْبَسُ لَبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لَبْسَةَ الرَّجُلِ أَخْرَجَهُ أَبُو ذَاؤُدَ تَرْجُمَهُ ابُو هريره عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے اُس مرد کو جو عورتوں کا لباس پہنے اور لعنت کی ہے عورت کو جو مردوں کا لباس پہنے۔

(۱) عَنْ مَعَاذِ بْنِ النِّعَمِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الْإِبَّاسَ تَوَاضَعًا وَهُوَ يَقُولُ رَحِمَكُمُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنْ تَرَكَ حُلُمًا مِنْ هَذِهِ أَرْبَعِ حُلُمٍ الْإِنَّمَانُ شَأْنٌ يَلْسَمُ الْخُرْسَةَ الْقَوْمِيَّةَ

ترجمہ معاذ بن انس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نہ پہنے عمدہ لباس تو وضع کے راہ سے اور حالانکہ وہ سب قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن سب خلق کے روبرو بلا دیگا یہاں تک کہ اس کو ایمان کے جوڑوں میں اختیار دیگا جو چاہے پہنے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) و عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
 ليس ثوب شجرية لبسة الله تعالى ثوب مدلية وفي رواية البسة الله تعالى اياك يوم القيمة ثم
 ألهب فيه النار اخرجه اليربوع الاول الى ابوداود والثانية زر بن ثوب لشعور هو الذي اذا كبست
 الانسان انقصه واشتهر بين التابعين المراد به ما لا يجوز للرجال لبسها شرعا ولا عرفا ترجمين
 عمر روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو نام نہود کے یو کپڑا پہنے خدا اسکو خواری کا کپڑا پہنائے گا
 اور ایک روایت میں ہے خدا اسکو قیامت کے دن دلت کا کپڑا پہنایگا۔ پھر اس میں آگ بھڑکائی جائیگی پہلی حدیث
 ابو داؤد نے روایت کی ہے۔ اور دوسری زرین نے اور شہرت کا کپڑا وہ ہے کہ جب یہ دمی اسکو پہنے تو لوگوں میں
 مشہور ہوئے اور مراد وہ کپڑا ہے جو مردوں کو پہننا جائز نہیں نادرہ شرح معروف رواج کے۔

(۱) عَنْ أَبِي الْأَخْوَسِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَدَعَا
تَوْبُ دُونَ فَقَالَ أَلَاكَ مَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ.... مِنْ أَيِّ الْمَالِ قُلْتُ مِنْ مَخْلُوقِ الْمَالِ قُلْتُ
أَعْطَانِي اللَّهُ تَعَالَى قَالَ فَاذْكَا يَا كَ اللَّهُ تَعَالَى مَا أَفْلَحُوا أَنْزِلْ بَعْمَةً اللَّهُ عَلَيْكَ وَكَرَامَةً

مین لائے تو حضرت علیؑ نے اکر دیا کہ اسے اور بیسے ایک بلو جائے گا مول چکا یا تو بیسے شکو ایک کا بخند بجا مول لائی کہ بیسے
پر اور تو نے اپنے والے سے فرمایا کہ تو ان کے اور زیادہ تو ان صاحب سنان اسکے راوی ہیں۔

[illegible]

(۴) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ مَا لِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَلْبَسَهُ الْحَبْرَةُ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي حَبْرَةَ وَأَيْدِيَهُ الْبُرُودُ أَمْوَأَسَتْهُ الْمَقُوشَةُ ترجمہ انس روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ علیہ السلام کے نزدیک بہت پسند کپڑا پہننے کے لیے حبرہ چادر بھی پانچ بن اسکے راوی ہیں اور حبرہ چادر نقیہ اور کو کہتے ہیں

[illegible]

(۶) وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْوَادِعِيِّ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَعَلَيْهَا
دُرْعٌ قُطْرِيٌّ مِنْ خَمْسةٍ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ لَارْفَعْ بَعْرَكَ إِلَى جَارِيَتِي فَإِنَّهَا تَزِيحُنِي أَنْ تُلْبِسَنِي فِي الْمَبِيعَةِ
فَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا دَرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قَامَ فَمَا كَانَتْ امْرَأَةً تُقِيمُ بِالْمَدِينَةِ
إِلَّا أَتَتْهُ لِتَسْتَعِيدَّهُ أَخْرَجَهُ ابْنُ خَالِدٍ الدَّرَوُزِيُّ الْقَطْرِبَاءُ دَرْعٌ حُمُرٌ هَا أَعْلَمُ فِيهَا بَعْضُ الْمُخُونَةِ
وَقِيلَ هِيَ مَحَلُّ الْعِجَابِ فَاحْمِلْ مِنْ قِبَلِ الْحَيِّ بْنِ وَتَزِيحُنِي آفَتِكَ كَذِبٌ وَقِيلَتْ أَيْ خَزِينُ الْمُدَّخُولِ عَلَى زَوْجِهِا رَحِمَهُ
عبد الواد بن ایمن سے روایت ہے کہ اپنے باپ کے روایت کی کہا کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس نہر گیا اور اپنی بیوی کو ساتھ
لیا پھر وہ ہم قیمت کا نو عاشق بنے فرمایا کہ اپنی آنکھیں اٹھا کر میری لونڈی کی طرف دیکھ کہ مقررہ کلمہ کرتی ہے اور راضی نہیں ہوتی
کہ اسکو ٹبر میں پہنے یعنی چڑ جائیکہ بہن کہ باہر نکلتے ادعا لاکہ حضرت کے وقت اس سہمیٹر ایک کرتا تھا سو مدینے میں جو عورت نہایت
کجائی اتنی سودہ مجھ سے انکے جاتی ہی بخاری اس کے راوی ہیں کہ نے قطریہ نسخ کرتے ہوئے ہیں لغتدار کچھ سخت اور مضبوط

[illegible]

۱۴۰) **وَعَنْ** ابْنِ اِمَامَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمُ مَنْ لَیْسَ بِمُحَرِّمٍ فِی اللِّیَاقَةِ
یَلْبَسُ مِنْ لَآ حِزْبٍ۔ آخر حجتہ النبیان ترجمہ الامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو دینار
ریشمی کپڑا پہنے وہ آخرت میں اسکو نہ پہنے گا۔ شیخین اس کے راوی ہیں۔

[illegible]

مَنْ تَزَوَّجَ الْاُمْلَةَ فَتَسْكُنُوا اَنْتُمْ اَيُّوْنِي يَا اُمَّ خَالِدٍ قَالَ بِنْتُ خَالِدٍ اَيْتِي وَارْتَحِلِي مَعَنَا
 جَعَلَ يَنْتَهِي اِلَى عِلْمِهِ الْخَبِيصَةِ وَنَبِيذٍ يَبْدِيهِ اِلَيْهِ وَيَقُولُ يَا اُمَّ خَالِدٍ هَذَا اسْتَا يَا اُمَّ خَالِدٍ هَذَا اسْتَا
 بِلِسَانِ الْخَبِيصَةِ الْخَبِيصَةِ الْخَبِيصَةِ الْخَبِيصَةِ الْخَبِيصَةِ الْخَبِيصَةِ الْخَبِيصَةِ الْخَبِيصَةِ الْخَبِيصَةِ الْخَبِيصَةِ الْخَبِيصَةِ الْخَبِيصَةِ
 عِلْمُهُ كَانَ لَمْ يَكُنْ اَلَعِلْمُ فَلَمَّا كَانَ عِلْمُهُ خَبِيصَةً تَرْجُمُهُ اُمُّ خَالِدٍ فَتَسْكُنُ مَعَهُ رَوَيْتُ كَمَا كَرِهْتُ صَلَ
 اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلَمْ يَكُنْ اَلَعِلْمُ فَتَسْكُنُ مَعَهُ رَوَيْتُ كَمَا كَرِهْتُ صَلَ
 فرمایا کہ اُم خالد کو میرے پاس لا دو میں آپ کے پاس لی گئی تو حضرت نے وہ کلی اپنے ہاتھ سے مجھ کو پیش فرمائی
 کہ کھلا اور پانی کر دو بار فرمایا اور کلی کے نقشون کی طرف دیکھنے لگو اور اُسے میری طرف اشارہ کیا اور فرمانے لگو
 اے اُم خالد یہ بہت خوب ہے بخاری اور ابو داؤد کے راوی ہیں۔ اعلیٰ خا اور اوقات سے ہوا غصہ سیاہ
 لونی ہوئی ہے نقشہ اراد اگر اس میں نفس نہیں تو اس کو خبیصہ نہیں کہتے۔

الفصل الرابع في الحرير

جو تہی فصل ششمی کپڑے کی بیان میں

(۱) عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ التَّحْمِيذِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَخَنَ يَا ذَرَّجَانِ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ قُرَيْظٍ فَقَالَ يَا
 عُتْبَةُ اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ قِدَاكَ وَلَا قِدَا اَيْتِكَ وَقَدْ اَمَّاكَ فَاسْتَعِزَّ الْمُسْلِمِينَ فِي يَحَا لَعْنَهُمَا نَمَا نَشْمَعُ مِنْهُ وَتَحْلِكَ
 وَابَا كُرَّ وَاللَّعْنَةُ وَزَيْ اَهْلِي الْيَتْرُكُ وَكَبُوسُ الْحَوْبِرِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَنْ كَبُوسِ الْحَوْبِرِ اَلَا هَكَذَا اَوْ رَقْمَ لَنَا سُوْلُ
 اللّٰهُ الْوَسِيْلَةَ وَالْاَسْبَابَةَ وَصَلَتْهُمَا اَخْرَجَهُ الْخَبِيصَةُ تَرْجُمُهُ ابُو عُثْمَانَ نَهْدِي سَ رَوَيْتُ كَمَا كَرِهْتُ صَلَ
 طرقت لکھا اور حالاکہ ہم عتبہ بن قرظہ کے ساتھ اذریجان میں تھے سو کہا اے عتبہ تعین شان یہ ہے کہ میں نے یہ تیری کوشش
 اور تیرے باپ اور ان کی کوشش سے سو پٹ پہر مسلمانوں کا انکی جگہوں میں اس چیز سے کہ پٹ پہر کمانا ہے تو اس
 انبی جگہ میں اور بوجہ تم اسوہ کی اور چین کرنے سے اور فرعون کی مشابہت اور شمشیں لباس سے سو مقرر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے شمشیں کپڑے پہننے سے مگر اس قدر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لیے نزع
 کی انگلی اور سب سے کہ اٹھا یا پر انکو بلایا۔ بخاری اور اس کے راوی میں ف یعنی بقدر دو انگلی کے جو ٹاجا تھے۔

(۲) وَخَنَ عَلَيْهِ قَالَ اَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِي مِثْبَلِهِ وَذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي
 يَتَا لِهَ وَقَالَ اِنَّ هَذَا كَيْ حَرَامٌ عَلَى مَنْ رَأَى اَمَقِي اَخْرَجَهُ ابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي الْاُخْرَى لِلدَّوْمِيَّةِ وَالنَّسَائِيُّ
 عَنْ ابْنِ مَوْسَى جَرَمَ لِيَا سَ اَخْبَرَنِي وَالدَّهْلِيُّ اَلَيْسَ لِي دَكُوْرًا مَقِي دَا حِلَّ اَلَا نَارُهُمْ تَرْجُمُهُ عَلِي مَقْنِي سَ رَوَيْتُ كَمَا كَرِهْتُ صَلَ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شمشیں کپڑے پہنے ہاتھ میں لیا۔ اور سونا ہاتھ میں لیا اور فرمایا کہ یہ دو چیزیں بہت
 کے مردوں پر حرام ہیں۔ ابو داؤد و ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور ترمذی اور نسائی کی دوسری روایت میں ابو موسیٰ سے آیا ہے
 کہ شمشیں کپڑے اور سونے کا پہنا میری راست کے مردوں پر حرام کیا گیا ہے اور انکی حدیث کے واسطے حلال ہے۔

(۳) وَخَنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَلَا يَمَّا لَيْسَ الْحَوْبِرُ فِي
 الدُّنْيَا مِنْ اَخْلَاقٍ لَهُ فِي الْاُخْرَةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ تَرْجُمُهُ ابْنُ عُمَرَ سَ رَوَيْتُ كَمَا كَرِهْتُ صَلَ
 نے فرمایا کہ دنیا میں اخلاق کے لیے اگر اس میں شمشیں کپڑے جو آتش میں جلتے ہیں انکی حدیث کے واسطے حلال ہے۔

(۴) **وعن ابن مسعود** قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال كأي علم مؤمن عظمته السلام يوم حمله ربه تعالى في يومئذ صوف في جنبه صوف في كساءه صوف في كتفه صوف في عنقه من جلد حمار ميت أخرجه الله يذئ ترجمه ابن مسعود کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایسی سلام سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اُس نے وہ اُنکا باجاء اور اُنکا جبٹا اور اُنکی چادر اور اُنکا کرتا اور مرد و مکد ہے کے کہاں کا جو نہ اپنے ہوسے تہہ نرمی اسکے بلای ہیں۔

چھٹی فصل

بچھوٹوں اور تکیوں کے بیان میں

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قِرَاسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدِيمِ حُمُوهُ لَيْفَ أَخْرَجَهُ الْحَمْسَةُ لِأَنَّ النَّسَاءَ تَرَجُمُهُ عَائِشَةُ وَرَوَيْتُ بِهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَجُونَا جِرْثَمَ كَاتِبًا أَسِينُ كَبُحْرٍ كِي جِهَالٍ بِهَرِي هَوْنِي هَبِي - يَعْنِي بِجَابِ رَوْنِي كَيْ نَسَانِي كَيْ سَعَامِي يَا بَحْرُونُ لَيْفَ رَوْنِي هَبْنِي -

(۲) وَعَنْ جَابِلَ قَالَ دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكُرْشِ فَقَالَ فِرْسًا شَرًّا لِلنَّجْلِ
وَفِرْسًا شَرًّا لِلْمَرْءِ أَقْوَمُ وَفِرْسًا شَرًّا لِلصَّغِيرِ الرَّائِعِ لِلشَّيْطَانِ أَخَذَ جَبَلُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّبَاتِيُّ تَرْجُمَهُ جَابِلُ
رَوَاهُ كَرَامُ اللَّهِ رَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ بَابِ بَحْرٍ مَعْنَى كَيْسَ بَابِ بَحْرٍ مَعْنَى كَيْسَ بَابِ بَحْرٍ
كَالْعَرَبِ بَابِ بَحْرٍ مَعْنَى كَيْسَ بَابِ بَحْرٍ مَعْنَى كَيْسَ بَابِ بَحْرٍ مَعْنَى كَيْسَ بَابِ بَحْرٍ مَعْنَى كَيْسَ بَابِ بَحْرٍ
اس کے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى سِدْرَةٍ عَظِيمَةٍ أَخْرَجَهُ ابْنُ دُرْدَوَيْلٍ وَالْكَسْبِيُّ تَرْجُمَهُ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ** کہے ہوئے یابی بنی ہبلو پر ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنْ أَبِي الْمَسْلُوبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ أَنَّ ثَقَلَيْنِ أُخْرِجَا أَصْحَابَ الشَّيْطَانِ إِنَّمَا نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ قِيلَ أَنْ تَذْبُرَ وَتَسْمَعَ بِكَلَامِ شَعْرٍ فَإِنَّ الشَّعْرَ لَا يَقْبَلُ إِلَّا بِطَاعَةِ الرَّسُولِ** ترجمہ: ابی بلج سے روایت ہوا ہے کہ اپنے باپ کا کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ وہ لوگوں کی کہاں کہاں سے روایت کی کہ ان کے راوی ہیں اور ان کے کچھ نہیں

مَا أَخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ

(۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا تَنَاسَلَتْ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

النُّبُوَّةِ لَمْ تَحْمَسْ مِنَ الْخَيْرِ بِمَا أَمَّا أَعْلَمَكُمْ وَسُئِلَ النَّوْبُ فَلَا تَنَاسُ بِهِ الْخُرُوجَ

أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَزِدْ

وَفِي كِبَرٍ سَمِعْتُ فَرَايَا بَنِي كُرَّاسِمِينَ رَشِي دَهْرِيَانِ هُوَانِ يَارِثِي تَانَا هُوَانِ سَاكِبُ فَرَنِينَ وَهَ جَارِيَا بُو

وَأُوْدَاسَ كَيْ رَوَى بَيْنَ فَبَنِي الْكُتَامِ رَشِي هُوَاورِ بَانَا سَوْتِ كَا هُوَانِ سَاكِبُ هَانَا جَارِيَا هُوَانِ سَاكِبُ هَانَا جَارِيَا هُوَانِ سَاكِبُ هَانَا جَارِيَا

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَخَصَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيدَ عَبْدًا لَوْ تَخَنَّ بَنِي عَوْفٍ فِي

لَيْسَ لِي بِشَيْءٍ كَانَتْ بَيْنَهُمَا الْخُرُوجُ الْخُرُوجُ وَفِي رِوَايَةٍ شَكُّوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلَ

فَوَخَّصَ كُهُمَا فِي الْخُرُوجِ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا تَرْجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَزِدْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ كُوَيْشِي كِبَرُ كِي اجازت دی کھلی کے سبب جو انکو تھی پانچون اس کے راوی ہیں اور ایک

روایت میں ہے کہ ان دونوں نے حضرت صلوات اللہ علیہ آدھم کے پاس جوڑوں کا گلہ کیا تو آپ نے آدھم کو دو لون کو ریشم

پینے کی نصحت دی ایک جہاد میں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو کھلی ہو اسکو ریشمی کپڑے کا پہننا جائز

ہے لیکن برقیہ سے ساتھ جہاد کے۔

(۳) وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَلَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ تَخَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ لَيْسَ لِي بِشَيْءٍ كَانَتْ بَيْنَهُمَا الْخُرُوجُ الْخُرُوجُ وَفِي رِوَايَةٍ شَكُّوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلَ

ہے کہ ایک خطبہ پڑھ کر فراروق نے جابیسہ دیا کہ تمہارا نام ہے میں تو کہا رسول اللہ صلوات اللہ علیہ آدھم نے منع فرمایا

ہے ریشمی کپڑے پہننے سے مگر بقدر ایک انگلی یا دو باتیں یا چار اونگیوں کے جائز ہے سلم کے راوی ہیں۔

الفصل الخامس في الصُّوْبِ

پانچون فصل

اون اور ریشم کے بیان میں

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ صَبَغْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْدًا

فَلَيْسَ هَا أَفْلَكُ مَا عَرَكِي فِيهَا وَجَدْتُ مِنْهَا دِيَةَ الصُّوْبِ فَقَدْ تَهَوَّوْا كَانَتْ تَحْبِبُهُ الرِّجَالُ الطَّيِّبَةُ أَخْرَجَهُ أَبُو

دَاوُدَ وَتَرْجَمَهُ عَالِشُ شَمْسِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَزِدْ

نے ہکو پہنا ہر جہاں میں پسینہ یا تو اپنے میں انکی بوبانی پہرے کو تار کھینکا اور آپ کو خوشبو خوش لگتی تھی ابو

داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَخَرَجَتْ إِلَيْنَا كِسَاءٌ مَلْبِيْلًا وَإِذَا دَاغِلِيْطًا فَقَالَتْ

قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْخُرُوجِ الْخُرُوجُ وَفِي رِوَايَةٍ شَكُّوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلَ

ہے کہ ایک میں عایشہ صدیقہ کے پاس نہر گیا تو انہوں نے ایک چادر بیوند کی ہوئی اور ایک تہ بند موٹا ہارے سانے نکالے

اور کہا کہ انہیں دو لون کپڑوں میں حضرت کی روح قبض ہوئی۔ پانچون اس کے راوی ہیں سو کسان کی کے۔ ف تہ بند ہی

ہے سبب بیوند لگانے کے موٹا ہو گیا تھا۔

تادمہ اللہ و ان کہ یات بھوتات و ما کان فی الخراب غفیرہ و فی الیہ کار الخس احسنہ ابو جعفر
 الدستانی الخبثہ ما یحصل فیہ فی القوی مجہا و فیہ و الخیرین یلتمہ کما لیتدر لیل الخس و اللعید و قولہ لعلہ
 غرامہ فی مثلہ و العقوبہ علی سبیل الوعید لیتدر فاعل ذلک و لا فلاک یجب علی من یلتمہ الخس اکثر من
 یلتمہ و الظرف المینا فی الخس یطرہا الناس کوئی تدرجہ مرد بن شمس روایت اس نے روایت کی ہے کہ
 اس اپنے ذوالے کسی نے حضرت علی علیہ السلام سے ملو ہوئے یہو بجا حکم و چہا حضرت کو فرمایا اگر کوئی محتاج اس کے
 یہو کہادی ہوئی میں نہ اٹھادی تو بہر کچہ گناہ نہیں اور جو اس سے کہ یہوہ لے نکلو تو اس پر دو تاوان اور سزا ہے اور جو اس
 سے کہ چہر چا دیو بعد اس کے کہ بگاڑے لکھو کھلیان پر وہ ذوال کی قیمت کو یہو بچو تو لازم ہے اس کا ثا تاہ کا افسی دے
 حضرت علی علیہ السلام سے کہی بڑی چیز کا حکم و چہا دریا جو چیز کدہ میں گری بڑی ہو یا جامع کاوان میں تو اس کو ایک
 سال شہرہ کر رہے اگر کوئی اس کو دھو نہ ہتا ہوا اسے تو اس کو دیدے اور اگر کوئی نہ آوے تو وہ چیز چری یا اور جو چیز ہے آباد جگہ میں گری
 بڑی ہو تو میں یا اور گاڑی ہوئے مال میں یا بچوان حصہ خدا کا ہے بود و اوٹو نالی اس کے راوی ہیں اور غنہ وہ چیز ہے جو پیشے کو
 سناری میں ڈالکر اس میں چہا پی جادی اور جہین واسطے کجورون کو مانند ہیر کی ہے واسطے گہون اور جو کہ اور یہ جو فرمایا کہ اس پر دو تاوان
 تاوان ہے اور مرد تو بہرہ بطور ڈرائے اور دھمکانے کے ہے تاکہ کہنے والا اس کی مے باز رہے۔ والا جو شخص کو چہرہ شرف
 کرے اس پر اس چیز کی ایک مثل سے زیادہ و احبب میں ہے یعنی جتنی تلف کر سائی ہی پرئی آتی ہے اور مردہ راہ وہ ہے سمیر
 بہت لوگ آتے جاتے ہوں۔

رَسْمٌ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا اللَّهُ وَحْدِي قَالَتْ كَيْفَ
 فَقَالَ مَا يَبْلُغُكُمْ فَقَالَتْ الْجُوعُ فَجَوَّعَ دِينَارًا فَأَتَانِي فَأَطْعَمَهُ فَأَخْبَرَ مَا قَالَتْ لِي فَقَالَ أَمَا اللَّهُ وَحْدِي قَالَتْ كَيْفَ
 بِهِ فَقَالَ نَجَّاهُ فَأَكَلَهُ الدِّيَنِيُّ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ أَنْتَ سَأَلْتَ هَذَا الَّذِي يَخْرُجُ عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَنْ دِينَارَكَ وَكَأَنَّ الدِّيَنِيَّ نَجَّاهُ فَأَطْعَمَهُ بِالْأَشْيِ وَالْأَيْنِ وَأَخْبَرَ مَا بِهِ فَقَالَتْ أَهْبَبْ
 إِلَيَّ فَلَا يَأْتِيكَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ دِينَارِي بِيَدِهِ لَمَا بَدَّدَهُمْ لَكُمْ فَيَأْتِيهِمْ فَيَجْعَلُكُمْ وَتَجْعَلُكُمْ وَتَجْعَلُكُمْ وَتَجْعَلُكُمْ
 أَوْ سَلَّتْ إِلَى أَيْمَانِ نَجَّاهُ هُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْكَرُهُ لَكَ قَاتَرًا كَرِيهَةً خَلَا لَا أَكَلْنَا وَأَكَلْتُ مَعْنَانِ شَأْنَهُمْ
 وَكَذَلِكَ أَفْعَالُ أَكَلُوا وَنَجَّاهُ لِيَحْمِ اللَّهُ فَأَكَلُوا مِنْهُ فَيَكُونُ مَا هُمْ مَكَانَهُمْ إِذَا غَلَامٌ يَنْشُدُ اللَّهَ تَعَالَى قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى
 الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَقَالَ سَقَطَ عَنِّي يَا سُوْقِي فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَدْرَيْتَ أَنَّ الْجَنَّةَ أَرَفَعُ لَكَ لَنْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ أَكْسِلُ إِلَيْكَ وَاللَّيْلِ وَاللَّيْلِ يَتَارِكُ وَيَذْهَبُ عَلَيْهِ فَأَدْرَيْتَ بِهِ فَقَدْ فَصَحْتُ لَكَ
 عَلَيْهِ إِلَيْكَ إِلَى الْغُلَامِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ثُمَّ جَمَعَ سَهْلُ بْنُ مَعْدِي وَابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ أَبِي طَالِبٍ
 آتَى أَوْعَالَ الْكَلَامِ حَسَنٌ مَوْجِبِينَ دُونَ دُونَ تَبَيَّنَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ
 نَحْلًا أَوْ رَأَيْتَ خَيْرِي بَابِي بِرَقِطِ زَهْرٍ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ
 زَاهِدٌ لَوْ لَوْ عَلَى مَرْضَى اسْكُتَ بِاسْمِهِ أَوْ تَامَا يَأْتِي يَهُودِي لَمْ يَأْتِ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ
 كَمَا جَوْنُ كَمَا دَانَ أَسْ نَعْنَعُ كَمَا ابْنِي اسْتَرَفِي لَمْ يَأْتِ دِينَارِي كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ
 اسْبَاتِي خَيْرِي بِرَقِطِ زَهْرٍ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ
 كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ كَيْفَ تَمَّ دُونَ دُونَ

کتاب النقطة

٤٥

گري پڑي چيز کے بيان ميں

[illegible]

بائنر ماحات ہے۔

(٢) وَكَانَ عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقِرَاءَةِ
الْمُسْكِنِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ دُونَ حَاجَةِ الْيَوْمِ فَغَنِيٌّ عَنْهُ فَلَا تَشْفَعُ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثٍ مِنْهُ يَنْتَهِي عَنْ قِرَاءَتِهِ
عَرَامَةً مُثْلَهُ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَكَرَ مِنْهُ شَكَاكَ بَعْدَ أَنْ يُؤَدِّيَهُ الْيَوْمَ فَهُوَ كَالْمُسْكِنِ مَنْ أَجَزَ عَلَيْهِ الْقَطْعُ
وَسُئِلَ عَنْ الْقَطْعِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهُ لِي الطَّرِيقُ الْيَقِينُ وَالْحَرِيَّةُ الْبَاطِلَةُ وَالْجَاهُ وَالْمَعْرِفَةُ كَانَتْ جَاهِلِيَّةً

اور اپنے باپ یعنی حضرت علیؓ علیہ السلام کو بلا ہیجا حضرت اشرف الملائکے اور کہا یا حضرت امیر ہے اسکا حال ذکر کرتی ہیں اگر آپ
 انکو طلال جانا تو ہم کہا میں کسا اور آپ ہی جاسے ساتھ کہا میں حال ایسا ہے فرمایا کہا اُس سے اللہ کا نام لیکر تو انہوں
 اُس سے کہا یا جس حالت میں کہ وہابی مجاہدین پیشے ہو کہ ناگمان ایک لڑکا اللہ تعالیٰ کے نام اللہ ہام کے نام سے اشرفی ہو
 تھا حضرت نے ہو کیا یا اور پوچھا اُس نے کہا کہ مجھ سے اشرفی بازاد میں گر پڑی تھی حضرت نے فرمایا اے علیؓ تھاب کے پاس جاؤ اور اس
 سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے کہتے ہیں کہ اشرفی انکو بھیرے اور تیرا درہم حضرت کے ذمہ ہے اُس نے اشرفی بھیری
 اور حضرت علیؓ علیہ السلام کو دے دے وہ اشرفی اُسے کو دیدی ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنْ** عِيَاذِ بْنِ جَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ لِقِطَّةٍ فَلَيْسَ شَهِيدَ ذَا عَدَلٍ أَوْ
 ذُو عَدَلٍ وَلَا يَكُونُ مَوَكَّلًا لَيْسَ بِهَا فَلَيْزَ هَا عَلَيْهِ إِلَّا هُوَ مَا لَ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مِنْ لَدُنْهُ أَخْرَجَهُ
 أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ مَرْثِيًّا لَهَا أَمْرًا دَيْبٍ وَارْتِشَادٍ لِيَلْخَنَ مِنْ تَتَوِيلِ النَّفْسِ وَالرَّغْبَةِ فِيهَا وَتَدْعُو إِلَى الْخِيَانَةِ
 فِيهَا أَوْ يَنْزِلُ بِهَا حَادِثُ لُكُوتٍ قَبْلَ دَعْوَتِهَا وَارْتِشَادٍ وَجَعَلَهَا فِي جِلَّةٍ تَرَكْتَهُ تَرْجَمَهُ عِيَاذُ بْنُ جَارٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا دُعِيَ ابْنُ جَرِيرٍ إِلَى الْوَلَدِ لَمَّا دُعِيَ ابْنُ جَرِيرٍ إِلَى الْوَلَدِ لَمَّا دُعِيَ ابْنُ جَرِيرٍ إِلَى الْوَلَدِ
 اسکا مالک دی تو اسکو پھرے اور نہیں تو وہ اللہ کا مال ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے ابوداؤد اُس کے راوی ہیں اور گواہ
 کہنے کا حکم یہاں واسطے نا دیں اور ہٹا دیکے ہے اسواسطے کہ خوف کیا جاتا ہے کہ نفس ہوگا دیوے اور اس میں رغبت نہ
 اور اس میں خیاالت کرنے کا باعث ہو یا اسکو موت کا حادثہ آوے اور مر جائے اور وارث اُس کے دعویٰ کریں اور اسکو ترک
 میں سے نہیں دیں۔

(۵) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَعْضِ وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَالشَّابَاةِ
 يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَقِطُ بِهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجَمَهُ جَابِرٌ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا دُعِيَ ابْنُ جَرِيرٍ
 دُي لَانِي أَوْ كُنْتُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا دُعِيَ ابْنُ جَرِيرٍ دُي لَانِي أَوْ كُنْتُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
 (۶) **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ الشَّيْبَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ آيَةً قَدْ نَجَّحَتْهَا أَهْلُهَا أَنْ
 يُلَبِّسَ مَا يَلْبَسُهَا فَالْتَقِطْهَا أَتَى لَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجَمَهُ عَامِرُ بْنُ الشَّيْبَةِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
 فرمایا کہ جو لڑکا لکھن نے چاہے عاجزا کہ اسکو چھوڑ دیا ہوا اسکو کچھ کر زندہ کرے یعنی چارہ گہانس کہلا کر دینا تازہ
 کرے تو وہ اسی کی ملک ہو ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۷) **وَعَنْ** أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ آيَةً قَدْ نَجَّحَتْهَا أَهْلُهَا أَنْ
 فَقَالَ لَوْ كُنْتُ آيَةً لَخَفْتُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصُّدَقَاءِ لَا تَحْطِمْهَا أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں ایک اندہ گھبرا کر گزری سو فرمایا اگر مجھکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ شاید یہ کچھ مال نہ ہو
 زمین اسکو کہا لیتا بلعین اور ابوداؤد اُس کے راوی ہیں۔

(۸) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَانَ النَّخَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِقَظَةِ الْعَلَامِ أَخْرَجَهُ
 مُسْنَدُ أَبِي دَاوُدَ تَرْجَمَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَانَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا دُعِيَ ابْنُ جَرِيرٍ
 پڑی تھی اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۹) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ اشْتَفَى جَارِيَةً فَلَقَدْ صَاحَبَهَا فَالْتَمَسَ سَنَةً فَلَمْ يَوْجَدْ فَالْتَمَسَ ابْنُ مَسْعُودٍ

عورت کو نفیست کی جودہ عورت کو کا جی گندم گون کہنگر لے بال والا بیٹے قد والا سونے پنڈ لیون والا بیٹے چو تر و ن والا
 نو حضرت صلی اللہ علیہ آروط نے فرمایا کہ اگر نہ ہوتی قسم تو اللہ بین اس عورت پر کچھ حکم کہتا یعنی اسکو حدناں کہا عکر نہ اور کیا
 بیٹا اس کے بعد صر کا حاکم ہوا لیکن باپ کی طرف منسوب نہ ہوتا تھا روایت کی یہ حدیث ابو داؤد نے اور بیہون نے ابن
 سے اسکے معنی روایت کیے ہیں ۔ اور فلکات کے معنی ہیں کراس نے دیکھی اور مست ہوتی قسم کے پور کرنے سے اور
 اصحاب دینوں میں وہ ہے جسکی سفیدی شہری سے ملی ہو ۔ اور اصعب اسکو کہتے ہیں جسکے چو تر و ن کا گوشت ہلکا ہو اور
 انبیج اسکو کہتے ہیں جسکے دونوں ٹونڈ ہوں کے درمیان کا گوشت ادبیرا ہوا اور اصغیر اسواسطے لایا کہ وہ بچے کی صفت
 ہے اور غشل اتنا جھین کے معنی ہیں تلی پنڈ لیون والا اور ادنی گندم گون کو کہتے ہیں اور سجد جودٹے کو اور جمالی بڑے
 جسم والے کو کہتے ہیں گویا کہ وہ قد میں اور نش کے برابر ہے ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مرد اپنی عورت کو کسی
 مرد سے زنا کرتے دیکھے اور گواہ ہوں تو دونوں کا کر بن پہر جب لعان کر جائیں تو دونوں سے حد ساقط ہو جاتی ہے ۔

اور اگر کوئی لعان سے انکار کرے تو ہم سپر حد واجب ہوتی ہے اس حد کا معلوم ہوا کہ شاپت ہی محبت ہے۔
 (۳) **روعن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لا لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن العجلانی و امرأۃ فکما
 جیلہ أخرجه النسائی فی دعایہ کہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (إلہ) قال دحلحکین امر المتلاکین
 آن يتلاکما ان یصیر یدکما عند الخماستہ علی فیکہ وقال انہما مؤحبتہ ترجمہ ابن عباس روایت ہے کہا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم عجمانی اور اس کی عورت کے درمیان لعان کیا اور وہ عہدت حاملہ تھی نسائی اسکے راوی ہیں اور
 اہل کتب و اہل بیت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لون لعان کر بیوا لون کو لعان کرنے کا حکم کیا تو ایک
 مرد کو حکم فرمایا کہ پانچویں بار کے وقت اس کے منہ میں ہاتھ رکھے دپوسے اور فرمایا کہ وہ عذاب کو واجب کرنے والی ہے

الفصل الثاني في الخلق والولادة دعوى النسب

دوسری تفصیل

ملائے اولاد اور دعویٰ نسب کے بیان میں۔

(۱) عَنْ أَبِي مُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا كَذَلِكَ لِقَائِ بْنِ وَلِيْعَةَ هِجْرًا أَخْرَجَهُ النَّبِيُّ إِلَّا أَبَادًا أَوْ ذَا لَعَالٍ لِمَا تَنَاجَرُ أَيْ يُدْخِلُ بِهِ إِنْ كَانَ مُحْصِنًا وَيُقِيلُ مَعْنَاهُ لَهُ الْخَيْبَةُ ترجمہ: ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں کافر بنوں کے ساتھ ہجرت کرنے والے کو تھوڑے یا بھولے اس کا رویہ بنیں۔ یہاں سے ابوداؤد کے اور ماہرانی کو کہتے ہیں اور یہ ہے جسے اگر نہ انی بیاہا ہوا ہو تو ہوسنگا کر کیا جاوے اور بعضوں نے کہا کہ اس کے معنی ہیں کہ وہ خود ہے لڑکے سے۔

[illegible]

جملہ اور زندگانیاں ہوتا اور مالک وغیرہ وہ تو اسکا دعویٰ کرے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ لڑکا مالک ہے اس واسطے کہ وہ
 لونڈی اسکے بیچاؤ اس کے مالک میں ہے مانتا نہ دھرت کہ زنا کا رستہ اسکا نفی کر دے کہ اسکا نہیں ہے پھر اگر وہ حرام کار
 مالک کی زندگی میں دعویٰ کرے اور مالک نے اپنی زندگی میں نہ اسکا دعویٰ کیا اور نہ انکار کیا ہو اس کے وارثوں نے اس کے
 مرنے کے بعد اسکا دعویٰ کیا اور اسکو اپنے ساتھ لانا چاہا تو وہ اس کے ساتھ ملتا ہے۔ یعنی وہ مالک کا بیٹا ہو گیا جسکی مالک
 وہ لونڈی تھی لیکن وہ اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا اور نہ وہ شریک ہوتا ہے اپنے بہائیوں کا جنہوں نے اسکو اپنے ساتھ
 لانا چاہا اس چیز میں جو انہوں نے اپنے باپ کی میراث سے بانٹ لی ملائے سے پہلے اور اگر کچھ میراث پاوے جو قسم
 نہیں لی گیا تھا کہ اسکا نسب طلب الحاق سے ثابت ہو چکا ہو تو وہ اس میں انکا شریک ہو گا برابر اسکے جو مساوی ہو
 اسکو نسب میں سوا میں سے اور اگر اسکے بہائیوں سے کوئی مر جاوے اور پیچھے نہ چھوڑے جو اسکو میراث محرم
 کہے تو اسکا وارث ہو گا اور اگر لونڈی کا مالک حمل سے انکار کرے اور اسکا دعویٰ نہ کرے تو وہ اس کے ساتھ لاحق
 نہیں ہوتا اور اسکے وارثوں کو جائز نہیں کہ مالک کے مرنے کے بعد اسکو اپنے ساتھ ملاویں۔

(۶) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَسَاعِدَ فِي الْإِسْلَامِ مِثْنِ
 سَاعِدِي فِي الْحَاذِلِيَةِ فَقَدْ لَحِنَ يَصْنَعُهُ وَمَنْ لَدَعْنِي وَلَدَا مِنْ غَيْرِ مُشَدَّةٍ فَلَا يَرِثُ وَلَا يُورِثُ أَخْرَجَهُ أَبُو
 حَازِمٍ - الْمَسَاعِدُ الْفَرَاكَةُ كَمَا رَوَاهُ الْإِسْنَدُ الْزَّيْنِيَّةُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں جائز ہے مساعت میں اور جو زنا کرے کفر کے وقت میں البتہ وہ طلبا
 اسکے عصبے وارثوں میں اور جو دعویٰ کرے کسی لڑکے کا بغیر نکاح کے تو وہ نہ وارث ہوتا ہے اور نہ وارث کیا جاتا ہے
 ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ مساعت کے معنی میں زنا کرنا لونڈیوں سے اور رشہ صحیح نکاح کو کہتے ہیں جو ضد ہونا کی۔
ف اس حدیث کا مطلب یہ کہ لڑکا فرزند والے کا ہے اور حرام کار کو چھڑ۔

(۷) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ
 ثَلَاثَةَ نَفَرٍ أَتَوْا عَلِيًّا يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِي وَكَلٍ قَدْ دَفَعُوا عَلِيًّا مَرْأَةً فِي ظَهْرِ إِحْيَاءٍ فَقَالَ لَا تَشْنِ مِنْهُمْ طَرِيقًا لَوْلَا
 هَذَا أَخَذْتُمْ مَعَكُمْ ثَلَاثِينَ مِنْهُمْ كَيْتَابًا لَوْلَا هَذَا أَتَيْنَا فَقَالَ أَنْتُمْ تَمُرُّونَ بِمَنْشَأِ بَنِيكُمْ مَنْزِعَةً فَلَا لَوْلَا وَكَلِيٍّ لَوْ صَاحِبِيَّةٌ ثَلَاثًا
 الدَّيَّةَ فَأَفْرَعُ بَيْنَهُمْ لِمَنْ فَكَرَعَ فَفَعَلْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَضْرَاسُهُ
 أَذْكَرًا جَلَّةً - أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ الْإِسْنَادُ الْزَّيْنِيَّةُ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے
 کہا کہ میں کا ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یا نوٹسے کہا کہ تین آدمی علی کے پاس آئے جیگر اقبیلہ کر والے
 کو ایک لڑکے میں کہ ان سب نے ایک عورت سے زنا کیا تھا ایک طہر میں تو علی نے ان سے دو کو فرمایا کہ تم دو تو اس عورت کے
 واسطے لڑکے کے ساتھ خوشی جو جاؤ یعنی خوشی سے ہکو دید و سودو وغالب ہو پھر ان میں سے دو کو فرمایا کہ وہ دو خوشی
 سے اسکو لڑکا بدو وہ دو تو وہی غالب ہو یعنی یہ بات قبول کی تو فرمایا تم شریک ہو جیگر اگر نیوالے میں تمہارے دو مرد
 فرمے ڈالتا ہوں پھر جسکے نام فرمے لڑکا اسکا ہو گا اور ہر سہمہ دو تو تہائی دیت اس کے دو لوسا نہیوں کیو واسطے
 واجب ہوگی ہر لکھو درمیان فرمے ڈالتا سو جسکے نام فرمے لڑکا اسکے ہے لڑکا نہیں رہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 یہاں تک کہ آپ کے لگے دانت ظاہر ہو پھر ابوداؤد زینانی اسکے راوی ہیں۔ لڑکا اس اختلاف و افتراق کو کہتے ہیں۔
 (۸) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا يَعْبُرُونَ

واللہ اعلم۔ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب لیان کی آیت اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت واصل کرے اسے اپنی قوم میں جو نہیں ہے اُن میں سے تو نہیں وہ اللہ سے کسی چیز میں یعنی اس کے دین اور رحمت میں اور خدا کو بہشت میں چڑھانے کے لئے لڑے گا اور جو مرد اپنے لڑکے سے انکار کرے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ لڑکا میرا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے بددہ کرے گا یعنی نہ کو دین نہ زمین ہوگا اور نہ کو رسوا کرے گا۔ سب گھر بچپلوں کے سامنے ابو داؤد اور نسائی اسکے حامی ہیں ف غیر قوم کا لڑکا اپنی قوم میں داخل کرنے کا یہ مطلب ہے کہ عورت غیر قوم کے مرد سے زنا کرے جس سے پھر اسکے لڑکا پیدا ہو اور کہے کہ یہ میرے خاوند کا ہے۔

[illegible]

فَلْيَكُنْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَكُ لَكَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرَخًا وَلَا عَدْلًا وَلَا خُرُوجًا مُسْلِمًا وَلَا أَبُودًا وَلَا عَدْلًا وَلَا فَرَقَةً
أَوْ لِقْدَامًا وَلَا صَرْفًا لَنَا فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى تَرْجُمَهُ أَبُو بَرَّةَ رَوَيْتُ، کہ حضرت علی اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کسی قوم
کو اپنا مالک ٹھہرے بغیر ان اپنے مالکوں کے تو اس پر اللہ کی اور زمین و آسمان کی لعنت ہے نہ اس کے فعل عبادت قبول ہوگا نہ
فرض مسلم سکے راوی بن عدل فرض یا فدیہ ہو اور صرف نفل یا توبہ۔

(۹) عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّ عَنِّي زَادَ فِي رِوَايَتِهِ أَنَّكُمْ وَأَبِي وَأُمُّكُمْ
أَنْ تَسْلِمَ وَقَالَ لَيْتَ بَنِي دَهْجٍ قَطِيعٌ وَقَالَ تَفَضَّلْتُ فَقَالَ لَهَا خَصْلَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَارْجِعْ لَكَ وَأَعْلَى عَنِّي
تَاجِيَةً وَأَقْعَدِ الصَّنِيَّةَ بِلَهْمَا ثُمَّ قَالَ ادْعُوا كَرَامَةَ الْبَيْتِ لَصَدِيقَتِهِ إِلَى أَبِيهَا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمِيدَ هَافِمَاتٍ إِلَى أَبِيهَا فَأَخَذَهَا أَخْرَجَهَا أَبُو دَاوُدَ وَاسْتَأْذَنَ وَبَعْدَهُ ابْنُ بَدَلٍ الدِّينِ تَرْجُمَهُ عَبْدُ الْحَكَمِ بْنِ
جَعْفَرٍ رَوَيْتُ، کہ ماخوذی مجھ کو میرے باپ سے اپنے دادا اور افع سے کہ وہ کمان ہوا اور اس کی عورت مسلمان ہونے سے سوال کیا گیا
اور کہا اس تکبیری میری ہے اور حالانکہ وہ دودھ چھڑنے والی تھی اور کہا ارفع نے بیٹی میری ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے عورت سے فرمایا کہ اگر بیٹھ کر اور لڑکی کو دو لون کے درمیان بٹھلایا یا پھر فرمایا کہ دونوں کو بلاؤ تو لڑکی اپنی ماں کی طرف جھکی تو
حضرت علی اللہ علیہ السلام نے فرمایا ابھی اسکو عبادت کر پڑو اپنے آپ کی طرف جھکی تو اس نے اسکو لے لیا بودا و نسا لی اس کے
راوی بن اور اس کے نزدیک ابن ہے برے بندے۔

کتاب اللفظ

کتاب
گر بڑے لڑکے بیان میں

(۱۱) عَنْ سَبِيْنِ بْنِ جَبَلَةَ أَنَّهُ وَجَدَ مَنِيْبُوْدًا فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كُنَّا زَادَ فِي رِوَايَتِهِ أَنَّكُمْ وَأَبِي وَأُمُّكُمْ
عَلَى أَخِي هَذَا وَالْقَتْمَةُ قُلْتُ وَجَدْتُ رَجُلًا مَنِيْبُوْدًا فَأَخَذْتُهَا وَكَانَتْ لِي فَهَبْتُ فَقَالَ يَرْجِعْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ دَخَلَ حَقْلُ
فَعَالَ عُمَرُ أَكْذَابُكَ قَالَ لَعْنُكُمْ مَقَالَ أَفْهَبَ بِهِ فَهَوَّجُوا وَكَانَتْ لِي فَهَبْتُ أَخْرَجَتْهُ كَالْبَيْتِ زَادَ فِي رِوَايَتِهِ أَنَّكُمْ وَأَبِي وَأُمُّكُمْ
يَرْجِعُونَ وَيَعْقِلُونَ عَدُوَّ أَخْرَجَهُ الْخَطَّابِيُّ فِي تَرْجُمَةِ بَابِ الدَّمِيَّةِ وَالْخَطَّابِيُّ لَدَى تَلْقِيَةِ بَابِهِ عِنْدَ وَلَا دِيَّةَ فِي
الْأَكْرِفِ لَا يَجُوزُ أَبُوكَ وَمَعْنَى قَوْلِهِمْ سَنَى الْغَوِيْرُ أَبُو سَانَ سَنَى بَالِحٌ أَمِيرٌ دِيَّةٌ بِأَلَا دِيَّةَ الْقَتْمَةُ أَنْ يَكُونَ حَقْلًا
تَرْجُمَهُ سَنِينَ ابْنِ جَبَلَةَ رَوَيْتُ، کہ اس نے عمر فاروق کے زمانے میں ایک لڑکا لیا ہوا یا پھر وہ عمر کے پاس یا کہ جب
عمر نے مجھ کو بکا تو فرمایا یا سنا یہ میری نیت گزری ہے تو نے کیوں اس جان کو بکاڑا سنے کہا کہ میں نے اسکو ضائع ہونے پایا تو بیشک
بکاڑ لیا اور گویا کہ عمر نے مجھ کو تمت کی کہ شاید تو اسکو غلام بنایا جا بنائے تو ہمارے جد و ہری نے کہا کہ اسے سرور اسلام اور
کے مقرر بہ نیک مرد ہے عمر نے کہا کیا اس طرح بتائے کہ ان فرمایا سو اسکوے جا کہ بیکراؤ ہو اور اسکا خرچ ہمارے
ذمہ ہے مالک کے راوی بن اور زیادہ کیلئے زمین نے اتنا کہ اس کی وراثت کا حق مسلمانوں کے واسطے ہو وہ اگر
وارث ہونگے اور اسکی طرف سے دیت دینگے روایت کی ہے یہ حدیث بخاری نے تَرْجُمَهُ بَابِ مَنِيْبُوْدٍ وَهُوَ لُكَا سَبِيْنِ
مَنْ اسکو جھنے کو وقت زمین پر ڈالے اس کے مان بآپ معلوم نہیں اور عی الغویر ابو سا کہ سننے میں کہ شاید بآلین بن قمری نیت
خراب اس واسطے کہ عمر نے اس کو تہمت دی کہ ہوسا نہیں اسکا۔ ف معلوم ہوا کہ جو لڑکا ہو نہا سے وہ

اسکا مالک نہیں ہوتا۔

كِتَابُ النُّجُومِ وَالْعَبَرِ

کتاب ہے

کھیل کود کے بیان میں۔

[illegible]

(۲) وعن ابن عباس قال سمى رسول الله صلى الله عليه وآله قائم عن النبي بين البهايمة أم حذاد أبو ذؤاد والترمذي النخعي بين البهايمة أغرا ربعة ما يبعث ترجمه ابن عباس سے روایت ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے جانوروں کے پٹر کاٹنے سے ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور تخریش جانوروں کے درمیان پٹر کاٹنا بعضوں کا ہے بعض نہ دیکھتے مگر آپس میں لڑتے۔

(۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرِّفْعُ غُرْصًا آخِرَةً مُسْلِمٌ
 كَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ النَّسَائِيَّ الَّذِي يَقْصِدُ رَمِيَهُ بِالْهَامِ مِنْ فِرْطَالَيْ غَيْرِهِ مَرْجُمُهُ أَوِ الْهِنِ مِنْ رَايَتِهِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ فِيهِ نَسَائِيٌّ أَسْكَنَ رَايَتِهِ غُرْصًا وَخَبْرَهُ
 كَالْفَخْرِ وَغَيْرِهِ كَوْنًا تَمِيرُ كَرْتِيرَ مَارَسَ جَابِينَ فَمَعْلُومٌ كَبِيرٌ جَوْبَتُهُ لَوْ كَزَنَهُ جَانُورُ كَوْنًا تَمِيرُ كَرْتِيرَ مَارَسَ جَابِينَ
 مَنَابِتِ حَرَامٍ هِيَ كَالْبَيْتِ رَجْمِي هِيَ الْبَنَةُ تَشْكَارِ بِلَانِهِ لَكَانَ دَرَسَتِ -

[illegible]

(۵) و عَنِ الْغَنِيِّينَ سَوِيْدٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَصْفُورًا عَبَثًا حَجَّ إِلَى بَيْتِهِ يَوْمَهُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ يَا رَبِّ اِنَّ فَلَانًا قَتَلَنِي عَبَثًا لَمْ يُشْكِلْنِي لِذَنْبٍ فَعَذَّبُوهُ أَحْرَقُوا النَّسَائِمَ الْعَبَثُ أَلْعَبْتُ تَرْجُمُهُ

بن مسعود روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چڑھیا کو عبث قتل کرے تو وہ قیامت کے دن خدا کے پاس ہلکی فریاد کرے گی کہ کئی ایسا میرے رب ظالم نے مجھ کو عبث قتل کیا اسنے مجھ کو کسی فائدے کو واسطے قتل نہیں کیا نالی اسکو راوی بن عباس ثبت کہیں کو کہتے ہیں۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مِنَ الدَّوَابِّ حَبْرًا أَوْ خَرَجَةً مِثْلَ حَبْرٍ أَخْيَا بِنَفْسِهِ الْقَاتِلَ إِذَا تَصَدَّقَ لِيَقْتُلَهُ وَخَسِبَ عَلَى الْقَاتِلِ تَرْجُمُهُ بِأَبْنَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَلَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

فَلَا يَكُنْ لَكَ اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْكَ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ الْعَدْلُ الْفَرِيقَةُ
أَوْ لِقْدَامَةً وَالصَّرْفُ لَنَا فَلَا أَيْ التَّوْبَةُ ترجمہ ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کسی قوم
کو اپنا مالک ٹھہرے بغیر ان اپنے مالکوں کے تو اس پر اللہ کی اور اس پر شیطان کی لعنت ہے نہ اس سے نفل عبادت قبول ہوگی نہ
فرصت مسلم اسکے راوی ہیں عدل فرض یا فدیہ تھا اور صرف نفل یا توبہ۔

(۹) وَ عَنْ عَبْدِ الْحَكِيمِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ أَبِي اسْمَاءَ وَأَبِيهِ أَهْمَرَاتُ
أَنْ سَلِمَ وَقَالَ كَيْتَا بَنِي وَهِي كَطِيمٌ وَقَالَ سَاجِعٌ بَنِي فَقَالَ كَهَاصِلِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْبَنِي وَالْبَنِي
نَاحِيَةً وَأَفْعَلُ الصَّيْبَةِ بَلَدًا ثُمَّ قَالَ ادْعُوهُ أَفْعَلُ النَّبِيِّ لَصَدِيقَةٍ لِي أَفْعَلُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَهْدِهَا فَمَا كُنْتَ إِلَى أَهْلِهَا فَأَخَذَهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَرِثَانِي وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدَلٍ الْبَيْتِ ترجمہ عبدالحکیم بن
جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ نے اپنے دادا ارفع سے کہہ سنا کہ ہوا اور اس کی عورت مسلمان ہونے سے اس کا کیا کیا
اور کہا اس کی بیٹی میری ہے اور حالانکہ وہ دودھ پیٹنے والی تھی اور کہا ارفع نے نبی میری ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے عورت کو فرمایا کہ اگر بیٹھ اور لڑکی کو دو لون کے درمیان بٹھلایا پھر فرمایا کہ دو لون ہسکولاد تو لڑکی اپنی ماں کی طرف جھکی تو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی ہسکولاد کہ پھر وہ اپنے باپ کی طرف جھکی تو اس نے اس کو لے لیا ابو داؤد و تسانہ اس کے
راوی ہیں اور اس کے نزدیک ابن ہے بے بن کے۔

کتاب القطب

کتاب
گر و پے لڑکے بیان میں

(۱۱) عَنْ سَيِّدِ بْنِ حَبِشَةَ أَنَّهُ وَجَّهًا مَشْهُودًا فِي تَهْلِيلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قُلْتُ لَاحِظًا لِي قَالَ عَسَى أَنْ تَكُونَ أَبُو سَادَةَ حَالًا
عَلَى أَخِي هَذَا الشَّيْخَةِ فَلَمْ تَحْجُلْ أَهْلًا حَسْبًا فَخَذْتُهَا وَكَانَتْ لَهَا بَنِي فَقَالَ غَيْرُ بَنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ
فَقَالَ عُمَرُ أَكُنْ لَكَ قَوْلٌ كَقَوْلِهِمْ قَالَ أَهْوَ بِهِ فَهَوَّجُوا وَكَانَتْ لَهَا بَنِي أَخْرَجَهُ تَالُوتُ وَزَادَ زَيْنٌ وَوَلَا ذَاكَ لِي لِي
يَرْوُوهُ وَيَقُولُونَ عَدْلًا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ أَبِي بَلْتَعَةَ الْبَطْنِ الْبَطْنِ الْبَطْنِ الْبَطْنِ الْبَطْنِ الْبَطْنِ الْبَطْنِ الْبَطْنِ
الْأَكْبَرُ لَا يَحْزَنُ لَوْنًا وَمَعْقُوقًا قَوْلَهُ عَسَى الْغَوْرُ أَبُو سَادَةَ عَسَى بَالِغِينَ أَمِيرًا دَرَدِيًّا لَا تَهْلِيلُ لَهَا أَنْ يَكُونَ حَسْبًا
ترجمہ سنن ابی حشیشہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُس نے عمر فاروق کے زمانے میں ایک لڑکا گر اہوا یا پھر وہ عمر سے پاس آیا کہ جب
عمر نے جھک دیا تو فرمایا یہ میری نیت گزری ہے تو نے کین اس جان کو پکڑا ہے کہ میں نے اس کو ضائع ہونے یا توبہ
پکڑ لیا اور گویا کہ عمر نے مجھ کو نیت کی کہ شاید تو اس کو غلام بنایا جا بنائے تو ہمارے بچہ دھری لے گیا کہ اسے سردار مسلمانوں
کے مقرر بہ نیک مرد ہے عمر نے کہا کیا اس طرح سناتے کہ ان فرمایا سو اس کو جاکہ بیکرا زاد ہوا اور اس کا بیٹا ہے
ذمہ مالک کے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے زین نے اس کا نام کی وراثت کا حق مسلمانوں کے واسطے ہے وہ کہو
وراثت ہونے اور اس کی طرف سے دیت دینے کی روایت کی ہے یہ حدیث بخاری نے ترجمہ باب میں منہو وہ لڑکا ہے کہ اس کی
ماں اس کو جننے کو وقت زمین پر ڈالے اس کے ماں باپ معلوم نہ ہوں اور عیسیٰ الغوری یا پوسا کہ سننے ہیں کہ شاید باطن میں ہمیری نیت
خرا ہے اس واسطے کہ عمر نے اس کو تہمت دی کہ ہوسا ہی اس کا۔ ف معلوم ہوا کہ جو گر اہوا لڑکا ہو نہا سے وہ

(۵) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيحُ رَجُلًا بِأَلْفِ نَفْسٍ وَالْأَكْبَرُ إِلَّا زِدَّتْ عَلَيْهِ إِنَّهُ لَكُمُيْنٌ صَاحِبَةٌ لَكَذَا لَكَ أَخْرَجَهُ الْبَغَادِيُّ تَرْجُمُهُ ابو ذر سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد کسی مرد کو فاسق یا کافر کہے اور وہ سچ نہ ہو تو وہ فاسق اور کفر اس پر ٹپکے گا یعنی آپ ہی فاسق اور کافر ہو جائے گا بجا رہی اسکے راوی ہیں۔

[illegible][illegible]

(۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا نَارَ عَيْنَيْهِ مَرْدَأَةٌ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوا قَاتِلَهُمَا
مَامُورَةَ مُسْتَحْضَةً وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ يَاهْلٌ رَجَعَتْ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْإِسْمَاعِيلِيُّ وَزَمَكَه
ابن عباس کہ روایت ہے کہ ایک مرد کی چادر ہوائے اٹانی تو اس نے اسکو لعنت کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو لعنت
نہ کر اس لیے کہ وہ حکم کی گئی اور فرمانبرداری گئی ہے جو کسی چیز کو لعنت کری کہ وہ لائق لعنت کے نہ ہو تو لعنت سپر بیٹھ گئی ہے
ابو داؤد و ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الرِّثْمَةُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ تَخْرُجُ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَنْفِي بِالْعَذَابِ إِنْ خَلَّ ذَاكَ أَيْمُونُهَا فَلَا تَسْبُوَهَا وَاسْأَلُوا اللَّهَ لَهَا فِي خَائِبِهَا وَاسْتَغْفِلُوا لِلَّهِ لَهَا

[illegible]

فرے پاس عہد و پیمان پھیرا، انہوں نے جو مجھے اس کا خلاف کر لیا کہ میں تو صرف بشر ہی ہوں سو جس مسلمان کو ایسین تکلیف دوز
راہوں لعنت کر دیں کوڑے مار دیں تو اُس نے دعا کو اس کے واسطے رحمت اور گناہوں کی طہارت اور قربت کر دیجیو کہ تو ہٹ کر اس کے
محبب تیار ہو گئے دن اپنے قریب کر دیجیو ایسے راوی ہیں **ف** یعنی اگر ایسین بشریت کسی مسلمان کو بدعا کر دیں تو اس کو
مقیمین اثر نہ کرے بلکہ دعا بخیر ہو جاوے اس ناسے کمال شفقت حق نے کی امت رزات ہوئی۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دھڑکے سود و نوون نے کچھ کلام کیا میں نہیں جانتی کیا کہا سوا ہونچ آپ کو غصہ لایا تو حضرت نے انکو نرا کہا اور لعنت کی ہرجب وہ دونوں کل گئی قمینے عرص کی کہ قسم اللہ کی یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسے نیکی سے کچھ خبر نہ تھی ہوجان دونوں بنے پالی فرمایا اور وہ کیا ہے میں نے عرص کی کہ آپ نے انکو گالی دی اور لعنت کی فرمایا تو نہیں جانتی میں نے اسے اس شرط کی ہے میں نے کہا نہیں فرمایا کہ میں نے دعا کی ہے کہ آج اسکو اسکو کچھ نہیں کہ میں مندرہ (شیر ہون)

وہی نہیں۔

غیر اللہ کے واسطے مزاج کا بیان

من عمل عمل قوم لوط الخ لعل الله الذي قد اذن ذنبا او فعل امرا منكرا او امكن من تصرفا ومنه منته وصلا
 ليحييه فمما راى الاصل العا كماله التي تكون على الظرفي والحد بين الاذني ترجمه ابو طفيل سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ
 علی بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کہا کہ راستہ سے تھوڑی دیر میں غصہ نہ کرنا کہ اس سے
 کہا کہ آپ مجھ سے چپکے کہ بات نہ کہتے تھے جو لوگوں سے چپکے کہتے لیکن آپ مجھ سے چار بار نہیں کہیں کیا وہ کیا ہیں فرمایا
 خدا لعنت کرے ہر جو خدا کے سونے کسی اور کی واسطے جانور فوج کے خدا لعنت کرے ہر جو اپنے ہاں یا کسی لعنت کرے خدا لعنت کرے
 اس پر جو بدعت نکالنے والے کو جگہ ہے خدا لعنت کرے ہر جو زمین کے پتے اور تانیاں مٹا دے اور سنی اس کے
 راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے زمین نے ابن عباس سے کہ ملعون ہے وہ جو اندھے کو راہ سے روکے ملعون ہے وہ جو
 چوپائے سے زنا کرے ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا کام کرے یعنی مردوں سے بد فعلی کرے اور محدث وہ ہے جو گناہ کرے
 یا کوئی بڑا کام کرے یعنی جو بدعتی کی بدد کرے اور اس سے روکے اور ہر کو اپنے ساتھ جوٹے تاکہ اس کی حمایت کرے اور سنی اس کے
 زمین کے نشانیاں ہیں جو ہوتی ہیں راہوں پر اور زمین کی حد و دہر ف مان باب کو لعنت کرنا دو صورتیں ہوتا
 ہے یا تو خود کہے یا غیر کے کہلائے اس طرح کہ غیر کے مان باب کو لعنت کرے اور وہ اس کے عوض اس کے مان باب کو لعنت
 کرے۔ اور فوج لغیر اللہ دو صورتیں ہوتی ہیں ایک یہ کہ فوج کے وقت غیر خدا کا نام لیا جاوے دوسری یہ کہ فوج کے وقت
 خدا کا نام لیا جاوے لیکن سنت اور نیاز غیر خدا کی ہو جیسے کہ عام لوگوں میں دستور ہے کہتے ہیں کہ یہ بکر اپہر کا ہے۔
 وہ دونوں صورت میں جانور مردار ہو اور اس کا کہنا حرام ہے اس واسطے کہ اگرچہ فوج کے وقت اس پر خدا نام لیا جاتا ہے لیکن بہت
 نیاز غیر خدا کی مقصود ہوتی ہے تو بہت بجز خدا کے واسطے نہیں کیونکہ اگر انکو اس بکری کے بدلے دو یا جو گنا گوشت دیا جاوے تو بہت
 میں بیٹے تو صاف معلوم ہوا کہ انکو خورسری بھی غیر خدا کی منظور ہے صرف گوشت ہی غرض نہیں تو ذبح کے وقت اس پر خدا کا نام
 نہ فائدہ نہیں دیتا تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانور سنت اور نیاز غیر خدا کی ہو وہ حرام ہے اگرچہ فوج کے وقت اس پر خدا کا
 نام لیا جاوے علاوہ ازیں فتاویٰ در اختیار اور شہادہ و نظائر میں موجود ہے کہ جانور مردار کے داخل ہونے وقت
 کچ لیا جاوے وہ حرام ہے اگرچہ فوج کے وقت اس پر خدا کا نام لیا جاوے تو اگر صرف فوج کے وقت خدا کے نام لینے سے
 نور حلال ہوتا تو بہت فرقہ بین اسکو کیوں حرام کہتے اللہ تعالیٰ فہم صحیح کی توفیق دی اور اس حدیث میں جو بدعت والے کی
 یت کر نیوالے پر لعنت فرمائی تو اس واسطے کہ بدعت میں اس نے کام کا نام ہے جسکی شرع میں کچھ صلیت ہو تو جس نے
 ت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی اس نے حقیقت میں سنت اور شریعت کو مٹایا اس واسطے
 نت کا طوق اس کے گلے میں آیا۔ ف اور جاتا چاہیے کہ اہل سنت کو مذہب میں نام لیکر لعنت کرنا درست نہیں ہے
 کافر کے جسکا کفر پھر باقینی دلیل سے ثابت ہو جیسے شیطان فرعون ابوجہل اور غیر نام لینے کو لعنت لڑا جیسے کہ
 سنی پر لعنت اور سنت کے جیسے کہ باہا کی حدیثوں میں ہے۔

(۲) **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلَ الزَّانِبِ وَمُؤْكَلَهُ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَالْوَأْتِمَةَ وَالْمُسْتَوْتِمَةَ إِلَّا مِنْ دَاجٍ وَالْخَلِيلَ وَالْخَلْلَ لَهُ لَعْنُ النَّسَائِيِّ تَرْجُمَهُ عَلَى مَدْرَاسَتِ الْكَبِيرِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ آتَهُ وَسَلَّمَ
 نے لعنت کی بیاہر کہا نیولے کو اور کہلا نیولے کو اور لیکنے والے کو اور زکون منع کر نیولے کو اور اس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن کو مہر سے فیل جس کے اور اس عورت پر جو اپنا بدن کو دواؤں کو ہوا جسے جو تو درست ہے اور خاوند کے واسطے عورت حلال کر نیولے کو اور اسکو جس کے واسطے حلال کی گئی نسائی اسکے راوی ہیں **ف** اس میں معلوم ہوا کہ بیاہر کا تہ

بند و اگر تہا سوا لگے اور پچھلے اور تہا ہر آدمی اور جن تم میں سے ایک دوسرے متقی پر ہیز گار کے دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سب کا
 تقویٰ اور پتہ ہیز گاری میری سلطنت اور بادشاہی میں کچھ نہ بڑا دے ایسی ہر بند و اگر تہا سوا لگے پچھلے اور تہا ہر آدمی اور جن
 تم میں سے ایک مرد نہایت ترے گناہ گار کے دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سب کا فسق و گنہ گاری میری بادشاہی میں
 کچھ نہ گنہ گاری میرے بند و اگر تہا سوا لگے پچھلے اور تہا ہر آدمی اور جن ایک میدان میں کھڑے ہوں اور مجھے اپنے پیو سوا
 کرین اور میں ہر آدمی کو انکی مالکی چیز دون تو اتنا دینا کچھ نہ گنہ گاری کا اُس خزانے سے جو میرے پاس ہے مگر جیسے سولی گنہ گاری
 ہے جیسے سکو سمند میں ڈالیے یعنی اتنی بخشش ہے ہی میری قدر کے خزانے میں کمی نہیں ہوتی اور میرے بند وہ یہ تہا ہر آدمی
 اعمال میں چھوڑ دے یہے شمار کرتا رہتا ہوں پتہ تم کو ان اعمال کا پورا بداد و نگاہ پر جو شخص بہتر بدلا پاوی تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے
 کہ اُسکی مالکی کو صلح نہ کیا اور جو ان کے سوا بے بدلا پاوی تو نہ ملات کرے مگر انچو فطرس سلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور صحیحہ
 رووی زمین کو کہتے ہیں اور جنھوں نے کہا کہ تہا شعی ہے اور مخیط سولی کو کہتے ہیں **ف** احمد برف میں تمام ہندو کی محتاجی
 اور خدا کی شاہنشاہی اور بے پروائی اور کبریٰ اور عدالت و رشوکت کا بیان ہے یعنی بد و ن میری التجا کے تہا ر کوئی کام
 نہیں چل سکتا۔ نہ دنیا میں ہدایت نہ کہا نا کثیر انمول سکتا ہے نہ آخرت میں گناہوں کی بخشش بد و ن میرے ہونکتی ہے ہر
 حکم میرے آگے گڑا کرنا اور دعا کرنا ہر حال میں لازم ہے اور سری بے پروائی کا تو یہہ حال ہے کہ اگر تم سب سے سبق نمبر
 کے برابر پر ہیز گار ہو جاو تو میری بادشاہی میں کچھ بڑھتا نہیں اور اگر بالفرض تمام جہان ابو جہل و فرعون کے برابر ہو جا
 تو میرے کچھ نقصان نہیں۔

(۲) عَنْ اَبِي بَكْرٍ قُلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا اَذْهَبَ ثُلَا اللّٰیْلَ قَامَ فَقَالَ یَا اَيُّهَا النَّاسُ
 اَذْکَرُ اللّٰہُ اَذْکَرُ اللّٰہُ جَاءَتْ الرَّاۃُ فَاذْکَرُ اللّٰہُ جَاءَتْ النُّوْمُ یَا فِیْلَہُ قَالَ اَبُو قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنِّی الْکَثْرُ الصَّلٰوۃُ
 عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلْ لَّکَ مِنْ صَلَوةٍ قَالَ مَا شِئْتُ قُلْتُ الرَّجْعُ قَالَ مَا شِئْتُ وَاِنْ زِدْتُ فَهُوَ حَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ لِمَ جَعَلْتَ
 لَکَ صَلَوةً کَکَہَا قَالَ اِذَا تَنَفَّیْتَ هُنَّکَ وَتَغَفَّرْتَ ذَنْبَکَ اَخْرَجَہُ التَّوْبَةُ الرَّجْعَةُ التَّحْقُّقُ الْاَوَّلُ اِلَیَّ یَمُوْتُ لَهَا
 التَّحْلُکَیْنِ وَالرَّاۃُ فَاذْکَرُ اللّٰہُ النَّازِیۃُ اَلَّتِی یَحْکُمُکَ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ **ترجمہ** ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب وہ تہائی رات گزر جاتی تو اُٹھتے یعنی نماز تہجد کے لیے اور فرماتے اے لوگو یاد کرو اللہ کو یاد
 کرو اللہ کو یاد کرنا میرے پہلے نفل کے زمین اور پہاڑ اس سے ہٹنے لگیں گے اور اُس کے ساتھ قیامت قائم ہوگی اور سب مر جاویں گے
 اور جو چاہے اس کا رادفہ یعنی دوسرا نفل کہ اُس کے ساتھ سب زندہ ہوں گے اور قبروں سے اُٹھیں گے۔ اُلی موت ساتھ ان سختیوں
 کے کہ اس میں ہیں یعنی جو کہ وقت سر کے اور بعد کے واقعہ ہوتی ہیں میری بات کہنا کہ میں نے کہا یا حضرت میں آپ پر درود
 پڑھتا ہوں سو میں اپنی دعا سے آپ کا کتنا حصہ نہیں راؤں فرمایا جتنا تو چاہے پیئے کہا جو تہائی فرمایا جو تو چاہے اور اگر
 کو زیادہ کرنا تو ہر کچھ کہہ کر کہا کہ ادا فرمایا جو چاہو اور اگر زیادہ کرنا تو ہر کچھ کہہ کر کہا کہ تہائی فرمایا جو چاہو اور اگر زیادہ کرنا تو ہر کچھ کہہ کر
 کہا کہ میں اپنی سب عادت کے لیے نہیں لاتا ہوں۔ فرمایا اس وقت کفایت کرے تیری تشویش اور غم کو اور بخشے جاویں گے گناہ تیرے
 ترمذی اس کے راوی ہیں۔ راجعہ پہلا نفل ہے جس سے سب خلق مر جاوے گی اور رادفہ دوسرا نفل ہے جس کا ساتھ قیامت کے
 دن رتھ ہونگے **ف** اور مراد یہ ہے کہ قریب نا اُس کا پس تہائی کہ واسطے اُس کے اور اس میں اشارہ ہے کہ سونا حکم
 موت کا کہ کتاب ہے کہ اگر پہلے نفل کا ہے اور جاگنا حکم دوسرے نفل کا کہ کتاب ہے اور یہ دونوں نشانیاں ہیں قیامت
 کی اور یاد لانے والی ہیں ہر کسی۔

(۱۱) **وَعَنْ أَبِي عُمَرَ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **يَا مَعْشَرَ النَّبِيِّينَ** تَصَدَّقُوا أَكْثَرُونَ مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ تَارِقُلَنْ وَمَا أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ قَالَ تَكْذِبُونَ الْعَقْلُ وَتَكْفُرُونَ الْعَبِيدَ مَا آتَيْتُمْ مِنْ تِلْكَ صَاعٍ غُلٍّ وَدِينَ أَعْلَبَ الَّذِي لَيْسَ مِنْكُمْ قُلْتُمْ وَمَا نَقْصَانُ الْعَقْلِ وَالَّذِينَ قَالَ شَهَادَةً أَمَرَ أَنْتَابُ بِشَهَادَةٍ دَجَلٍ وَاحِدٍ وَتَمَكُّتُ الْأَكَاثِمَ لَا تَصِلُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ الْخَيْرُ الْعَاثِرُ وَالْمُرَادُ بِهِ هَهُنَا الذُّكُورُ وَكَفَرُ هُنَّ مِنْ زَيْنَاةٍ حُجْرُ هُنَّ إِحْسَانُهُ الْخَيْرُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عورتوں کے گروہ غیرات اور بہت سی خفایاں بڑھو اس واسطے کہ میں نے دو خیموں میں تمکو زیادہ دیکھا ہے میں نے دوزخ میں عورتیں مردوں سے زیادہ دیکھیں تو عورتوں نے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ عورتیں مردوں سے زیادہ دوزخ میں ہیں فرمایا تم بہت لعنتیں کرتی ہو اور خاوندوں کی ناشکری کرتے ہو میں نے کوئی ناقص عقل دین والی نہیں دیکھی کہ تم سے زیادہ نر غالب ہو عقل مند آدمی بر تو عورتوں نے پوچھا کہ ہماری عقل اور دین میں کیا نقص ہے فرمایا کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے ماحیض کے دنوں میں نماز نہیں پڑھتی یعنی یہ نقصان ہے انکے عقل اور دین کا مسلم اسکے راوی ہیں۔ عشر کہتے ہیں معاشرہ کو اور مرد اور عورتوں کا خاوند ہے اور کفر انکا یہ ہے کہ خاوندوں کی ناشکری کرتی ہیں ان کا احسان نہیں مانتیں۔

(۱۲) **وَعَنْ عَلِيٍّ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةِ لَيْسَ فِيهَا نَذِيرٌ وَلَا عِبَادَةٌ لَيْسَ فِيهَا فِقْهُ الْفَقِيْهُ كُلُّ تَقْفِيْهِ مَنْ لَمْ يَقْضِ النَّاسَ..... مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ لَمْ يَنْوِزْ مِنْهُمْ مَكْرَةً وَلَمْ يَكْذِبْ الْقُرْآنَ دَعْبَةً عَنْهُ لَمْ يَكْمَلْ سِوَاهُ أَخْرَجَهُ تَرْجُمَہ علی رضی عنہ روایت ہے کہ قرآن میں ہے خیر قرآن پڑھنے میں کہ نہیں ہیں عورت کرنا اور سوچنا انہیں ہے وہ عبادت جہنم مجاہد بوجہ ہوا وہ فقیہ کل غیہ وہ ہے کہ لوگوں کو خدا کی رحمت کا امید نہ کر ڈالے اور نہ انکو خدا کے کوسے نذر کرے اور نہ چوہے قرآن کو نہ پیر کر طرف غیر کے کی زین اس کے راوی ہیں۔

(۱۳) **وَعَنْ مَالِكِ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلَّغَنَا أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَكْثَرُ ذُرِّيَةِ الْكَافِرِمْ يَغْلِبُ ذُرِّيَةُ اللَّهِ تَعَالَى فَتَقْسُوا أَقْلُوكُمْ وَإِنَّ الْقُلُوبَ لَتَارِقُ يَعْبُدُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَكِنْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَا تَنْظُرُونَ فِي دُنُوبِ النَّاسِ كَأَنَّكُمْ أَزْبَابٌ وَأَنْظُرُوا فِي دُنُوبِكُمْ كَأَنَّكُمْ عِبِيدُ فَإِنَّمَا النَّاسُ مُصِيبَتُكُمْ وَمَعَاذِيْ فَادْعُوا أَهْلَ الْبَلَاءِ وَآحْمَدُ وَاللَّهُ تَعَالَى عَلَى الْعَاقِبَةِ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ انکو خبر ہو چکی کہ عیسی بن مریم علیہ السلام نے فرمایا کہ زیادہ کلام کیا کرو بدو ن کر اللہ کے سوتہا کہ دل محنت ہو جاوے گی اور فقر سخت دل خدا کی رحمت کو دے لیکن تم نہیں جانتے اور لوگوں کو عیبوں کو نہ دیکھا کرو جب کہ تم بھو او اپنے گناہوں کو دیکھا کرو جیسے کہ تم بندے اور غلام ہو سو کچھ بندہ مصیبت میں گرفتار ہیں اور کچھ عافیت میں ہیں سو تم مصیبت والوں پر رحم کرو اور خدا کا شکر کرو محنت اور عافیت پر۔

(۱۴) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **يَوْمَئِذٍ رُبِّيَ الْبُخْرُ وَأَشَارَ بِمِثْلِ قَبْلِ الْفَيْكَةِ وَقَالَ آدِيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ تَمُوتُ كَتَيْنِ فِي قَبْلِ هَذَا الْحَيْدِ إِذْ فَكَّرَ آدَ كَالْيَوْمِ فِي الْحَيْدِ وَالنَّارِ أَخْرَجَهُ الْخَارِجِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دن نماز پڑھائی پہنیر چڑھتا رہنے مانجھ سے قبلے کی طرف اشارہ کیا کہ تمکو اب نظر پڑی جیکے میں نے تمکو نماز پڑھائی صورت بہشت اور دوزخ کی اس یوار کی طرف میں مونس بھی میں نے کوئی چیز عقل چر کی بھلائی انجلائی میں۔ بخاری اسکو راوی ہیں۔**

تو ہم اپنے نفوس کو غافل پالنے میں توفیق حاصل شد علیہ آدہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ہمیشہ قائم رہتے اسی حال پر کہ میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے گہروں میں تمہاری ملاقات جا کر کرتے اور راہوں میں تم سے مصافحہ کرنے اور اگر بالفرض گناہ نہ کرتے تو خدا تعالیٰ تم کو لے جاتا۔ یعنی مارتا اور نسی خلقت پیدا کرنا جو گناہ کرتے اور بخیر نشانی لگتے بہر انکو بخیر ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَدْرِيسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْكَلْبُ مِنْ دَانٍ نَفْسُهُ وَكَلْبُ لَيْسَ بَعْدَ الْمَوْتِ فَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَتَّعَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى آمَانًا أَخْرَجَهُ الدَّرْمِذِيُّ دَانٍ نَفْسَهُ

انکی حاشیہ میں ترجمہ شادادین اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آدہ وسلم نے فرمایا کہ دانا وہ شخص ہے جسے اپنا آپا کا حسا کیجا اول اپنے نفس کی اسد تعالیٰ کے حکم کا نایج کیا اور موت کے بعد یعنی ثواب کے واسطے عمل کیا امدنا وان وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو اسکی غزیرتس کے تابع کیا یعنی جو کچھ نفس چاہے حرام اور حبیات ہو کھو دو یو اور آرزو کرے اللہ پر کہ کھو بخیر اور بیست میں داخل کرے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ دان کے معنی ہیں اسکا سب کرے یعنی اسکا حال تو بہتر اور وہ آرزو رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا رب کریم رحیم ہے مجھکو بخیر بکا۔ حالانکہ رحمت اللہ تعالیٰ کی نیکو کار۔ دن کے واسطے ہے چنانچہ فرمایا اِنْ رَحِمَ اللَّهُ قَرِيبًا مِنَ الْحُسَيْنِ

(۹) **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا بِالْاَكْثَالِ سَعَا هَلْ تَنْظُرُونَ اَلَا كَفَرًا مَسِيًّا اَوْ غَنًا مُطِيعًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ ذَهَبًا مُفْقِدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوْ اَلَدَّ جَالًا فَتَنْتَرُ غَايِبٌ يَنْتَظِرُ اَوْ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ اَذْهَى وَامْرُؤٌ اخْرَجَهُ الدَّرْمِذِيُّ وَالشَّائِي يُقَالُ اَفْتَدَلَ الشَّيْءُ اِذَا اخْرَجَهُ اِلَى الْكَرَامِ عَنْ سَكَنِ الصَّخْرَةِ وَالْمَوْتُ اَلْمُجْهِزُ التَّيْرِيُّ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آدہ وسلم نے فرمایا کہ نیک اعمال کو جلدی کر لو سات چیزوں میں سے ہمیشہ انتظار کرنا کہ اگر غنای کی کہ ہذا دہ والی جو غناعت حق کو باہر نکال دے تو ہر مال کی کی کرکشی میں لائے والی جو احد شرع سے باہر نکالنے والی ہے یا بیماری کی کہ فتنہ کرنے والی ہے بدن کو یا دین کو بسبب سستی کے۔ یا نہیں انتظار کرتے مگر بڑھاپے کی کہ بے حواس کر دیتا ہے یا موت کی کہ جلدی اور ناگہان آتی والی ہے اور ہمال کر نیوالی کہ فرصت کو بے کی ملے گی یا دجال کی کہ اخیر زمانے میں آوے گا۔ اور گمراہ کر بکا لوگون کو سود جال بد غایت کہ انتظار کیا جاتا ہے۔ یا تم نہیں انتظار کرتے مگر قیامت کی اور قیامت سخت تراویح تمہارے سب نفوس سے ترمذی انانی اسکے راوی ہیں کہا جاتا ہے افند الشیخ جبکہ کوئی بوڑھا صحت کی حالت کی سی کلام نکرس اور موت مجھ کے معنی ہیں جلدانیوالی ف یعنی اسی فرصت اور صحت اور فراغت اور جوانی وغیرت نہیں جانتا گو یا ان فات کا انتظار کر رہے یعنی اگر تھے باوجود قدرت شغل اور صحت اور قوت بدن کے اپنے ہر عبادت نہ کی تو باوجود کثرت شغل اور ضعف بدن کے کیونکہ عبادت کر سکو گے اس میں بندون کے قصور نہیں ہے۔

(۱۰) **وَعَنْ** حَدِيثِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَلْمُجْهِزُ جَمَاعَةُ الْاِثْمِ وَالْاِثْمُ مَعْبَايِلُ الشَّيْطَانِ وَحَبَالُ الدُّنْيَا اَنْسَ كُلَّ حَبْلَةٍ مَتَى اخْرَجَهُ دَرَمِزُ جَمَاعَةُ الْاِثْمِ اَنْسَ حَبْلَةً وَمُطِيقَتُهُ وَنَحْبُ اَيْلِ الْاِثْمِ اَنْسَ اَلَّتِي يَصْطَادُ بِهَا تَرْجَمَهُ مَدِينَةُ رُوَيْسَ

ترجمہ مدینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آدہ وسلم نے فرمایا کہ شراب جگہ چھ ہونے لگتا ہوتا کی ہے یعنی سب گناہ اس میں جمع ہیں اور اسکے پینے سے وجود میں آتے ہیں اور اگر میں جال میں شیطان کا اور دنیا کی محبت میں ہر گناہ کا ہے یعنی جو گناہ اس میں جمع ہیں اسکی محبت کے سبب کرتا ہے زین اسکے راوی ہیں۔ جماع الاثم یعنی اسکا جمع اور گمان کی جگہ ہے امد جبال جال ہے جس سے نکال کر کیا جاتا ہے۔

کے زمانے میں انکو خرچہ ملا کرتا تھا تو یہیوں کہ امتلاف کیا ان میں سے بعض نے تو زمین اور پانی کو اختیار کیا اور بعضوں نے شہر کو اختیار کیا اور مالک و حفصہ ان میں سے تین جنہوں نے زمین اور پانی کو اختیار کیا یا پھر ان کے راوی ہیں اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی کھجوروں کے درخت اور زمین کو خیبر کو دیلے اس شرط پر کہ اپنے مال سے اس میں کام کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اسکا آٹا بیوہ ہو گا۔ اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو یہود نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ انکو وہاں رہنے دینا اس شرط پر کہ وہ اس میں کام کریں اور کھجور اور انجاس سے پیدا ہوا اسکا آٹا انکو ملے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کہیں گے تم کو اس جہانک کہ ہم چاہیں یعنی ہمارا اختیار ہے تمہارا کچھ اختیار نہیں سو نصف خیبر کا پہل دو حصے کیا جاتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا پھر ان حصہ لیتے تھے۔

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ الْمَزَارِعُ تُكَرَّمُ عَلَى عُمَرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يَرَى لَهَا كَرْمًا مَّا عَلَى بَيْتِهِ الشَّامِي مِنَ الزَّرْعِ وَكَأَيُّهَا مِنَ الثَّمِينِ لَا أَدْرِي كَمْ هُوَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ الرَّيْبِيُّ التَّهْمُ الصَّغِيرُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں زمینیں کرائے دی جاتی تھیں اس شرط پر کہ زمین کے مالک کے واسطے کھیتی ہوگی جو پانی لانے والی نالی پر ہے اور کچھ حصہ ہوسے کا بھی نہیں جانتا کہ وہ کتنا ہے یعنی نامعلوم نسانی اس کے راوی ہیں ربیع جوڑی نہر کو کہتے ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَكَارَفَنِي أَنْصَافُ كَمْ يَزُولُ فِي يَدَيْهِ حَتَّى مَاتَ قَالَ أَبَدْتُ مَا كُنْتُ أَتَاهَا إِلَّا كَتَا مِنْ طَوْلٍ مَا مَكَثْتُ فِي يَدَيْهِ حَقٌّ ذَكَرْتُهَا لَنَا عِنْدَ مَوْتِهِ وَآخِرُ بَقَايَا بَيْتِي كَانَ عَلَيْكَ إِذَا أَتَاهَا خَذَهَا وَوَرَقُ نَزْجِهِ مَالِكٌ روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے کرائے کی زمین سووہ بیٹہ انکو پاس ہی بہانہ کر کے ہوا اس کے بیٹے نے ہمارے زمین کو اسکو اپنی ہی سمجھتا تھا اس واسطے کہ بہت مدت انکے ہاتھ میں رہی ہمارا کہ اس مرنے کے وقت اسکو ہمارے آگے کر کیا کہ یہ زمین غلط کی ہے اور حکم کیا ہمکو ساتھ داکر نے کہ ہوسے نے چاندی کے اس کے کرائے سے اس کے ذمہ تھا۔

(۴) **وَعَنْ** قَتَادَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَا كَانَ يَأْتِي يَدَيْهِ أَهْلُ بَيْتِهِ هَجْرَةٌ إِلَّا بَرَأَ عَنْهُ عَلَى الثَّلَاثِ وَالرَّيْبِ وَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ مَعُودٍ وَعَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ مِثْلَهُ وَذَكَرَ ابْنُ بَكْرٍ وَالْمُسْتَمَرُّ قَالَ وَمُثَنَّى وَابْنُ عَلِيٍّ ابْنِ سَلِيمٍ أَخْرَجَهُ الْجَارِيُّ فِي تَرْجُمَةٍ ترجمہ قیس بن مسلم سے روایت ہے اس شرط پر کہ ابی جعفر سے کہا کہ مدینے میں جو لوگ ہجرت کر کے آئے تو سب تمہاری چوتھائی پر مزارعت کیے تھے اور مزارعت کی علی اور سعد بن مالک و ابن مسعود نے اور قاسم اور عروہ سے بھی اس طرح روایت آئی ہے اور زیادہ کہ یہ تھا اور مزارعت کی ابو بکر کی اولاد اور عمر کی اولاد عثمان اور علی کی اولاد نے اور ابن سیرین نے روایت کی یہ بخاری نے ترجمہ باب میں مزارعت ہے کہ مالک اپنی زمین کسی کو کاشت کے واسطے دیوے اس شرط پر کہ وہ اس میں کام کرے اور جو بیوہ ہو اور جو پیدا ہوا اسکا آٹا یا تہائی یا چوتھائی مالک کے سوا پر مزارعت مام احمد اور اسحاق و ربیع اصحاب و تابعین کے نزدیک مطلق جائز ہے یعنی خواہ کسی طور پر ہو اور خفیہ کا فتویٰ بھی اسی پر ہے واسطے دفع حاجت کے کہ انی المسات و الطبی

الفصل الثانی فی مَنہا

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ خَلَعَ ثِيَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَلَعَ ثِيَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

کتاب المذبح
کتاب

[illegible]

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَمُوتُ الْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقُولُ لَا نَطْرَ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ

دوسری صل

اسکے منع ہو چکے بیان میں

(۱) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَتَانِي ظَهْرٌ فَقَالَ لِي لَقَدْ نَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْكُمْ كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِحَاذِلِكُمْ قُلْتُ كَوَاجِرُهَا عَلَى التَّبَعِ وَالْأَوْسَقِ مِنَ التَّخْرِجِ وَالشَّجَائِرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا وَكَرِهُوا أَتَا زَيْدٌ هَؤُلَاءِ أَمْسِكُوا هَؤُلَاءِ سَمِعُوا طَاعًا أَخْرَجَهُ الْخِصْفُ إِلَى الدَّرْمِذِيِّ تَرْجُمُهُ رَافِعُ بْنُ خَيْبَةَ رَوَاهُ
ہے کہا کہ میرا پاس ظہیر آیا سو اُس نے کہا کہ البتہ منع کیا ہے حضرت صلا اللہ علیہ آؤ وسلم نے ایک کام سے جو بکوہل اور نافع ہوتا ہے
کہا وہ کیا ہے جو رسول اللہ صلا اللہ علیہ آؤ وسلم نے فرمایا سو حق ہے کہا اُس نے مجھے بوجہ کہ تم کیا کرتے ہو اپنی زمینوں کو
میں نے کہا ہم انکو اجارے پنے ہیں نالی کی کھیتی اور کھجور اور جوی چند و سق پر پائے کہا سو ایسا ملک کیا کر و خود اُس میں
کھیتی کیا کر و یاد دوسرے کو کھیتی کے واسطے دیدیا کر و پسے بلا جرت یا اسکو اپنے پاس بنے دو پسے کہا پسے نا ادا وان لیا
ترمذی کے سوا باخون اسکے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَتَانِي ظَهْرٌ فَقَالَ لِي لَقَدْ نَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْكُمْ كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِحَاذِلِكُمْ قُلْتُ كَوَاجِرُهَا عَلَى التَّبَعِ وَالْأَوْسَقِ مِنَ التَّخْرِجِ وَالشَّجَائِرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا وَكَرِهُوا أَتَا زَيْدٌ هَؤُلَاءِ أَمْسِكُوا هَؤُلَاءِ سَمِعُوا طَاعًا أَخْرَجَهُ الْخِصْفُ إِلَى الدَّرْمِذِيِّ تَرْجُمُهُ رَافِعُ بْنُ خَيْبَةَ رَوَاهُ
ہے کہا کہ میرا پاس ظہیر آیا سو اُس نے کہا کہ البتہ منع کیا ہے حضرت صلا اللہ علیہ آؤ وسلم نے ایک کام سے جو بکوہل اور نافع ہوتا ہے
کہا وہ کیا ہے جو رسول اللہ صلا اللہ علیہ آؤ وسلم نے فرمایا سو حق ہے کہا اُس نے مجھے بوجہ کہ تم کیا کرتے ہو اپنی زمینوں کو
میں نے کہا ہم انکو اجارے پنے ہیں نالی کی کھیتی اور کھجور اور جوی چند و سق پر پائے کہا سو ایسا ملک کیا کر و خود اُس میں
کھیتی کیا کر و یاد دوسرے کو کھیتی کے واسطے دیدیا کر و پسے بلا جرت یا اسکو اپنے پاس بنے دو پسے کہا پسے نا ادا وان لیا
ترمذی کے سوا باخون اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَتَانِي ظَهْرٌ فَقَالَ لِي لَقَدْ نَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْكُمْ كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِحَاذِلِكُمْ قُلْتُ كَوَاجِرُهَا عَلَى التَّبَعِ وَالْأَوْسَقِ مِنَ التَّخْرِجِ وَالشَّجَائِرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا وَكَرِهُوا أَتَا زَيْدٌ هَؤُلَاءِ أَمْسِكُوا هَؤُلَاءِ سَمِعُوا طَاعًا أَخْرَجَهُ الْخِصْفُ إِلَى الدَّرْمِذِيِّ تَرْجُمُهُ رَافِعُ بْنُ خَيْبَةَ رَوَاهُ
ہے کہا کہ میرا پاس ظہیر آیا سو اُس نے کہا کہ البتہ منع کیا ہے حضرت صلا اللہ علیہ آؤ وسلم نے ایک کام سے جو بکوہل اور نافع ہوتا ہے
کہا وہ کیا ہے جو رسول اللہ صلا اللہ علیہ آؤ وسلم نے فرمایا سو حق ہے کہا اُس نے مجھے بوجہ کہ تم کیا کرتے ہو اپنی زمینوں کو
میں نے کہا ہم انکو اجارے پنے ہیں نالی کی کھیتی اور کھجور اور جوی چند و سق پر پائے کہا سو ایسا ملک کیا کر و خود اُس میں
کھیتی کیا کر و یاد دوسرے کو کھیتی کے واسطے دیدیا کر و پسے بلا جرت یا اسکو اپنے پاس بنے دو پسے کہا پسے نا ادا وان لیا
ترمذی کے سوا باخون اسکے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَتَانِي ظَهْرٌ فَقَالَ لِي لَقَدْ نَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْكُمْ كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِحَاذِلِكُمْ قُلْتُ كَوَاجِرُهَا عَلَى التَّبَعِ وَالْأَوْسَقِ مِنَ التَّخْرِجِ وَالشَّجَائِرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا وَكَرِهُوا أَتَا زَيْدٌ هَؤُلَاءِ أَمْسِكُوا هَؤُلَاءِ سَمِعُوا طَاعًا أَخْرَجَهُ الْخِصْفُ إِلَى الدَّرْمِذِيِّ تَرْجُمُهُ رَافِعُ بْنُ خَيْبَةَ رَوَاهُ
ہے کہا کہ میرا پاس ظہیر آیا سو اُس نے کہا کہ البتہ منع کیا ہے حضرت صلا اللہ علیہ آؤ وسلم نے ایک کام سے جو بکوہل اور نافع ہوتا ہے
کہا وہ کیا ہے جو رسول اللہ صلا اللہ علیہ آؤ وسلم نے فرمایا سو حق ہے کہا اُس نے مجھے بوجہ کہ تم کیا کرتے ہو اپنی زمینوں کو
میں نے کہا ہم انکو اجارے پنے ہیں نالی کی کھیتی اور کھجور اور جوی چند و سق پر پائے کہا سو ایسا ملک کیا کر و خود اُس میں
کھیتی کیا کر و یاد دوسرے کو کھیتی کے واسطے دیدیا کر و پسے بلا جرت یا اسکو اپنے پاس بنے دو پسے کہا پسے نا ادا وان لیا
ترمذی کے سوا باخون اسکے راوی ہیں۔

حقیقت میں شی ہے یا مرد اس کو ہم نہ مانا اور ناکامیاب ہو گیا ہے

کتاب المسرايح والمداعب

خوش طبعی کے بیان میں

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَيْدَارَسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَجِدُنِي إِذَا جِئْتُكَ الْخُرُوجَ الَّذِي مَدَى تَرْجُمَهُ
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہؐ مقرر آپؐ خوش طبعی کرنے میں فرمایا کہ میں نہیں کہتا مگر حق بات
یعنی سچ ترندی اس کے راوی ہیں **ف** یعنی میں خوش طبعی میں ایسی بات نہیں کہتا کہ خلاف واقع ہو اگر خطا ہر میں خلاف واقع
معلوم ہوا درضا بط اس کے جائز اور ناجائز ہونے میں بہت ہے کہ اگر اس میں جو بٹ نہ ہو تو جائز ہے لیکن باوجود اس کے یہی ہمیشہ
نہ چاہیے اس واسطے کہ اس کو می خفیف ہو جائے اور عزت اور قدر جاتی رہتی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوش طبعی
اسی قسم کی تھی ترندی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَرْثَدَةُ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جِئْتُكَ الْخُرُوجَ الَّذِي مَدَى تَرْجُمَهُ
وَالنَّاقَةُ كَالْتِ وَمَا خَصَّ بَوَلَدِ النَّاقَةِ قَالَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلُ إِلَّا النَّوْءَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَهَذَا الْفُطْلَةُ تَرْجُمَهُ اس سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو اس نے کہا کہ ہکو سواری کے
یہے اونٹ دیکھئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نکو اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ اس عورت
نے کہا ہم اونٹنی کے بچے کو کیا کریں گے فرمایا کہ اونٹوں کو اونٹنیاں ہی جتنی ہیں ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔
(۳) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَأْتِي الْإِنْسَانُ يَمْرُؤًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ
ترجمہ اس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہکو فرمایا ایو و کان لے یعنی اس خوش طبعی فرمائی۔ ابو داؤد
اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانَ فِيهِ مِرَاحٌ قَبْلَ مَا هُوَ مَحِلٌّ لِقَوْمٍ وَنَحْبُهُمْ
إِذْ كُنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ يَعُودُ كَانَ فِي يَدِهِ فَقَالَ إِيضًا بِنِي يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَنَّكَ لَتَجِدُنِي إِذَا جِئْتُكَ الْخُرُوجَ الَّذِي مَدَى تَرْجُمَهُ قَبْلَ مَا هُوَ مَحِلٌّ لِقَوْمٍ وَنَحْبُهُمْ
جَعَلَ يَقْبَلُ كُنْهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ - إِيضًا بِنِي أَيْ أَقْدِي وَمَنْ لِي
مِنْ نَفْسِكَ لَا تَقْصُ مِنْكَ وَالْكَتْمُ مَا فَوْقَ شَدِّ الْأَذَانِ مِنْ جَانِبِ اللَّحْنِ وَهَذَا كَشْحَانِ تَرْجُمَهُ سِيدُ بْنُ حَنْظَلَةَ
سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد میں خوش طبعی کرنے کی عادت تھی سو جماعت میں کہ وہ لوگوں کو خوش طبعی کر کے ہنسا رہا تھا
کہ اگر ہاں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہکو کو کہ میں جو کا کڑی سے کہ آپؐ اتنے میں تھی تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہؐ مجھ کو اپنی
جان پر قابو دیجئے فرمایا میں قابو دیتا ہوں تو اس نے کہا کہ آپؐ پر کرتا ہے اور مجھ پر کرتا نہیں تھا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اپنا کرتا اٹھایا تو وہ اس کے اندر گھس گیا اور آپؐ کے پیلو کو چومنے لگا۔ اور کہا یا رسول اللہؐ میری یہی مراد تھی ابو داؤد
اسکے راوی ہیں۔ اصبر بنی یعنی مجھ کو بلا دیجئے ماور مجھ کو اپنی جان پر قابو دیجئے کہ سچے آپؐ بدلائینا ہے اور کشف ۵۰
بلکہ ہے جو تہ بند نہ ہونے کی جگہ سے اوپر ہوتی ہے ہیٹ کی جانب میں اور کشف دو ہیں۔

(۶) **وَعَنْ** ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُوَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَا قِنْدِسَ رَفَعَهُمْ كَانُوا أَقْسَدَ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَامَ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَأَطْلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلٍ كَانَ مَعَهُ فَأَخَذَهُ فَخَضَعَهُ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَوْمَ مَسْلَمًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَرَجَةُ ابْنِ أَبِي لَيْلَى مِنْ رِوَايَتِهِ، کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابؓ ہم سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلتے تھے یعنی کسی سفر میں تو ان میں سے ایک مرد سو گیا تو ان میں بعض نے اپنی رسی بیکر بیکر کر لیا تو وہ کہہ ایا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ملال کسی مسلمان کے لیے کہ مسلمان کو ڈرو اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

کتاب کے موضوع کے بیان میں اور اُس میں مین باب ہیں

پہلا باب حضرت علیؑ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کو بیان میں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَرَجَّمَهُ عَالِمٌ شَرِيفٌ، كَرَّمَ رَسُوْلَهُ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَلَّمَ ابْنَهُ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَوْتِ بْنِ فَرْمَانِ تَبَوُّكَ اِي
عَالِمٌ شَرِيفٌ هُوَ نَبِيٌّ كَهَانِيٌّ كَلِيفٌ بَاتَاهُ مَوْنٌ جَوِيْنٌ خَيْرٌ مِّنْ كَمَا يَأْتَاهَا سُوْبُهُ قَوْلُ ابْنِ هُوَ كَهْمُكَ مَعْلُوْمٌ هُوَ جُكَا كَهْمُ
جَانِ كِي رُكْ اُنْصِي زَهْرَةً لُّوْثِي سَبَّ بَخَايِ اِسْ كَهْمُ رَاوِي مِّنْ فِ بَعْنِي اِسِي زَهْرَةً اَبْدِي اِنْتَقَالَ هُوَ -

(٢) وَعَنْهَا قَالَتْ كَمَا تَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَنْ دَافِعَهُ
أَنْ يَرْضَ فِي بَيْتِهِ فَأَذِنَ لَهُ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ دَخَلَ الْخَرْخُطَ يَجْلِسُهُ
فِي الدَّرَجِ فَلَمَّا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ قَالَ أَهْلُ بَيْتِي مَنْ سَبَّحَ قَرِيبَ كَمْ تَحُلُّ أَوْ كَيْفَ هُنَّ أَهْلِي أَجِدُ
إِلَى النَّاسِ كَأَجْلَسَنَاهُ فِي مَحْضٍ لِحَفْصَةٍ ثُمَّ طَلَفْنَا فَصَبَّ عَلَيْهِ مِنْ يَدِكَ الْقَرِيبَ حَقَّقَ نَفْسُهُ لِيَكُنَ أَنْ قَدْ
تَقَلَّلَتْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى بِهِمْ وَخَطَبَهُمْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَكُهُمُ فِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ مَرَضِ سَوْدَةَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَقُولُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْلُ النَّاسِ فَلَمَّا لَأَهُمْ يَبْتَغِيهِمْ فَذَكَرْتُ لَكُمْ سَوْدَةَ اللَّهِ قَالَ صَعُوبًا سَلَفِي

(۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خَفَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَوَلَّى الْمَبِيتَ يَجَالُ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

۴۸۱ **وَمِنْ** النَّبِيِّ قَالَ كُنَّا حَقَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ بَيْنَنَا الْكَذِبَ فَقَالَتْ فَايُطْلَعُ وَكَانَ

ایاتہ فقال لهما اليس على ابنك كذب بعد اليوم فلما مات قالت يا ابتاه اجاب رثا دحاه كما ابتاه من جنة الفردوس
ما ذاك يا ابتاه في جبرئيل يتعاه فلما دفن قالت يا انس كيف كابت انفسكم ان تحتموا على رسول الله صلى الله
عليه واله فقلت الثراب اخرجه البغاري والشاقي ترجمه النسخے درباري: کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موت
حاضر ہوئی، یعنی اسکی ملائین ظاہر ہوئیں تو آپ کہ بیماری کی شدت سے غسل نہ لگا تو فاطمہ نے کہا کہ اگر تکلیف ہے تو باپ کی
آپکو بیماری کی کیا شدت ہے تو آپنے فاطمہ کو فرمایا کہ نہیں ہے سیر باب بزرگیت اور شدت بیماری کی بعد اگلے دن کو بعض مصلحین
بہ نسبت بیماری کہتا اور بیماری آج کے دن کے بعد پیر نہیں ہوگی اسوسلے کہ سوچ آج علانیہ جسمانی قطع ہو جاوے گا
پہر جب حضرت نے باقی تو فاطمہ نے کہا کہ اوی سیر باب کہ اپنے ب کا حکم قبول کیا کہ اسکو اپنے حضور میں بلایا اسے سیر باب آوہ شخص
اسکی مگر جنت الفردوس ہے اوی سیر باب ہم جبرئیل کی طرف آو کی موت کی خبر ہو چلتے ہیں پہر جب حضرت دفن کیے گئے

أَلْبَا الشَّائِي فِي الْمَوْتِ مَا يَتَعَلَّقُ بِهِ وَفِيهِ سَبْعُ فُصُولٍ

دوسرا باب موت اور اس کی حیران کن کے بیان میں اور اس میں سات تفصیل میں۔

الفصل الأول في مقدّماته ونزوله

پہلی فصل

ادسکی علامتوں اور اوس کے آنے کے بیان میں

(۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ أَمْوَاتًا كَذَبُوا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَخْبَجُوا عَنْهُ

۲۰، وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُوا عِلْمَ مَوْتَانَا كَرِسْمَةِ بَيْنِ
 أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجُمَهُ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كَرِسْمَةُ بَيْنِ مَرْدُونٍ
 سَوْدَانِ مَعْنَى مَرْتَنِ كَرْدِ قَتْلِ الْيَهُودِ وَأَوْدَاسُ كَرْدِ رَاوِي هُنَ -

(۳) **وَعَنْ** ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْإِنْسَانِ إِذَا مَاتَ تَخَصَّصَ بَصَرُهُ فَأَلْوَاهِي قَالَ قَدْ لَكَ حِينَ يَدْخُلُ بَصَرُهُ نَفْسُهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ تَرْجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ هُوَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَلْهَ وَهَلَمْ نَفْرَا يَا كَيْتُمْ نَسِينُ يَكُونُ طَرَفُ دُمِي كِي كَبْجَلِ دُمِي مَرَجَانَا بِهَ تَوَالِي أُنْكَهَ لُجْبَانِي بِهَ لَوْ كُونُ لَمْ كَبْهَ كَيُونُ نَسِينُ فَرَا يَا سَوِيذُ نَسَا كَمَا سِي كِي أُنْكَهَ سِي رُوحُ كِي مِجْجِي لُجْ جَانِي بِهَ سَلَمُ سَكِي رَاوِي هِينُ -

[illegible]

(۵۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَفَرَ الْمُؤْمِنُ أَنْتَ مَا لَكَ الْهَرَمَةُ

پہلی اس جگہ سے تاکہ اس کے جہاز میں حاضر ہوں اور ابن عباس سے اس کے جنازے میں حاضر ہو کر اس کے حق میں صلوات
 کے درمیان بیٹھا ہوتا۔ تو عبد اللہ بن عمر نے عمر بن عثمان سے کہا اور حالانکہ وہ ان کے سامنے تھا۔۔۔ کیا تو عورتوں کو رونے کی
 منع نہیں کرتا سو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مرد پر غضب ہوتا ہے اس کے گہروالوں کے رونے کے
 سبب اس پر نواب عباس نے کہا کہ البتہ عمر ہی بعضے یہ بات کہا کرتے تھے۔ کہ مرد پر غضب ہوتا ہے اس کے گہروالوں کے
 بعض نے یہ بیان ابن عباس نے حدیث بیان کی اور کہا کہ میں عمر کے ساتھ مکے سے پیرا بیابان تک کہ جب ہم بیدار میں تھے
 کناہم ایک جگہ کا ہے باسن والی خلیفہ کے سوا گمان اُسے کچھ سوار کیکر کے سامنے میں دیکھے تو کہا جادو کچھ پھوڑا کون لوگ
 میں نے نظر کی تو گمان کیا دیکھتا ہوں کہ صہیب داس کے ساتھی ہیں پر بیٹے عمر کو اگر خبر دی تو کہا اسکو بلا پر میں صہیب
 کی طرف ہٹ گیا کہ میں نے کہا کہ کوچ کر اور امیر المؤمنین کو مل بہر جب عمر زخمی ہو تو صہیب دے ہو کر اندر آئے کہ تو
 تھے لے پہائی اسے ساتھی تو عمر فاروق نے فرمایا ای صہیب کہا تو مجھ پر رونا ہے اور حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے فرمایا کہ البتہ مرد پر غضب ہوتا ہے اس کے گہروالوں کے بعض نے اس کے سبب ابن عباس نے کہا کہ جب عمر
 مر گئے تو میں نے یہ بات عائشہ کے ذکر کی عائشہ نے فرمایا کہ خدا رحم کرے عمر پر قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث
 بیان نہیں کی کہ مرد پر غضب ہوتا ہے اس کے گہروالوں کے رونے کے سبب لیکن حضرت نے فرمایا کہ مگر خدا ازادہ کرنا
 ہے کافر پر غضب اس کے گہروالوں کے رونے کے سبب پر عائشہ نے کہا کہ کفایت کرتا ہے تمکو قرآن کہ نہیں اُٹھا دی گا کنی
 جی کو جھجھو کہ تو عمر کے بیٹے نے کچھ نہ کہا شیخین نے اس کے راوی ہیں۔ روز گناہ کو کہتے ہیں۔ اور واز رہ گناہ
 جی کو تو تین اور مرد یہ ہے کہ کوئی گناہ کسی دوسرے کا گناہ نہ اٹھاویگا۔

(۳) **وَسَكُنَ** عَائِشَةُ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ لَيْسَ كَأَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَغْفِرُ
 اللَّهُ لِي عَبْدًا لَتَحْنُ أَمَا إِنَّهُ لَيَكْلَبُ وَلَكِنَّ لَيْسَ أَذْأَخْطَأَ لَتَأْمَأَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 فَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ سَبَّكَ عَلَيْهَا فَقَالَ إِنِّي لَتُبْلَى عَلَيْهَا وَأَنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَابِ رِجْلِهَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخُ إِلَّا
 أَبَا دَاوُدَ وَتَرْجَمَهُ عَائِشَةُ سَوْرِيحًا وَحَالًا لَنَاسِ بَاسِ كَرِهُوا كَرِهُوا ابْنَ عُمَرَ كَتَبَ مِنْ كَرِهَتِهِ مَوِيَّ غَضَابٍ هُوَ تَابَ اس
 كَرِهُوا لَوْنِ كَرِهَتِهِ كَرِهَتِهِ كَرِهَتِهِ كَرِهَتِهِ كَرِهَتِهِ كَرِهَتِهِ كَرِهَتِهِ كَرِهَتِهِ كَرِهَتِهِ كَرِهَتِهِ كَرِهَتِهِ كَرِهَتِهِ
 اُس نے چوٹ نہیں بولا ولكن وہ بولا یا چو کا سو اس کے کچھ نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک یہودی عورت پر گذر
 جب اس کے گہروالے رونے نہ تو حضرت نے فرمایا کہ اس کے گہروالے اس پر رونے ہیں اور البتہ تحقیق اس پر غضب ہوتا ہے اسکی
 قبر میں چھینوں اس کے راوی ہیں سو ابوداؤد کے۔

(۴) **وَسَكُنَ** ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَاتِ مَيِّتٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَاتِ مَا تَجَمُّعَ الشَّيْءُ يَمْلِكُنْ عَلَيْهِ
 قَاتِ عَمْرِيَّتَاهُمَا وَبَطْنُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَاتِ دَهْنُ بَاغِيٍّ قَاتِ الْعَيْنِ دَاوِعًا قَاتِ
 الْقَلْبِ مُصَابًا وَالْعَهْدُ قَاتِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ تَرْجَمَهُ ابُو هُرَيْرَةَ رَوَيْتُ كَرِهُوا كَرِهُوا ابْنَ عُمَرَ كَتَبَ مِنْ كَرِهَتِهِ مَوِيَّ غَضَابٍ هُوَ تَابَ اس
 کے گہروالوں کو مر گیا تو عمر بن عمر نے لیکن تو عمر فاروق اُٹھ کر انکو منع کرنے اور یہ کہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 وادو سلم نے فرمایا کہ جو اٹھو اسے عمر اسو اس کے کہ اٹھ کر سو بہانے والی ہے اور مل صہیب دماہر سے کہ مزید کا زمانہ قریب
 ہے۔ نانی اس کے راوی ہیں۔

(۵) **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ الْمَيِّتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ قَبْلَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَعَلَيْهَا تَنْزِيلٌ أَخْرَجَهُ

لَقِيلَ الْاَحْمَرُونَ شَهِيدٌ وَالْغَرَضِيُّ شَهِيدٌ وَصَاحِبَةُ ابْنِ الْحَنْبَلِ شَهِيدٌ وَالْبَطْوَنُ شَهِيدٌ وَالْحَرِيقُ شَهِيدٌ وَالْاَلِيَّ بَيِّنَةٌ
 تَحْتَ الْاَهْلِ شَهِيدٌ وَالْمَرْءَةُ تَمُوتُ بِحُجْرَةِ شَهِيدَةٍ اَنْتَوَجَّهَ لَهَا بَعْدُ اِلَّا الرَّسْمُ الْاَسَدِيَّ جَاءَهُ عِنْدَ الْمُصْنِبَةِ
 اَنْ يَقُولَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ رَاجِعُونَ وَقَالَ مَا شَيْءٌ لَمْ تَكُنْ اَعْلَمُ بِحُجْرَةِ الْحَنِيمِ وَلَا سَكَانِ الْمَيْمِ اِذَا مَاتَتْ
 وَفِي بَطْنِهَا وَكَذَلِكَ ترجمہ جابر بن عتيق سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ السلام بن ثابت کی بیمار پرسی کرتے
 ہوئے کو بیہوش پایا تو کھڑا کر بلایا اسنے آپکو کچھ جواب دیا تو آپنے انا اللہ دانا الیہ ارجعوا کہا پھر فرمایا کہ تو مجھے بیہوش پایا تو
 ربیع دیعبلہ بن ثابت کی کنیت ہے، انوعونین جلدائین اور پھر رونے لگیں تو ابن عتیق انکو چپ کرانے لگا تو حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑا انکو رونے دو اور جب احب ہو تو پھر کوئی روئیو ای نہ رو کہ لوگوں نے کہا اود کیا چیز واجب ہو فرمایا
 جب مرتبہ ہو تو اسے کہا تسمی اللہ کی البتہ تین سیدہ اور تہی کی تو شہید ہوتا کہ مقرر تو نے پورا کیا ہے سامان اپنا تو حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نے ثابت کیا جو اُسکا بقدر سنتِ نبوی کے اور فرمایا تم اپنے درمیان تہادت نہ کرو گتے
 ہو صحابے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو نہیکو فرمایا میری اس کے شہید اسوقت تہوڑی ہوگی بلکہ جو دبا میں نہ جاوہ
 یہی شہید اور جو دوبا کر مر جاوہ یہی شہید اور جو پل کے در در سے وہ یہی شہید اور جو دستوں کی بیماری سے مر و وہ یہی شہید اور
 جو اک میں جل کر مر جاوہ یہی شہید اور جسیرہ پوار گر پڑ و وہ یہی شہید اور جو عورت کچھ جینے کو در سے مر جاوہ وہ بھی شہید اور
 کے سوا جبار دن اسکے راوی ہیں ۔ سرچا ہضبت کے وقت یہ ہے کہ کہے انا اللہ دانا الیہ راجعون اور کہا جاتا ہے کہ مگر عورت جمع
 سے جبکہ مر جاوے اسکے پیٹ میں کچھ ہو ف یعنی انکو یہی تہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا ۔ اگر علی قسم ہی شہید ہے
 جو جہاد میں مارا جاوے ۔

(۴) **وعن ابن عمر** رضي الله تعالى عنهما قال عَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِيدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَهُ فِي غَشِيَّتِهِ فَقَالَ قَدْ قَضَيْتَ لَوْ لَا فَكَيْلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ رَأَى لِقَوْمٍ بَكَدَهُ بَكَوْ فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُعِدُّ بِيَدِهِ الْعَذَابَ وَلَا يَهْنِئُ الْقَلْبَ لَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا وَأَسَدًا إِلَى لِسَانِهِ لَا يَرَحِمُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ تَرْجُمَةً مِنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ عُبَادَةَ كِي بَمَارِ بِرَبِّي كَوْنُو - تَوْهُكُو دِي كَمَا كُ غَشِيَّتِي مِنْ مَبِوْشِ ثُرَابِي بُو جَاهَا كِيَا مِيهِ مَرُگِيَا لَوْ كُونِي كَمَا كُنْتِي مَبِوْشِ مِيْنِ هُو تَوْحَضَرْتِي رُو دُو لَوْ كُنْتِي بِي اَبْكَارُ نَادَا بِكُ مَرُگُو بِفَرَايَا كَمْ سَنَتِي مَبِوْشِ خَلَا نَكَبِي كِي اَسْوَادُ رُزْلِ كِي غَمِّ سِي خَلَا نَبِيْنِ كَرْنَا دِي كُنْ خَلَا نَبِيْنِ كِي حَبِيْبِي بَعْنِي نَبَا نِي كَرْنَا بِي بَارَحْمُ كَرْنَا بِي شَيْخِيْنِ اِسْكِي رَا دِي مِيْنِ فَا مَبِوْشِ اِلَ اَمْنِ غَمِّ كَرْنَا اَوْ صَرَفِ اَسْوَدِي رُو نَادَا رُسْتِي اَوْ زَبَانِ كُو حَرْنَا اَوْ دَاوِلَا كَرْنَا غَضَبِ اَبِي كَا سَبَبِي لِيَكُنْ اَكْرَزَبَانِي اِنَا مَبِوْشِ دَا نَا اِلَ اَمْرِي رَحْمَتِيْنِ كِي تَوْ رَحْمَتِ اَبِي كَا سَبَبِي -

[illegible]

(۴) وَعَنْ أَبِي مُوَيْسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَامِنٌ مَيِّتٌ يَمُوتُ نَفَقَتُهُ بِأَكْثَرِهِمْ

داخل کرو مجھ کو روایت کی یہ حدیث ترمذی نے لغوی تک و ربانی تدریس نے روایت کی ہے۔
(۱۱) وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِبَةَ وَالْمُسْتَقْبَةَ أَخْرَجَهُ أَبُو
 ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ لغت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بین کرپوالی کو جو عمر کی خوبیاں بیان کر کر رواد
 والے کو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وَ عَنْ ابْنِ مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ رَأَى فُطَاخًا عَلَى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ يَا غُلَامُ انْزِعْ فَإِنَّمَا
 يظلم عملًا أَخْرَجَهُ الْخَزَائِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ انھوں نے عبدالرحمن کی قبر پر خیمہ دیکھا تو کہا اسے لڑکے کہو اٹھا
 ڈال کہ ہو تو اسکا عمل ہی سایہ کرے گا۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

الفصل الثالث في الغسل والكفن

مجموع فی غسل اور کفن بیانیں

۱۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا نَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَعْثِهِ فَقَالَ
 فَمَاتَ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَيْسَ بَيْنَنَا نَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَعْثِهِ فَقَالَ
 كَانَ اللَّهُ تَعَالَى يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَلَكَيْنِ أَخْرَجَهُ الْحَمْسَةُ وَكَصَنَّهُ نَاقَةً أَيْ الْفَتَا عَنْ ظَهْرِهَا فَوَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ
 وَانْدَاكَتْ عَنْقُهُ وَانْحَوَطَ مَا تَطْلُبُ بِهِ أَكْفَانُ الْمَيِّتِ خَاصَّةً وَالْجَنَائِزُ النَّعْطِيَّةُ ترجمہ ابن عباس سے روایت
 ہے کہ کہا جس حالت میں ایک نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا اسکی اونٹنی نے اسکو گرا یا سو وہ مر گیا۔
 تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہلاؤ اسکو پانی اور بیک کے چتون سے اور کفناؤ اسکو دو کپڑوں میں اور اسکو خوشبو لگاؤ
 اور اسے سر کو کپڑے سے زچہ پاؤ اسواسطے کہ خدا اُس کو اٹھاویگا قیامت میں بیک پکارنے ہو یا بچون اسکے راوی ہیں
وَقَصَتْ نَاقَتُهُ كَيْفَى افْئُتْنِي نے اسکو اپنی پیٹھ سے گرایا تو وہ زمین پر گرا اور اسکی گردن ٹوٹ گئی اور حنوط اُس خوشبو کو
 کہتے ہیں جو خاص دیکو لگائی جاتی ہے اور تخمیر کے معنی ہیں ڈالنا۔ **ف** اس حدیث معلوم ہوا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 تو اسکو خوشبو لگانا اسکا سر چھبانا درست نہیں اور یہی درست امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا۔

(۲) وَ عَنْ لَيْلَى بِنْتِ قَانِفٍ التَّقِيفِيَّةِ قَالَتْ كُنْتُ فِيهِمْ عَسَلًا ثُمَّ كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَابِ كَفَّنَاهُ إِنَّا وَ لَمَّا كُنَّا نَحْقُوقُهُ الدُّعَاءُ نَمُوتُ الْيَمَامُ
 ثُمَّ الْحَقُّقَةُ ثُمَّ أُدْرِجَتْ فِي ثَوْبٍ خَرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَّ الْحَقُّوَا إِلَّا زَادَ ترجمہ لیلی بنت قانف تقیفیہ سے روایت
 ہے کہا کہ میں ان عورتوں میں نہی جنوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم کو غسل دیا اور حضرت درود کو پاس اسکا
 کفن لے کر لے ہو ہو گیا ایک کپڑا دیتے ہو سو پہلے آپ نے بکورتہ بند دیا پھر اوڑھنی پھر وہ چادر جو بدن لگی رہتی ہے پھر لپیٹ لی
 اور کپڑے میں ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۳) وَ عَنْ الْخَدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَقُولُ مَبْعَثُ الْمَيِّتِ فِي ثِيَابِهِ
 الْبَقِ مَا تَفِيحُهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَقُلْتُ هَذَا مَخْتَصَرٌ بِالشَّيْخِ مُحَمَّدٍ كَمَا قَالَهُ الْقُرْطُبِيُّ وَبِهِ مَجْمَعٌ بَيْنَ هَذَا الْحَدِيثِ
 وَبَيْنَ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ حَفَاةٍ سَمِعَهُ عُرَّةُ الْخَدَّابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ترجمہ خدری سے روایت ہے کہا کہ میں نے حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے ہو کہ اٹھایا جاوے گا مردہ یعنی قیامت میں باپ کو کپڑوں میں جنہیں مرا تھا ابوداؤد اس کے

روایت کرے کہ کون منع ہوا جنازہ کے ساتھ جانے سے اور نہیں لازم کیا گیا ہم پر شیخین ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) **وَعَنْ** الْخَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ كَيْفَ تَجْنِزُونَ خَلْفًا الْجَنَازَةَ وَالْمَاثِيَةَ شَاءَ مِنْهَا وَالْطِفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ الشُّنَيْنِ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَتَرْجُمَهُ زَيْدُ رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا کہ سوار جنازے کو پیچھے چلو اور پیادہ جسطرح چاہے چلو خواہ گے خواہ پیچھا اوچھوٹے لڑکے کا جنازہ پڑھا جاو اسیما بنیں اسکے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے۔

(۷) **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ قَرَأَ نَاسًا رُكْعًا ثَمَّ قَالَ لَا تَسْتَعْبِقُونَ إِنَّ مَلَائِكَةَ اللَّهِ تَعَالَى عُلَا أَقْدَامَهُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلُوهُمْ رِالًا دَالٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَتَرْجُمَهُ ثَوْبَانُ رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا کہ سوار پچھا تو فرمایا تم شرم نہیں کرنے کہ خدا کے فرشتے پیادہ چلتے ہیں اور تم جو پاؤں کی پشت پر سوار ہو ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجْنِزَنِي لَدَى الدَّجْدَلِ مَا شِئْتُ دَرَجَةً عَلَى قَدْرِ مَا أَخْرَجَهُ الْخَيْرِيُّ وَتَرْجُمَهُ جَابِرُ رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابی دجل کے جنازہ کے ساتھ پیادہ گئے اور سوار پہرہ بخاری کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۹) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُيِّرَ بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكَ صَاحِبُهَا فَخَيَّرَ تَقْدِيرُهَا عَلَيْكَ إِنْ تَكَ يَوْمَ ذَلِكَ فَتَرْتَضَعُونَ عَنْ رِقَابِكُمْ أَنْ يَجْهَ السَّيِّئَةُ تَرْجُمَهُ ابُو هُرَيْرَةَ رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا کہ جلد لیجا یا کہ وجہ کار کو ہوا سے اگر مردہ نیک ہے تو تم سے کہو بہتری سے نزدیک کر دیا یعنی قبر میں جا کر نواب یا و بیجا اور اگر نیک نہیں تو تم کو اپنی گردن سے کہو کو ناما جیون کے راوی ہیں ف احمدیٹ سے معلوم ہوا کہ کنن اور دفن میں جلدی کرنا خوب ہے۔

(۱۰) **وَعَنْ** عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْجَنَازَ كَرِهَ يَتَعَدَّى حَتَّى تَوْضِعَ فِي الْحَدِّ فَرَضَ لَهُ حَبْرُونَ الْيَهُودُ فَقَالَ لَهُ إِنَّهَا هَذِهِ أَنْصَحُ بِأَعْمَلُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا وَأَجْلِسُوا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَتَرْجُمَهُ عِبَادَةُ بْنُ صَامِتٍ رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا دستور تھا کہ جب جنازہ کے ساتھ جانا تو نہ بیٹھے مبتل کہ مردہ قبر میں نہ رکھا جاتا سو یہود کا ایک عالم حضرت سے مانگو آیا تو اس نے کہا کہ ہم اس طرح کرتے ہیں اسے محمد تو حضرت صلوات اللہ علیہ آں وسلم نے فرمایا کہ انکی مخالفت کر دو ورنہ چھڑ جائیگا کہ ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) **وَعَنْ** عَلَامَرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَأَى أَحَدٌ لَكَ جَنَازَةً فَإِنْ لَكَ مَلَأَ مَا شِئْتَ مَعَهَا قَلْبُكُمْ حَتَّى تَحْمِلَهَا أَوْ تَحْمِلَهَا أَوْ تَوْضِعَهَا قَبْلَ أَنْ تَخْلِفَ أَخْرَجَهُ الْخَيْرِيُّ وَتَرْجُمَهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا کہ جب کوئی جنازہ دیکھے اور اسکے ساتھ نہ چلتا ہو تو چاہیے کہ کٹر اہو دے یہاں تک کہ جنازہ کے آگے بڑھ جائے یا جنازہ اس سے آگے بڑھ جاو یا اسے پیچھے چلا جائے۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَنَازَةٌ مَرَّتْ بِأَحْسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ أَحْسَنُ وَكَلَّمَ يَقُومُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ وَقَالَ إِنَّمَا نَتَّبِعُ لَكَ الْبَيْتَ قَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَنَازَةَ يَهُودِيٍّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ وَقَالَ إِنَّمَا نَتَّبِعُ لَكَ الْبَيْتَ قَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَنَازَةَ يَهُودِيٍّ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى

راوی بین بین کہتا ہوں کہ یہ حکم خاص کیا گیا ہے ساتھ شہید کے جیسے قرطبی نے کہا اور ساتھ اس کے تطبیق دیکھائی ہے درمیان اس حدیث کا اور احمد بن حنبل کے حشر ہوگا لوگوں کا ننگے پاؤں ننگے بدن بے غنہ آخر حدیث تک اور اسد خوب جانتا ہے۔

(۴) **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَالُوا فِي الْكُفْرِ فَإِنَّهُ يَكُونُ سَبًّا سِرِّيًّا** أخرجه أبو داود ترجمہ علی رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ آدو سلم نے فرمایا کہ نہ زیادتی کیا کرو گھن میں یعنی عیسیٰ پڑے میں نہ کفنا واسواسطے کہ وہ بہت جلد گلجی تا ہے ابو داود اس کے راوی ہیں۔

(۵) **وَعَنْ حَازِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَالُوا فِي تَوْبِ وَاحِدٍ أَخْرَجَهُ التَّحْقِيقُ** ترجمہ حازم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلوات اللہ علیہ آدو سلم نے حمزہ کو ایک کپڑے میں کفنا یا ترمزی سے روایت ہے۔

(۶) **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَالُوا فِي تَوْبِ وَاحِدٍ كُفْرًا فِيهِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ** ترجمہ ابن عمر بن عمر بن عاص سے روایت ہے کہ ایک مرد کو کڑھنا پہنا یا جاوی اور نہ بند باندھا جاوے میرے کپڑے میں لپیٹا جاوی پھر اگر صرف ایک ہی کپڑا ہو تو اسی میں کفنا یا جاوی مالک سے روایت ہے۔

الفصل الرابع في تشييع الجنائز وحملها

جو بھی فصل

جنازہ کے ساتھ ہو اور اٹھانے کے بیان میں

(۱) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَيَّعَ جَنَازَةً فَكَلَّمَهَا نَلَتْ مَرَاتِبَ فَقَدْ تَقَوَّى عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جنازہ کے ساتھ جاوے اور کتوین بارائٹھا وی تو اس نے جنازہ کا حق ادا کیا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۲) **عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْبَعُوا الْجَنَازَةَ يَصُوتُ لَا تَارِدًا فِي رِوَايَةٍ وَلَا تَمْشُوا بِأَيْدِيهَا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ جنازہ کے ساتھ رو چلا ورنہ اس کے ساتھ آگ بجھاؤ ورنہ اس کے آگے جلوہ مالک بوداؤ واسطے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَمُتْرَمِشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ** ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک مینے حضرت صلوات اللہ علیہ آدو سلم کو اور ابو بکر اور عمر کو دیکھا جنازہ کے آگے چلتے تھے اصحاب بنیں اس کے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنْ ابْنِ أَبِي قَتَابَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَأَبُو بَكْرٍ وَمُتْرَمِشُونَ وَأَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَدَاوُدُ بْنُ مَرْثُومٍ مُشْيَعُونَ فَأَمْشُوا أَبَايَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا عَنْ شِقَائِهَا وَقَدَرِهَا مِنْهَا قُلْتُ زِيَادَةُ دَرَجَتَيْنِ ذَكَرَهَا الْخَارِجِيُّ تَعْلِيقًا قَدْ أَخْبَرَهُ تَرْجَمَةُ ابْنِ عُمَرَ** کہ رسول اللہ صلوات اللہ علیہ آدو سلم اور ابو بکر اور عمر جنازہ کے آگے چلا کرتے تھے ترمذی اس کے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے زمین نے اور تم جنازہ کا ساتھ دینا والے ہو چلو اس کے آگے اور پیچھے اور اس کے دائیں اور بائیں اور اس کے نزدیک یعنی ہر طرح جائز ہے میں کہتا ہوں کہ زمین کی زیادتی کو ذکر کیا ہے بخاری نے معلق۔

(۵) **وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَتْ يُهْتَمُّ عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ عَلَيْهَا أَخْرَجَهُ ابْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو دَاوُدَ** ترجمہ ابی عاتیہ سے روایت ہے کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ إِلَى أَصْحَابِهِمْ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَهَذَا كَقَوْلِ التِّرْمِذِيِّ وَصَحَّحَهُ تَرْجَمَهُ جَابِرُ
 رَوَيْتُ، أَمَّا كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ جَنَلُ سَدَّ كَادُونَ هُوَ تَوْبِيرِي يَهْوِي بِرِجْلَيْهِ بَابُ كَوَلَانِي تَاكَ سَكُونِي قَبْرُونَ مِنْ فَنٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَلَيْهِ
 أَدَّوْلَمُ كَيْ يَكْسَنُ دَانِي لَمْ يَجَا كَرَّ بَعِيرٌ وَتُحْيِدُونَ كَوَانِي سَلَّ بُونِي كِي جَلْبَانِي بِنِ بَعِيرٍ جَانِ شَهِيدٌ هُوَ مِنْ فَنٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 أَدَّوْلَمُ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَصْحَابُ سُنَنِ رَوَيْتُ مِنْ - أَدَّوْلَمُ لَفْظُ تَرْذِي كَيْ مِنْ أَدَّوْلَمُ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ -

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَمْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ أَحَدًا أَنْ
 يَنْتَحِرَهُ عَنْهُمْ تَحْلِيدٌ وَالتَّحْلِيدُ أَنْ يَدْفَنُوا فِي تِيَابِهِمْ وَدِمَارِهِمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ
 هُوَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَاحَتَهُ شَهِيدُونَ أَحَدُ كَيْ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَدَّوْلَمُ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 أَدَّوْلَمُ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ رَوَيْتُ مِنْ - أَدَّوْلَمُ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ رَوَيْتُ مِنْ -

(۱) عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَلَاءِ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ كَقَوْلِ رَفِيٍّ أَنَّهُ إِذَا كَانَ حَدَّثَ بِهَذَا حَدَّثَ
 الْوَكَيْتَ فَإِذَا تَوَضَّعَ وَتَحَلَّى قَاتِلَهُ لَا يَسْتَبِيحُ بِحِفْظِهِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبِسَ بَيْنَ ظَهْرِهِ فِي أَهْلِهِ
 أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجَمَهُ حُسَيْنُ بْنُ وَجْهِ رَوَيْتُ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَابُ بَارِ هُوَ تَوْحُشُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَكَنِي بَارِ
 بَرِي كَوَانِي فَرِيَا كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ نَبِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَفْدَكَكُمْ فِي خُطْبَتِهِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ يُضَيِّقُ
 وَكَفَّنَ فِي كَفْنٍ غَيْرِ كَالِ وَفِيهِ لَيْلَةٌ فَزَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يَقْتُلَهُ
 لَأَنْ يَضْحَكُ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ إِذَا كُنْتُمْ أَحَدُكُمْ أَخَا لَا تَقْلَعُ كَفَنَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالسُّنَنُ
 تَرْجَمَهُ جَابِرُ رَوَيْتُ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَابُ بَارِ هُوَ تَوْحُشُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَكَنِي بَارِ
 كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ

(۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَابُ الْأَيْلَاءِ فَاسْتَجِرَ لَهُ سَيِّدُ لُجٍّ فَاتَّخَذَهُ مِنْ
 قَبْلِ الْقَبِيلَةِ مُعْتَرِضًا وَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ اللَّهَ إِنْ كُنْتُ لَا وَهَانَ لَوْلَا لَقَرَانِ فَكَلَّمَ عَلَيْهِ لَدَبْعًا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فَقَالَ
 لَمَّا أَخَذَهُ مُعْتَرِضًا لَمَّا دَلَّ بِالْمُتَسَلِّ مِنْ قَبْلِ رَجُلٍ لَقَبًا لَا وَهَانَ كَيْتُ الدُّعَاءِ وَقِيلَ رَضِيَ الْقَلْبُ تَرْجَمَهُ
 ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَابُ بَارِ هُوَ تَوْحُشُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَكَنِي بَارِ
 كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ بَرِي كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ

(۴) وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ تَابِتِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذُفِنَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 وَاسْتَكْمَلَ جَابِرٌ عَلَى الْقَبْرِ رَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

طريقاً فليكن ان تعلموا ان جازة اليهودي تقام ترجمہ محمد بن سیرین روایت ہے کہ ایک جنازہ حسن بن علی اور ابن عباسؓ پر گذر اس وقت ہو کر ہوا اور ابن عباسؓ نے اٹھ کر توجہ کی کہ حضرت صلوات اللہ علیہ آدھم ایک یودی کی جنازہ کو وسط میں کھڑا بن عباسؓ کہا میں یہ اس کے بعد بیٹھ بیٹھ کر اس کے بعد کسی جنازہ کے واسطے نہیں بیٹھا اور فرمایا کہ میں تو فرشتوں کی واسطے اٹھتا ہوں یعنی جو اس کے ساتھ تھے نہ لی اس کے راوی میں بعضوں نے کہا کہ ایک یودی کا جنازہ گذر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راہ میں چرواہے نے بڑا جانا کھینچی کہ جنازہ آپ کے سر سے اوجھتا ہوا نکلتا کھڑے ہو۔

الفصل في حرم الدفن وهيتنا

یا بنوین فصل فنانے اور اہل بیت کے بیان میں

دَفْنُ الشَّهِيدِ

نصیہ کو دفنانے کا بیان۔

(۱) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرِو قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالُوا أَصَابَنَا قَرْحٌ وَجَعَدُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنَا فَقَالَ أَوْسِعُوا الْقَدْرَ وَأَعْمِقُوا وَاجْعَلُوا الرَّحْلَيْنِ وَالثَلَاثَيْنِ فِي الْقَبْرِ قِيلَ فَأَيُّهُمْ تَقْدِمُ قَالَ أَكْثَرُهُمْ قُرْبًا أَنَا أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ لِسَانِ الْقَرْحِ أَخْرَجُوهُ وَاجْعَلُوا الشَّفَةَ تَرْجُمُهُ شَامِ بْنِ عَامِرٍ وَرَأَيْتُكَ كَالْفَصَارَى لَوْ كُنْتُ جَنْكُ حَكْمِ دُنِ حَضْرَتِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ آدْ وَلَمْ كَسْ بَأْسُ اسْ كَارِ كَمَا هَكَو زَحْمٍ وَشَقَتْ سَبْعُ بَعِثَ كَمِثْ لَوْ كُنْتُ مَارَسَ كُو سَوَآپْ هَكَو حَكْمُ كَمَا فَرَاتِي هُنْ فَرَا يَا كَشَادَهْ كَرُو قَبْرُ وَارْ كَهْرِي كَهْوُ وَارِدُ وَارِدُ مِثْنِ تَيْنِ أَدْيُونِ كُوَا يَكْ قَبْرِ مِثْنِ دَفْنَا وَكُيْنِ كَمَا هَيْسَ كَسُو قَبْرِ مِثْنِ رَكْهَيْنِ فَرَا يَا كَسُو فَرَا كُنْ زِيَادَهْ يَادُو اَصْحَابِ مِثْنِ اِكْرَادِي مِثْنِ دَفْنِ كُو سَنَسْنِ مِثْنِ زَحْمٍ وَارْجَمْدُ كَسُو مِثْنِ شَقَتْ۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ التَّحْلِيَيْنِ مِنْ قَتْلِ أَحَدٍ فِي تَوْبَةٍ جِدْنَتْ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ إِلَى الْقَبْرِ فَإِذَا اشْتَبَرَ إِلَى أَحَدٍ هَمَّ أَقْدَمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ إِنَّا نَشْهَدُ عَلَى هَؤُلَاءِ وَأَكْمَرُ يَدُ فِيهِمْ يَدُ مَا فِيهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَيِّسْهُمْ أَخْرَجَهُ أَحْمَسَةُ الْأَمْسِيَّةُ فَلَتْ وَأَجْمَعُ بَيْنَ الرَّحْلَيْنِ فِي تَوْبَةٍ جِدْنَتْ سَلَا فِي بَشَرِهِمَا لَا يَجُودُ فَيُجْلَى عَلَى أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ بَيْنَهُمَا حَائِلًا لَمْ يَجْمَعْهُمَا فِيهِ أَوْ عَلَانَةً كَانَ كَيْشُ الثَّوْبِ بَيْنَهُمَا وَهُوَ ظَاهِرٌ يَقُولُ لَهُ فَإِذَا اشْتَبَرَ إِلَى أَحَدٍ هَمَّ أَقْدَمَهُ فِي اللَّحْدِ وَالتَّقْدِيمُ لَا يَكُونُ إِلَّا إِذَا كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُفْرَدًا أَوْ بَيْنَهُمَا حَائِلٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ تَرْجُمُهُ جَابِرٌ رَوَيْتُ كَمَا كَتَبْتُ سَوَلُ اللّٰهُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ آدْ وَلَمْ جَمْعُ كَرْتِي دُودَهْ أَدْيُونِ كُو جَنْكُ حَكْمِ شَهِيدِيْنِ سِيْ اِيَكْ كِيْرُ مِثْنِ بِرْدَرُ مَانِ مِثْنِ كُو كُونِ زِيَادَهْ قُرْآنِ يَادُو بِرْجِبِ وَنُونِ سِيْ اِيَكْ كِيْ طَرَفِ اِنْسَارَهْ كَمَا جَاتَا تُو كُو قَبْرِ مِثْنِ هَيْسَ كَهْتُو اَدْرِ فَرَا يَا كُنْ كُوَا هُونِ اَنْ لَوْ كُو زِيَادَهْ حَكْمُ كَمَا اَنُكُو دَفْنَانِيْ كَا سَمِيْتِ لَهُونِ كِيْ كُو اَدْرِ حَضْرَتِ اَدْنَا كَا جَزَانَهْ نَرْفَا وَارْدَهْ اَنُكُو غَسْلِ يَا سَلَمُ كِيْ سَوَا يَانُونِ اِكْرَادِي مِثْنِ مِثْنِ كُو دُورْدُونِ كُو اِيَكْ كِيْرُ سِيْ مِثْنِ جَمْعُ كَرْتِي اَسْطَرَحْ بِرْ كُو اَنُكَا بِرْدَرُ مَانِ سِيْ جَارِ نَهِيْجِ سِيْ سَوِيْءِ مَحْمُولِ سِيْ اِهْرُ سِيْ كُو دُونِ كِيْ دَرِيَا نِ پَرْدَهْ تَبَا بِرْدَرُ دُونِ كُو اَسْمِيْنِ جَمْعُ كَرْتِي يَا مَحْمُولِ سِيْ اِهْرُ كُو كِيْرُ سِيْ كُو بِرْدَرُ اَدُو مِثْنِ اِيَكْ اَدُو مِثْنِ دُوسَرُ كُو دَفْنَانِيْ تُو اَدُو سِيْ بَابِ نِ ظَا هِرْ سِيْ اِيَكْ اِسْ قَوْلِ سِيْ كَجِيْبِ دُونِ مِثْنِ سُوَا اِيَكْ كِيْ طَرَفِ اِنْسَارَهْ كَمَا جَاتَا تُو كُو سِيْ هَيْسَ قَبْرِ مِثْنِ رَكْنِيْ اَدُو اِيَكْ كُو هَيْسَ قَبْرِ مِثْنِ دُخْلُ كَرْمَا مَكْنُ مِثْنِ اِكْرَجِيْ كُو دُونِ مِثْنِ سِيْ بِرْ اِيَكْ اِيَكْلَا اِيَكْلَا هُوَا دُونِ كُو دَرِيَا نِ پَرْدَهْ زُوَا رِ سِدْرُ يَادَهْ تَرْعَا لَمْ هِيْ۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمِّي يَابِي لَيْدَ فَيَتُهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مَنَادِي رَسُولُ اللَّهِ

الطهي عن ذلک
زیارت قبر کس منع ہونیکا بیان

قال فانزل في قبري ما نزل اخذ جمل البخاري في كنهه فيقول اذ ادبه الجمع كلتي يوم عند ترجمه
الس روابه كرم حضرت سید القدر علیہ السلام کی ایک بیٹی کے جنازہ میں حاضر ہو کر سو دہائی گئیں اور حضرت سید القدر علیہ السلام
پر بیٹے تھے تو بیٹے کی انکھوں پر آنسو جاری ہے پھر فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات کو صحبت کی
ہو تو ابو طلحہ نے کہا کہ میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا سو کو اکی قبر میں اتر تو ابو طلحہ قبر میں اتر کر بخاری اس کے راوی ہیں۔ لم
یخاف یعنی نہ گناہ کیا ہوا اور بخون نہ کیا کہ ہر آدمی جمع اور صحبت کرے۔

۵ **وَمِنْ** اِنِّیْ عَتَابًا ۖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اللّٰهُدُ کُنَادُ الشَّقَّ لِغَیْرِہَا اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ الشَّقِّ ترجمہ ابن عباسؓ کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغلی قبر ہمارے واسطے ہے اور ہمارے غیر لوگوں کے واسطے غنچ، صحابہؓ اس کے راوی ہیں **ف** لحد وہ جو قبر کی جانب قبلہ میں بطور سرنگ کے کہوتے ہیں اور امین میت کو دفن کرتے ہیں اور شق وہ قبر ہے جو اندر سے برابر ہو اس حدیث کو معلوم ہوا کہ انساؤن کے واسطے لحد یعنی بغلی قبر افضل ہے اور شق بھی جائز ہے خاص کر نیم زمین جہاں بغلی قبر نہیں بن سکتی۔

۱۶) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ لَا أَبْعَثُ عَلِيًّا عَالِيًا عَنِّي عَلَيْهِ سُلُوكُ اللَّهِ حَتَّى يَكُونَ عَلَيْهِ قَوْلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتُمْ قَوْلًا لَا فَائِدَةَ لَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا وَلَا اسْقَابًا أَخْرِجْهُ مُسْلِمًا وَابْوَدًّا وَكَوَدًا لِلْمُهَنِّي تَرْجُمُهُ أَبُو هَبْ

ہمایوں انس سے روایت ہے کہ اعلیٰ رضی نے مجھے فرمایا کہ کیا میں تم کو نہ بھیجوں کہ جو ان کا نام پر جس پر مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا فرمایا جاسونہ چوڑو کو کوئی مورت لے کر کہہ سکوتا دیکھو اور نہ چوڑو کو کوئی انچھوڑ لے کر کہہ سکوزمین کے برابر گرد و کھوپڑی یعنی یہاں تک کہ لغت بہر بانی سے مسئلہ بوداؤت و تہذیب کے راوی ہیں۔

[illegible]

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے جو شخص میری قبر پر آئے اور اس پر دعا پڑھ کر اس کی قبر پر پانی ڈالے تو اس کی قبر پر پانی ڈالنے والے کو اللہ تعالیٰ سے ایک سو ستر ہزار سال کی عمر عطا فرمادے گا۔ (ترمذی)

[illegible]

ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقَبْرِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَأَرْقَمُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَثَلَانِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَا حِفْظُونَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَالشَّافِعِيُّ عَنْ بَرْبَدَةَ خُثَوَةَ وَزَادَ أَشْأَلَ اللَّهُ كُنَا وَكَلَّمَا الْعَافِيَةَ** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان کی طرف مکہ سو فرمایا سلام پیرے قبروں والوں کو قوم مومنوں کی اور تحقیق اگر اللہ نے چاہا تو ہم تمہارا ساتھ لے کر آئے ہیں ابو داؤد اس کے راوی ہیں اور سلم ابو ہریرہ کے واسطے بریدہ ہے مانتا ہے اور زیادہ کیا ہے۔ میں اپنے اور تمہارے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔

(۱) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُ حَدَّثَكُمْ عَلِيجُ مَرَّةٍ فَتَقْرَأَ تِلْكَ آيَةً فَتَقْلُصْ لِي جِلْدَ مَخْلُوقٍ لَهُ مِنْ** انگریزی عبارت ہے اخراجہ مسلمہ ابو داؤد و الشافعی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ النبی آدمی کا بیٹھا چنگاری پر اگر اس کا کپڑا جل کر اس کے کمال کو پہنچو یہ بہت بے اس کے حق میں قبر پر بیٹھنے سے مسلم ابو داؤد و ترمذی اس کے راوی ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا سخت گناہ ہے

الْجُلُوسُ عَلَى الْقُبُورِ
قبروں پر بیٹھنے کا بیان

(۲) **وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَسَّلُ الْقُبُورَ وَيُصْطَلِحُ عَلَيْهَا أَخْرَجَهُ تَالُفٌ** ترجمہ علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ وہ قبروں سے تکیہ کرتے تھے اور ان پر بیٹھتے تھے مالک اس کے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ غُثَامِ بْنِ حُكَيْمٍ قَالَ أَخَذَ خَارِجَةً ابْنُ زَيْدٍ يَدِي فَالْحَسَنِي خَالَفَ بَرْدًا أَخْبَرَنِي عَنْ عَمِّهِ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا كَرِهَ ذَلِكَ لِيْنِ أَخَذَتْ عَلَيْهَا أَخْرَجَهُ الْغَارِيُّ فِي رَجْمَةٍ** ترجمہ عثمان بن حکیم سے روایت ہے کہ اس کا خارجہ بن زید نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو خبر دی اپنے چچا زید بن ثابت سے اس نے کہا کہ قبر پر بیٹھنا صریح اس شخص کے واسطے مکروہ ہے جو اس پر بول و برا کرے۔ روایت کی بہ حدیث بخاری نے ترجمہ باب میں۔

الفصل السابع في التعزية

ساتویں فصل

نام پرسی کے بیان میں

(۱) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَى نَحْلِي كَيْسَ بُرْدًا فِي النَّجْدَةِ كُنْتُ فِي النَّجْدَةِ** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نام پرسی کے یعنی تسلی دوسرے بچے والی عورت کو نوہ ہشت میں چادر پہنا یا جاوے گا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَى مِصَابًا فَكَلَّهْ مِثْلُ أَجْرِهِ** ترجمہ ابن مسعود سے روایت کہ رسول قبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مصیبت دے کہ تسلی دے تو اس کے واسطے اس کے مثل اس کی ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ ابْنُ جَعْفَرٍ لَيْلًا جَعْفَرًا مَا قَاتَلَهُ قَاتٌ جَاءَهُمْ مَا يَشْفِيهِمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ** ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَدَا أَبَا الْقَعْرِ فَقَالَتْ أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ مَا كُنْتَ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَابُ الْقَعْرِ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّ عَدَا أَبَا الْقَعْرِ حَقٌّ وَلَا نَعْمَ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ عَذَابًا أَلَمًا أَلَمًا كَأَلَمِ النَّارِ بَعْدَ صَلَواتِهِ إِلَّا تَتَوَخَّوْهُمَا مِنْ عَذَابِ الْقَعْرِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ تَرْجُمَهُ مَاتَ مِنْ رَوَيْتُ أَنَّ أَيْكَ يَهُودِيٍّ عَوْرَتُ الْكُفْرَانِ لِي نَوَاسُ نَعْمَ عَذَابِ قَبْرِ كَاذِبٍ كَرِيهٍ أَوْ كَبَا كَرِيهٍ عَذَابِ قَبْرِ بَاهٍ وَرَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَذَابِ قَبْرِ كَالْحَالِ بِوَجْهِ حَضْرَتِ فَرَايَا مِنْ قَبْرِ كَا عَذَابِ حَقٍّ بِمَا دَرَيْتُ كَمِ دُونَ بِرِ عَذَابِ هُوَا بِقَبْرِ مَنَ يَمِينِ الْيَسَارِ عَذَابِ كَمَا سَكُو بِمَا بِسَنَةِ مَنَ عَالَمٍ بِمَا سَوِيَّ مَنَ نَهْنِ دِيكَمَا كَحَضْرَتِ أَيْكَ بَعْدَ كَوِيٍّ مَنَ زَبُورِ هِي هُوَا كَمَا نَسْ مِنْ عَذَابِ قَبْرِ بِبَاهٍ مَانِيٍّ بِخَيْلِ سَالِيٍّ أَيْكَمَا رَوَيْتُ مَنَ

(۵) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ دَرِيٍّ فَقَالَ لَأَنْتُمَا لَيَعَذَّبَانِ مَا يَعَذَّبَانِ كَيْدُهُ بَلَى مَا أَحَدٌ هُمَا فَكَانَ يَنْقُضُ مَا لَمْ يَنْقُضْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَنْدِرُهُ مِنْ بَوْلِهِ ثُمَّ دَعَى بِعَيْنَيْهِ حِلْبَ فُشَقَهُ أَشْنَانٍ فَعَصَّ عَلَى هَذَا فَاحِدًا وَعَلَى هَذَا فَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ يَخْفَفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَمِيسَا أَخْرَجَهُ الْحَسَنَةُ تَوَلَّاهُ وَمَا يَعَذَّبَانِ فِي كَيْدٍ رَأَى فِي كَيْدٍ وَعَلِمَ عَلَيْهِمَا كَوَا أَدَا أَنْ يَفْعَلَا وَالتَّعْصِيبُ مِنْ شَغْفِ الْفُلِّ مَا بَيْنَ الْكَرْبِ وَمَنْبَتِ الْخَوْصِ وَمَا عَلَيْهِ مَنَ الْخَوْصِ فَهُوَ شَغْفٌ وَأَجْرٌ يَدُ الشَّغْفِ أَيْضًا تَرْجُمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرِ مَنَ بِرِ كَذَرٍ تَوَفَّرَا بِمَا كَبِيرُ كَمِ دُونَ بِرِ عَذَابِ هُوَا بِقَبْرِ مَنَ يَمِينِ الْيَسَارِ عَذَابِ كَمَا سَكُو بِمَا بِسَنَةِ مَنَ عَالَمٍ بِمَا سَوِيَّ مَنَ نَهْنِ دِيكَمَا كَحَضْرَتِ أَيْكَ بَعْدَ كَوِيٍّ مَنَ زَبُورِ هِي هُوَا كَمَا نَسْ مِنْ عَذَابِ قَبْرِ بِبَاهٍ مَانِيٍّ بِخَيْلِ سَالِيٍّ أَيْكَمَا رَوَيْتُ مَنَ

(۵) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْتُمَا لَيَعَذَّبَانِ مَا يَعَذَّبَانِ كَيْدُهُ بَلَى مَا أَحَدٌ هُمَا فَكَانَ يَنْقُضُ مَا لَمْ يَنْقُضْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَنْدِرُهُ مِنْ بَوْلِهِ ثُمَّ دَعَى بِعَيْنَيْهِ حِلْبَ فُشَقَهُ أَشْنَانٍ فَعَصَّ عَلَى هَذَا فَاحِدًا وَعَلَى هَذَا فَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ يَخْفَفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَمِيسَا أَخْرَجَهُ الْحَسَنَةُ تَوَلَّاهُ وَمَا يَعَذَّبَانِ فِي كَيْدٍ رَأَى فِي كَيْدٍ وَعَلِمَ عَلَيْهِمَا كَوَا أَدَا أَنْ يَفْعَلَا وَالتَّعْصِيبُ مِنْ شَغْفِ الْفُلِّ مَا بَيْنَ الْكَرْبِ وَمَنْبَتِ الْخَوْصِ وَمَا عَلَيْهِ مَنَ الْخَوْصِ فَهُوَ شَغْفٌ وَأَجْرٌ يَدُ الشَّغْفِ أَيْضًا تَرْجُمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرِ مَنَ بِرِ كَذَرٍ تَوَفَّرَا بِمَا كَبِيرُ كَمِ دُونَ بِرِ عَذَابِ هُوَا بِقَبْرِ مَنَ يَمِينِ الْيَسَارِ عَذَابِ كَمَا سَكُو بِمَا بِسَنَةِ مَنَ عَالَمٍ بِمَا سَوِيَّ مَنَ نَهْنِ دِيكَمَا كَحَضْرَتِ أَيْكَ بَعْدَ كَوِيٍّ مَنَ زَبُورِ هِي هُوَا كَمَا نَسْ مِنْ عَذَابِ قَبْرِ بِبَاهٍ مَانِيٍّ بِخَيْلِ سَالِيٍّ أَيْكَمَا رَوَيْتُ مَنَ

[illegible]

(۶) **وعن ابن عمر** رضي الله عنهما قال مات رجل بالدينية ميتاً فوُلد بها فتصل عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا ليت مولدك قالوا ولم ذاك قال إن العبد إذا مات بعد مولد فليس أكين مولدك إلى منقطع أثره في الجنة أخرجه الشيخان ترجمه ابن عمر بن عباس روایت کیا کہ ایک مرد مدینے میں مر گیا جو وہاں پیدا ہوا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کاش وہ اپنے پیدا ہونے کی جگہ کے سوا اور جگہ پر متا اصحاب نے کہا اور یہ کہا کہ سب سے زیادہ کرب بندہ اپنے غیر وطن میں مرے تو اس کے پیدا ہونے کی جگہ کے قدم قطع ہونے کی جگہ تک فیا سر کے اتنی جگہ اسکو بہشت میں دیا جائے گی سنائی اس کے راوی ہیں۔

میسرا باب

عَذَابُ الْقَبْرِ

عَنْ مَا يَرْوِي عَنْهُ ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ بَكْرِ حَتَّى يَبْلُغَ الْحُجْمَةَ يَقُولُ لَهُ تَذَكَّرْ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا يَبْكِي وَتَذَكَّرُ الْقَبْرَ فَتَبْكِي

فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْقَبْرُ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ تَجَامَعَتْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُوَ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَأَبْتُ مَنْظَرَ قَبْرِ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَظْفَعُ مِنْهُ رَأَى زَيْنُ قَالَ هَافِي سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُسَيِّدُ شَعْرَ فَإِنْ نَجَّحَ مِنْهَا ثَمَغٌ مِنْ ذِي عَطَمَةٍ وَإِلَّا فَايَّ لَا أَخَا لَكَ نَاجِمًا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْفَظِيحُ الشَّدِيدُ الشَّدِيدُ تَرْجِمَهُ مَالِي غلام آزاد عثمان بن عفان سے روای ہے کہ اس

(٦) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ قَالَ بَشَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَاطِيطِ لَيْلَى الْخِجَارِ مِثْلَ مَا بَشَّرَنَا فِي الْبَيْتِ الْمَقَامِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **مَنْ أَمَّا مَوْجِبُكَ وَنَبِيَّكَ**

لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ

[illegible]

جس کا فائدہ خلق کے سوا حاصل ہے جیسے سجدہ اور کنواں اور در رسد اور مراے اور معافی کی زمین اور وقف کرنا زمین کا۔ یا گھر کا یا کنہ بڑا کا اور علم جس سے خلق کو فائدہ ہو یعنی لوگوں کو علم دین بڑا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دینی کتاب کا ترجمہ شرح کرنا تاکہ عام مسلمان دین کو انکھ بے باغین اور نیک بیٹا یعنی بدکاری سے بیکت کو ثواب حاصل نہیں بطلب حدیث کا یہ ہے کہ موت ہر دم سامنے ہے ایسا نہ ہو کہ آدمی دین کی راہ سے بے نام و نشان مر جائے ان تین کاموں میں جو ہر دم کے اسکی جلد فکے اور ایسا عمل کرے جس سے اسکو ہمیشہ ثواب ہو پختہ رہے۔

کِتَابُ الْمَسَاجِدِ فِيهِ ثَلَاثَةٌ

کتاب مسجد من کے بیان میں اور اس میں دو باب ہیں

أَلْبَابُ الْأَوَّلُ فِي فَضْلِ بَنَائِهَا

پہلا باب
اسکے بنانے کی فضیلت کے بیان میں

(۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَعْلُومٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا أَسْتَبْقَى بِهِ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى بَنَى اللَّهُ لَهُ مَسْجِدًا فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بَنَى اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانُ وَالدَّقْنِ مِلْدُ تَرْجَمَةُ عُثْمَانَ رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِيهِ جَوَانِدُ الْأَسْطِ مَسْجِدًا يَدْعُو أَوْ أَسْ مِنْ صَرْفِ الشَّيْخِ رِضَا مَدِي عَلَيْهِ لِيْلِي نَامُ نُوْدُ عَرَضِ مِمْ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى أَسْكَ دَاسْطِ بَهْشْتِ مِمْ أَهْرِي نَابِ سِجِ اَوْدُ سُرِي رَوَايَتِ مِمْ هِ كِهْ خَدَا تَعَالَى أَسْكَ دَاسْطِ بَهْشْتِ مِمْ وَبِاْ أَهْرِي نَابِ سِجِ اَوْدُ سُرِي رَوَايَتِ مِمْ هِ كِهْ خَدَا تَعَالَى أَسْكَ

(۲) وَ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا أَسْتَبْقَى بِهِ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى بَنَى اللَّهُ لَهُ مَسْجِدًا فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بَنَى اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانُ وَالدَّقْنِ مِلْدُ تَرْجَمَةُ عُثْمَانَ رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِيهِ جَوَانِدُ الْأَسْطِ مَسْجِدًا يَدْعُو أَوْ أَسْ مِنْ صَرْفِ الشَّيْخِ رِضَا مَدِي عَلَيْهِ لِيْلِي نَامُ نُوْدُ عَرَضِ مِمْ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى أَسْكَ دَاسْطِ بَهْشْتِ مِمْ أَهْرِي نَابِ سِجِ اَوْدُ سُرِي رَوَايَتِ مِمْ هِ كِهْ خَدَا تَعَالَى أَسْكَ

أَلْبَابُ الثَّانِي فِي بَنَائِهَا

دوسرا باب

مسجد من کے بنانے کو بیان میں

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا أَسْتَبْقَى بِهِ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى بَنَى اللَّهُ لَهُ مَسْجِدًا فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بَنَى اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانُ وَالدَّقْنِ مِلْدُ تَرْجَمَةُ عُثْمَانَ رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِيهِ جَوَانِدُ الْأَسْطِ مَسْجِدًا يَدْعُو أَوْ أَسْ مِنْ صَرْفِ الشَّيْخِ رِضَا مَدِي عَلَيْهِ لِيْلِي نَامُ نُوْدُ عَرَضِ مِمْ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى أَسْكَ دَاسْطِ بَهْشْتِ مِمْ أَهْرِي نَابِ سِجِ اَوْدُ سُرِي رَوَايَتِ مِمْ هِ كِهْ خَدَا تَعَالَى أَسْكَ

فَسَبَّهَ سَبًّا مَا مَنَعَتْ مِنْكَ قَطْرًا وَقَالَ أَخْبَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقُولُ وَاللَّهِ لَكُنَّ خَيْرًا
 الذَّلِيلَةُ وَأَبُو دَاوُدَ تَرجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کی عورت اس کے نماز کے
 واسطے مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسکو منع کرے اور بلال بن عباد نے کہا کہ قسم اللہ کی ہم انکو منع نہ کئے تو عبد اللہ کی
 طرف متوجہ ہوئے اور اسکو سخت گالیوں میں کہہ دینے لگے یہی نہیں سنی اور کہا کہ میں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم
 دیتا ہوں ۔ اور تو کتنا ہے کہ قسم اللہ کی ہم انکو منع نہ کئے تینوں اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں ۔ علمائے فتویٰ دیکھو کہ ایسا ناجائز کیا
 ہے اس لئے میں عمر توں کو مسجد میں جانا جائز نہیں مگر اگر پردہ کے ساتھ جائیں جہاں فتنے فساد کا خوف نہ ہو تو مناسب
 نہیں۔

(۴) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ صَلَوةٍ أَلَمَ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَوةٍ
 فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَوْتُهَا فِي حُجْرَتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَوةٍ فِي بَيْتِهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 الصَّخِيرِيُّ فِي إِخْبَالِ الْبَيْتِ لَكِنِّي تَرجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنا عورت کا
 اپنے گھر میں افضل ہے اس کے نماز پڑھنے سے اپنے گھر سے اور اسکا نماز پڑھنا بیانی کو بھری میں افضل ہے اس کے نماز پڑھنے سے اپنے
 گھر میں ابو داؤد اسکے راوی ہیں ۔ اور مجمع جہول کو بھری کو کہتے ہیں جو بڑے گھر کے اندر ہوتی ہے ۔

(۵) وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةٌ تَوَكَّنَ لَهَا
 الْكَلْبُ لِلْبَيْتِ قَالَ نَافِعٌ كَلِمَةٌ يَدُ خَلِّ عَيْنِهِ ابْنُ عُمَرَ حَقَّقَ مَا تَأَخَّرَ أَبُو دَاوُدَ تَرجمہ نافع ابن عمر روایت کیا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہر اس دوزخ کے واسطے جو دوزخ میں تو تو خوب سوچو اس میں ہر اس دوزخ
 سے داخل نہ ہوئے ۔ مرتے وقت ابوداؤد اس کے راوی ہیں ۔

(۶) وَعَنْ بَرِيدَةَ بَنَتْ قَالَ قَتَادَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُجْلَ لِحَاظِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَهُ وَكَانَ لَا وَجَدَتْ لَهَا بَيْتًا لَسَاجِدٍ لَهَا بَيْتٌ لَهَا أَخْرَجَهُ مُسَدَّدٌ قَوْلُهُ مَنْ دَعَا إِلَى الْحُجْلِ لِحَاظِهِ فِي مَنَ
 وَجَدَتْ لَهَا عَالِيَةً صَاحِبَةً لَهَا خَذَتْ تَرجمہ بریدہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ایک مرد مسجد میں اذیت تلاش کرتا تھا یہاں سے بون
 کہا کہ کوئی سُرُخ اور ٹپ تلوے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کرے تو نباؤے کہ مسجد میں تو بانی گنہگار ہیں
 جسکے واسطے بانی گنہگار میں سلم اس کے راوی ہیں ۔ یہ جو کہا میں دعا الی الجمل لاحمر بنے گئے اسکو پالیستے تاکہ مالک کو اسکی
 طرف بلاوے تاکہ مالک اسکو بھوسے ف یعنی مسجد میں عبادت کے واسطے میں کوئی چیز اس میں تلاش کر مایا اس میں بانی گنہگار
 بات کرنا درست نہیں اس واسطے حضرت اسکو بددعا دی اور مسجد میں سوال کرنا بھی درست نہیں ۔

(۷) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الشَّيْخِ
 فِي الْمَسْجِدِ إِنْ يَنْشُدَ فِيهِ صَلَاتَهُ وَإِنْ يَنْشُدَ فِيهِ شَعْرَهُ وَنَهَى عَنْ الْحُلِيِّ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ
 الشَّيْخُ الْإِسْلَامِيُّ مَجْمَعُ حَلَقَةٍ دَهَى هَذَا الْقَوْلُ الشَّيْخُ النَّاسِ تَرجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اس نے
 اپنے دادا سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے خرید و فروخت کچھ سے مسجد میں اور اس سے کہ اس میں گم
 ہوئی چیز تلاش کی جاوے اور یہ کہ اس میں مسحور پڑھا جاوے اور منع کیا حلقہ کرنے نماز سے پہلے جمعہ کے دن ۔ صحابہ سن کر
 اس کے راوی ہیں اور حلق جمع حلقہ کی سہا ورمو اس سے اس جگہ کہ وہیوں کی ایک جماعت ہے ۔

(۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبَيْتُ لَكَ قِيَمَةٌ وَهَذَا

راوی ابن عمر **وَعَنْ** عَائِشَةَ نَفَاكَتُ تَوَفِّيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً أَخْرَجَهُ
الْبُخَارِيُّ وَالْإِسْلَامِيُّ تَرْجُمَةً عَائِشَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ كَرَفَتْ هِيَ رَأْسَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَمْسُكُ بِرِجْلَيْهِ كَمَا يَمْسُكُ
بِشَيْءٍ مِنْ يَدَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

(۴) **وَعَنْ** ابْنِ شَقَالٍ قِصَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ سِتِينَ سَنَةً وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ وَسِتِينَ سَنَةً
ابْنُ ثَلَاثِ سِتِينَ سَنَةً أَخْرَجَهُ مُسْنَدُ تَرْجَمَةِ النَّسَائِيِّ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ آذَنَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ بَنِي عُمَيْرٍ أَنْ يَخْرُجُوا
أَوْ ابْنَ بَكْرٍ سِتْرِي ثَلَاثَ بَرَسٍ كِي عُمَيْرِينَ فَوَاتَ هُوَ وَأَدْعَى عُمَيْرِي تَرْجَمَتُهُ بَرَسٍ كِي عُمَيْرِينَ فَوَاتَ هُوَ يَسْلُمُ اسْمُ رَاوِي
بَيْنَ فِ خَدَاكِي قَدَرَتِي يَعْجَلُ تَفَاقُ هُوَا كِي نِيَمُونِ صَاحِبِ يَكِ هِي عُمَيْرِينَ فَوَاتَ هُوَ۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کے بیان میں

(١) عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ قُرَيْشًا تَوَاصَّتْ بَيْنَهُمَا بِاللَّهَادَى فِي النَّحْيِ وَالْكَفْرِ وَقَالَتِ الْبَنَى تَحْنُ عَلَيْنَا وَاسْتَحْيَا عَلَيْنَا هَذَا الصَّنْبُورُ الْمُسِيرُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكُوفَ إِلَى آخِرِهَا وَأَنَّا بَعْدَ ذَلِكَ نَعْتَمِدُ
أَوْلَادَ دُكُورٍ أَرْبَعًا مِنْ خَدَّيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَهُوَ الْبَنَى هُمْ وَالْهَاهُ وَفَيْلٌ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ هُمْ ثَلَاثَةٌ وَالطَّيْشُ الْقَائِمُ
فَوَارَاهُمْ مِنْ مَلَكِيَةٍ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ بَنَاتٍ مِنْهُنَّ زَيْنَبُ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ أُمِّ الْعَاصِ بْنِ

(۱) عن ابراهيم بن محمد بن علي قال كان علي اذا وصف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لم يكن
 بالقوي السخي ولا بالقوي المزدوج كان رجلاً من القوم ولم يكن بالبعيد القليل ولا بالعيب كان جعداً رطلاً
 ولم يكن بالطهيم ولا بالمكلم كان اسيل الخيل ابيض مشرباً بحرقه اذ عجز العندين اهدأ لها لا شفاً ودمسرة
 شين الكفة والقد من جليل المنار والكد اذا التفت التفت معاً واذا مضى يلقا علفاً كلفاً كما نأى خط من صلب
 بين كفة خاتم النبوة وهو خاتم النبيين اجود الناس صدراً واخفهم وأصدق لهم حجة واليه هم عوكة و
 اكرمهم عشرة من رآه بديهة هابة ومن خالطه معرفة احبة يفعل نافعاً كوارقلاً قتل ولا بعداً ولا يعجز
 التحدي بمرءة يتكلم بكلام نصير ففهمه من سمعاً احوجا للزمذي المنعطف يشد يد اليمين الثانية وبالفين
 المعجزة البان الطويل والحدائون يشددون الفين والمزدود الداحل بعضه في بعض من الغصير فهو مجفج و
 الرقة معتدل القامة بين الطويل والقوي والقسط شديد الجوده والسبط ضده والرجل بينهما
 المظهم الفاحش الثمن والمكلم المستدبر الوجه ولا يكون الامم كذرة اللحم والحد لا يسيل السطيل من
 غير ان يفاير والدخج شديد سواد العين والا حد بل الذي كال شعاع اخفائير وكذا واشغار العين متابت
 الشعر الحيطه بها والسرة الشعر الثابت على الصدر ياراك الى اخو البع والشتين العليظ وهو مدح في
 الرمال لانه اشد لقبضهم واصبر لهم على السراي وجليل المنار اي عظيم رؤي ليعظام كالرفق بين
 والكتفين والمنكبين وهو ذلك والمنار رؤي ليعظام الشدة التي يمكن مضغها والكد الكاهل
 والكتف انما قيل في الشدة الى قد ام كما تنكفأ الشفينة في جريها والصنب لا اخذ ارض من موضع عال و
 اللجة اللسان والينهم عريكة اي سهلاً منفاداً وسرد الحديث المسارعة في التفتي به ومنا بعثاً ترجمه
 ابراهيم بن محمد اولاد علي بن رضى روايت كما كمل رضى بن حبيب حضرت علي بن ابي طالب وروى كما وصف بيان كذا كذا بنو كذا حضرت صل
 الله عليه وآله وسلم بهت بسوته اور نہ بہت چوٹے بلکہ میانہ نہ تھے لوگوں میں اور نہ بہت گھنگرائے بال والے تھے اور نہ سیدھا
 بال والے بلکہ کچھ گھنگرائے بال والے مرد تھے اور نہ بہت موٹے چہرے والے تھے اور نہ چوٹے چہرے والے گول پیشانی والے
 بلکہ تھے دراز خسارون والے سفید رنگ والے مخلوط سرخی نہایت سیاہ آنکھوں والے دراز پلکوں والے تھو صاحب مسرہ
 سینے ایک کبیر لسی بالوں کی سینے سے ناف نکلتی ہوئی پہلی والے موٹے پاؤں والے بڑے سر کی ٹہریں والے موٹے کندھوں
 کے دھماں سے جب پکھنے اور ہر دو ہر تو ہیرے تمام بدن اپنا اور جب چلتے تو جیکٹر پاؤں پر جھکا گویا کہ اترتے ہیں اونچان
 سے نران میں آپ کے دو نون کندھوں کے درمیان ہر نبوت نبی اور وہ ختم کر نبوالے نبیوں کے سب سے زیادہ ترخی ہے سب
 لوگوں میں سینے سے بعض دل بہت فراخ تھا دینے کے لئے اور بہت لا ورنہ سب لوگوں میں اور بہت سخی تھے سب لوگوں سے
 زبان میں اور بہت نرم تھے لوگوں میں از رو طبیعت کے اور بزرگ تھے لوگوں میں اندو قوم کے جو انکو گمان دیکتا اور جلال
 اور ان سے محبت کمانا اور جو کوئی آپ سے بل جوال و محبت رکھتا پچا کر تو آپ کو دست رکھتا کہتا ہے آپ کی صفت بیان کرنا والا
 کہ سینے حضرت جیسانہ کوئی آپ سے پہلے دیکھا اور نہ پہچانے جلد بات کرتے تھے جلد بات کرنا بلکہ بات کرتے تھے جلدی جلدی کہ
 جو سنتا سمجھ لیتا ترمنی اسکے راوی میں منظر بہت ہے کہتے ہیں اور سرد وہ جو چوٹا ہونے کے سبب کے پسینہ نفل
 اور منج ہوا اور بد معتدل میانہ قد کہتے ہیں جو طویل اور نصیر کے درمیان ہوا اور نط وہ ہے جسکے بال نہایت گھنگرائے
 ہوں اور سب طامد کی ہے اور جل جو دو نون کے درمیان اور طہم نہایت موٹے کہتے ہیں اور مکلم وہ جسکا چہرہ گول

[illegible]

الفصل الرابع في صفات أخلاق علي الصلو والسلام

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور حقائق کے بیان میں

ہوا اور نہیں ہوتا مگر کثرت گوشت سرد و پیل خد دراز و سارے کو کہتے ہیں جو اسٹھ ہوسے خون اور ریح نہایت سیاسی آگاہی کی ہے اور احباب وہ ہے جسکے بلکین جانا اور بہت ہوں اور ہنسنا غار بالون کے اگنے کی جگہ ہے جو اسکو گہرے ہو زمین اور صبر پڑ بال میں جو بیٹے سے اخیر پریت ٹانگے ہوئے ہوں اور دشمن ہوئے کو کہتے ہیں اور وہ وح ہے مردوں کی اسٹھ کے وہ سخت تہ ہے واسطے بغض کرنے اُنکے کے اور صبر پڑنے والے انکو بہادری چیز دن پڑا دیل ایشاش وہ ہے جسکے بلکین کے صبر پڑ ہوں مائتہ کہنیوں اور کہنوں اور کند ہوں وغیرہ کو اور شاش نرم بلکین کے سر کو کہتے ہیں جنگا چہا نامکین ہے اور کہتے کا بل کو جو کند ہوں کے در میان سے اتر کھل کے معنے ہیں چلتے ہوئے وہ مومن پر جھکنا جیسے کشتی چلتی ہوئی جھکتی ہے اور صبر پڑ معنی ہیں اچان سے نوان میں تانا اور بجز بلکین کو کہتے ہیں اور لین عریک یعنی نرم طبیعت فرمانبردار اور سردا لحدیث جلد اور پے کھلے

بات کرنا
(۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَوْ أَنَّ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الشَّيْرُ كَوْنٌ يَفِرُّونَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعْبِدُهُ مَوَاقِفَهُ أَهْلُ الْكِتَابِ فَيَمْلَأُونَ بِهٖ فَسَدَلُ تَابُوتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاوُدَ السَّدَلُ تَوَكَّلَ الشَّيْخُ بَدْرُ قَتَرِ تَرْجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَهُ يَبُو دُنَاصَرِي جَوْرَتِي پُر بالون کو بغیر مانگے اور تہے شکرین مانگے کاتے اپنے بالون میں اور خوش گنتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وقت اہل کتاب کی جبین آپ کو کچھ حکم نہ ہوتا سو اپنے اپنے ماتھے کے بال جوڑے بغیر مانگے پھر اس کے بعد مانگ نکالی شیخین ابوداؤد واس کے راوی ہیں۔ سدل کے معنے ہیں جوڑنا بالون کا بغیر مانگے۔

(۳) وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ سَنَيْبِ بْنِ سَنَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ يَكُونُ أَنَّ يَنْتَفِخُ الرَّجُلُ الْوَعْرَةَ أَلْبَيْضَاءَ مِنْ دَأْسِهِ وَلِحْيَتُهُ قَالَ وَكَهْ يَحْتَضِبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنَقَتَيْهِ وَفِي الصَّدْرَيْنِ وَفِي الرِّأْسِ نَبْذُ أَخْوَجَةٍ مُسَيِّدَةٍ تَرْجَمَهُ انس سے روایت کہ وہ بوجھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفید بالون سے تو انش نے کہا کہ نہیں ہے زیرا کیا آپ کو اللہ نے ساتھ سفید بالون کے اندام کے اور تہ میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برا جانتے تھے یہ کہ کم روپے سر اور وار ہی سے سفید بال کہاٹے اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خضاب نہیں کیا اور سٹھ کے کچھ نہیں کہ آپ کے نیچے ہونٹ کے تلے اور کہنیوں اور سر میں کچھ سفید بال تھے۔ راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ أَبِي حُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ آيَةَ بَيَاضًا حَتَّى شَفَتَا الشَّفَتَيْنِ الْعَنَقَةَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ تَرْجَمَهُ ابو جحیف سے روایت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا سو میں نے آپ کے نیچے کے ہونٹ کے تلے کچھ سفید بال دیکھے یعنی ریش بچہ میں شیخین کے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَخْلَقَ تَحْلِفًا وَقَدْ أَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَازِيَةً أَنَّ لَفَةً شَعْرَةً لَدَا فِي يَدَايِ جُلٍّ أَخْرَجَهُ مُسَيِّدَةٍ تَرْجَمَهُ انس سے روایت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور سر موند ہوا آجاسر موند ہوا تھا اندام کے اصحاب آپ کے گرد گھومتے نہی سوزن چاہتے تھے کہ آپ کا کوئی بال گرے مگر کسی مرد کے ہاتھ میں یعنی حضرت کا کوئی بال زمین پر نہیں گرنے دیتے تھے روایت کی یہ حدیث مسلم نے۔

الفصل الخامس في خاتمة النبوة وأشياء متفرقة

(۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا خِيفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ إِلَّا أَنْ تَدِيرَ هَمَامًا لَوْ كُنَّا نَمْلِكُ
كَانَ إِذَا كَانَ أَحَدُ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا أَنْتُمْ لِنَفْسِهِمْ نَقَى قَطْرًا إِلَّا أَنْ تَكُنْ خُدْمَةُ اللَّهِ فَلَيْسَ بِكُمْ لَهُ أُخْرَبَةُ الثَّلَاثَةِ وَكَوْنُكُمْ
ترجمہ عائشہ سے روایت کیا کہ کہیں انہیں اپنے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کاموں میں مگر کہ دو دن میں آسان نہ کر لیا جب تک
گناہ نہ ہوتا ہر اگر گناہ ہوتا تو نسبت اور لوگوں کے اس کو زیادہ تر دور ہوتے اور حضرت نے اپنی ذات کے واسطے کہی کسی سے بدلہ
نہیں لیا مگر یہ کہ کوئی چیز اللہ کی حرام کی ہوئی کی جاتی تو اللہ کے واسطے اس سے بدلہ لیتے تینوں کا بود اللہ اسکے مادی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً الْأَوْفَى نُتِيَ خَرَجَ إِلَى الْخَلِيفَةِ
وَخَرَجَتْ مَعَهُ فَاتَّخَذَ لَهَا نَاحِيَةً فَجَعَلَ يَسْتَحْضِئُ بِهَا أَحَدًا مِنْهُمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَصَحَّحَ خَدَّيْ فَوَجَدَتْ يَدَيْهَا
بَرْدًا أَوْ مِجَاجًا كَأَنَّهَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُودَةِ عَطَارٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ جُودَةُ الْعَطَارِ وَهِيَ تَقِي بَعْدَ نِيَّتِهَا الْغَيْبَ وَتَدْفَعُ
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت کیا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پہلے نماز پڑھی پھر اپنا پیر گرواؤں کی طرف کر
اور میں ہی آپ کے ساتھ نکلا تو اس نے حضرت کو لڑکے تو آپ بائیں بائیں سے ہر ایک لڑکے کو رخسارے پر ہاتھ پیرے لگے
اور آپ میرے رخسار پر ہاتھ پیراؤں میں نے آپ کے ہاتھ سے ہنڈک اور خوش بربانی گو یا کہ نکالا ہے اس کو عطار کی دیکھ۔
اسلم کے راوی ہیں۔ اور جو نہ عطار کا وہ برتن ہے جہاں عطر تیار کیا جاتا ہے اور جمع رکھتا ہے۔

(۱۱) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُرُ الْإِلَافَةَ وَيَهْلُ
الْعَوَّ وَبَطْنُ الْعَصَلِ وَيَقْطُرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْفِقُ أَنْ يَكُنِيَ مَعَ الْأَزْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ فَيَقْضِي لَهَا الْحَاجَةَ -
أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ سَالِفُ الْهَذَا مِنْ الْأَقْوَالِ ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر بہت
کیا کرتے تھے بیفائدہ بات کم کرتے تھے اور نمازی پڑھتے تھے اور خطبہ جو پڑھتے تھے اور عار نہ جانتے تھے کہ رائے دان اور
محتاجوں کے ساتھ چلیں اور ان کی حاجت والی کریں لہذا اس کے راوی ہیں۔ لغویہ وہ باوجود ہے۔

(۱۲) وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ مَشَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بَرْدٌ جَرَّ إِلَى عِلْبَيْهِ الْحَاشِيَةِ
فَأَذْرَكَ أَغْرَافِي فَجَبَدَا جَبْدًا نَدَاةً حَتَّى كُنْتُ إِلَى صَفْحَةِ عُنُقِهِ وَقَدْ أَقْرَبَهُ حَاشِيَةُ الْإِلَافَةِ مِنْ رِشْدِهِ
جَبْدًا تَهْلُكُهُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرْبُوبُ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَمَسْتُ إِلَيْهِ وَصَحَّحْتُ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يَعْطَا أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ
ترجمہ انس سے روایت کیا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلا اور آپ پر بخران کی موٹی کنارے والی چادر تھی تو ایک
گنوار نے آپ کو پایا اور آپ کو سخت طرح کہینچا ہاں تک کہ میں نے آپ کے صفحہ گردن پر اس کے سخت کہینچنے کے سبب چادر کے
کنارے کا نشان دیکھا پھر اس نے کہا اے محمد جگوا اللہ کے مال سے جو تمہارے پاس ہے کہہ دو اور تو حضرت نے اس کی طرف مڑ کر
دیکھا اور نہ ہنسے پھر یہ کہ مال عطا کرنے کا حکم کیا ہے نہ میں اس کے راوی ہیں۔

(۱۳) وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَلَّ الْأَعْدَاءُ حَتَّى خَدَّمَ الْمَدِينَةَ
بِأَيْدِيهِمْ فِيهَا الْمَلَأَ فَلَا يَأْتِيهِ نَدَاءٌ إِلَّا مَسَّ فِيهِ يَدُهُ وَرُبَّمَا جَاؤُهُ فِي الْأَعْدَاءِ الْبَرَادَةُ فَيَقْبِضُ يَدَهُ فِيهِ
أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ انس سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست نہ رہا کہ جب صبح کی نماز سے فارغ
ہوتے تو دینے کے خادموں یا برتنوں میں لاتے تو آپ ہر برتن میں اپنا ہاتھ ڈالتے اور بہت وقت سرفرہج میں آپ
پاس لے لے تو آپ اس میں اپنا ہاتھ ڈالتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے راوی ہیں۔

(۱۴) وَعَنْ الْأَخْطَبِيِّ قَالَ بَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَكَاتَبَ عَلَيْهِ قَطْعَةً صَلَّى

تھے جسے تم علما و اہل دین پر بات کرنے ہو منانی کے ساتھ اپنا چون اس کے راوی ہیں۔

۵، **وَعَنْ** ابْنِ سَلَامٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِيُعْقَلَ عَنْهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ
ترجمہ انس سے روایت کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ بات کو تین بار دہرائے تھے تاکہ سننے والا آپ سے جو کچھ
ترجمہ راوی ہیں۔

۶، **وَعَنْ** ابْنِ سَلَامٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَخْدُمُ يَكْنُزُ أَنْ يَرَفَعَ طَرَفَهُ إِلَى
السَّمَاءِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجُمَهُ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دَسْتُورُ تَابَا كَرَبَاتِ كَرْنِي مَثْبُوتِ
نوابی نظر آسمان کی طرف بہت اٹھانے ابو داؤد اس کے راوی ہیں ف یعنی با نظر روحی اس کے۔

۷، **وَعَنْ** ابْنِ سَلَامٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَخْدُمُ يَكْنُزُ أَنْ يَرَفَعَ طَرَفَهُ إِلَى
السَّمَاءِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجُمَهُ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دَسْتُورُ تَابَا كَرَبَاتِ كَرْنِي مَثْبُوتِ
ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے چڑے کا بچونا بچھانی تھیں اور حضرت اس کے پاس دو پہر کو آرام کرنے پر جب آپ اُٹھتے
تو آپ کا پسینہ اور بال سیر ہو کر ٹپٹپٹے میں جمع کرتے تھیں یہ کہ خوشبو میں ملا تین پہر جب اس شخص کے مزید وقت قریب آیا تو انہوں
نے وصیت کی کہ ان کے کفن میں یہ خوشبو لگانی جاوے کہ شیخین منانی اس کے راوی ہیں۔ سب ایک چیز ہے خوشبو دار کہ
خوشبو کے واسطے لگانی جاتی ہے۔

۸، **وَعَنْ** ابْنِ سَلَامٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَخْدُمُ يَكْنُزُ أَنْ يَرَفَعَ طَرَفَهُ إِلَى
السَّمَاءِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجُمَهُ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دَسْتُورُ تَابَا كَرَبَاتِ كَرْنِي مَثْبُوتِ
کہ المذنب حرکۃ فلما رجعه قال ملأ أينا من قنوع ورن وجدناه لخصر أو في رواية كان رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم أحسن الناس وكان أجود الناس وأجود الناس ولقد فرغ أهل المدينة ذات ليلة فأنطلق ناس
فمن الصلوات فتلقاهم النبي صلى الله عليه وسلم فاجتمعوا وقد سبقهم واستبدوا الخبر وهو على من لا يظلم
عزى وفي عنقه الشيف وهو يقول كن قرا عرا لن نرا عرا وقال وجدناه لخصر أو كان قرا سابطا أخرجه الترمذي
ألا الشكافي يقال قرا سابطا أخرجه الترمذي واستبدوا الخبر كشفاً وحققاً ترجمہ انس سے روایت ہے
کہ دینے میں ہول نہی تو حضرت ابوطالب کا گھوڑا جب کوئٹہ پہنچا تھا ماکا اور پہ پہر اور سب کے گل گئے بہر جب پھر تو فرمایا کہ ہنوز
تو کچھ نہیں دیکھا اور اب بتیجئے اس گھوڑا کا قدم تو دیکھا یا پلینے بہت تیز چلتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لوگوں میں زیادہ تر خوب صورت تھے اور زیادہ تر سخی تھے اور تھے زیادہ تر دلاور لوگوں سے اور دینے والے ایک رات فریسی ایک
آواز غوغا کی اور لوگ آواز کی طرف چلے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو پہرتے ہوئے ملے اور حالاکہ البتہ سب آگے بڑھ گئے تھے
اور خیر تحقیق کرتے اور آپ ابوطالب کے ننگے گھوڑے پر سوار تھے اور آپ کی گردن میں تلوار لگی تھی اور آپ فرماتے تھے ہرگز موت نہ دیکھ
خوف نہ کرو۔ اور فرمایا کہ مجھے گھوڑا اور ایک طرح پایا اور حالاکہ گھوڑا بہت سست قدم تھا۔ پانچون اس کے راوی ہیں سو منانی کے
کہا جاتا ہے کہ فرس عجب گھوڑا تیز قدم ہو۔ اور سستہ الخبر کے معنی ہیں کہ خبر معلوم نہ تھیں کی ف یہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا سچہ ہے کہ یہ گھوڑا نہایت سست قدم تھا حضرت کی برکت نہایت تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اس کی تعریف
کی اس حدیث کو کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت میں رات کو نہانے کے کل گئے اور رات اور خوف اور نہانے
کی کچھ پروا نہ کی۔

الْبَابُ الثَّانِي فِي عِلَامَاتِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

دوسرا باب

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشانیں کے بیان

[illegible]

کوئی تیز اثر یک نہیں اور تو میرا رسول اور پیغمبر ہے یعنی ہر جگہ ہو خلق کی طرف سے تیرا نام منوکل کہا کہ تو نے اپنے سب کام مجھ سے پہلے ایسا منوکل کہ نہیں بدخوا اور نہ سخت گونہ سخت دل اور نہ خل کر نیوالا بازار و ن میں اور نہیں دور کرنا بدی کو بدی سے یعنی جو اس کے ساتھ بدی کرے وہ سزا نہیں دیتا۔ لیکن معاف اور درگزر کر لے ہے اور اسد انکی روح کو قبض نہ کرے گا ہر تانک کہ سید ہمارے شہر سے دین کو بے سبب نہ کہنے بدایت کرے مگر وہ قوم کو ساتھ سطح کے کہ کہیں نہ کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں ہوگا اس کے اور ہر تانک کہ کہوئے خدا تعالیٰ بے سبب نہ کہے اند ہی آنکہ ہوں کو۔ اور پھرے کا توں کو اور ول کو کہ بڑی مین میں جو نہ کہہ سبھتے ہیں اور نہ یاد رکھتے ہیں بجاری اس کے راوی میں آدم مراد امیون سے عرب ہیں کیونکہ وہ اچھی طرح کہنا نہ جانتے تھے اور فقط کے معنی ہیں سخت دل سخت خوا اور صحت کے معنی ہیں شورغل کرنا۔ ہر اشارہ ہے اس طرف کہ اسکو دنیا کی جمع کرنے کی عزت نہ ہوگی اور اسکو دنیا کا لالچ بالکل نہ ہوگا۔ تا وہ اس خاطر بازار میں جلے اور لوگوں کے ساتھ بازار میں شورغل بجائے اور غلط وہ ہے جو غلط ہیں ہو۔ **ف** شخصیں عرب کی اسواسطے کہ آنحضرت انہیں میں پیدا ہوئی انکی حفاظت کے بل عجم سے۔

(۴) **وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكَتُ فِي الْقُدْرَةِ صَفَةً مُحَمَّدٍ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ يَدْفَنُ مَعًا قَالَ أَبُو مُوَدَّدٍ الْمَدَنِيُّ قَدْ بَغَى فِي لَيْلَةٍ مَوْضِعَ قَبْرِ أَخْرَجَهُ الذِّمْدِيُّ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ رَوَاهُ** کہا کہ کہی ہوئی میں تو ریت میں صفتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادبیہ ہی لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ مریم کے بیٹے آنحضرت کے ساتھ دفن ہونگے لکے حجرے میں کہا ابو مودد نے جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں جہاں آنحضرت مدفون ہیں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں **ف** بعض صحابہ نے تصدیق کیا کہ وہ دفن ہوں لیکن یہ بات کسی کو پھر نہ آئی تو حکمت اس میں یہی تھی کہ وہ ان عیسیٰ علیہ السلام دفن ہونگے عمر فاروق کے پہلو میں۔

(۵) **وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ الْغَزَّيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ رَجَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَآلَتُهُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُلُّ مَا آتَانِيهِ مِنَ الْمَالِ وَمَا تَحُمِّلَتْ مِنْ أُمُورِ النَّاسِ لَا يَكُنْ لَهُ حَقٌّ أَحْمِلُ تَعْلِيْقَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجَمَهُ أَبُو مَوْسَى رَوَاهُ** کہا کہ کہی ہوئی میں نے رسول پر ادب کیا آپ پر ہی میں جبکی عیسیٰ علیہ السلام خوش خبری دی اور اگر بادشاہی میرے ہاتھ میں نہ ہوتی اور میں نے لوگوں کے کام اٹھائے ہوتے نہ ہوتے تو اعلیٰ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کے دونوں جیسے اٹھاتا ہوں ابو دود اس کے راوی ہیں۔

(۶) **وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَفْيَانَ بْنُ حَرْثٍ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمَدِينَةِ الْيَوْمَ كَانَتْ بَنِي قَبَائِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالُوا أَلَا الشَّامُ قَبِيلُنَا أَنَا يَهَا أَذْجَمُ يَكْتَابُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا رَجُلٌ جَاءَ بِهِ حَبِيبُ الْكَلْبِيِّ قَدْ فَتَاهُ إِلَى عَظِيمِ بَعْرَاءَ قَدْ فَتَاهُ إِلَى عَظِيمِ الشُّوْهِرِ قُلْتُ فَهَلْ هُنَا أَحَدٌ يَدْرِي قَوْلَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي بَرَّعَهُ أَنَّهُ يَقُولُ قَالُوا نَعَمْ قَدْ عَلِمْتُ فِي فَرْشٍ قَدْ خَلَا عَلَيْنَا فَاجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْهُ فَقُلْتُ أَنَا فَاجْلِسْنِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَصْحَابِي خَلَفُوا خُدَّيَا بَنِي جَمَاهُ فَقَالَ قُلْ يَهَى لَا إِلَهَ إِلَّا سَلَامٌ هَذَا أَن هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَرَّعَهُ أَنَّهُ يَقُولُ قَالُوا نَعَمْ قَالُوا بَلَى قَالَ أَبُو سَفْيَانَ وَآلَهُ اللَّهُ لَوْ لَا أَنِّي شَرُّ عَلَى الْكَلْبِ لَكُنْتُ بَيْنَهُ ثُمَّ قَالَ لَأَتَّجِمَانِي بِهِ سَلَهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فَيَكُونُ قُلْتُ هُوَ فَيُنَادِي دُحْسَبُ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قُلْتُ لَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَتَّبِعُونَهُ**

آدمی غور سے بے نصیب ہتے ہیں اور سینے تجھے پوچھا کہ نوک دعویٰ سے پہلے ہی کہی تم کہ جو ٹھ کی قیمت کرتے تھے کہا کہ
 نہیں۔ تو میں نے جانا کہ جو شخص کہی آدمیوں پر چوٹ نہ باندھے گا پہلا وہ خدا تعالیٰ پر کیونکر چوٹ باندھے گا اور میں نے تجھ سے
 پوچھا کہ کیا کوئی اس کے دین میں داخل ہو کر پھر اس سے مرید ہی ہو نام ہے نا خوش ہو کر۔ تو نے کہا کہ نہیں سو ہی حال جو ایمان کے
 نور کا جیکو دل میں بج گیا یعنی ایمان کو تغیر نہیں ہوتا۔ بعد رچ جانے کے لہن اور میں نے تجھے پوچھا کہ کیا اس کے تابع دار نہ ہتے
 جاتے یا کہتے ہیں تو نے کہا کہ تحقیق وہ زیادہ ہوتے جلتے ہیں سو ہی حال ہے ایمان کا کہ اس کو ترقی ہوتی ہے یہاں تک کہ
 کمال کو پہنچتا ہے۔ اور میں نے تجھے پوچھا کہ کیا تم اس کو لڑائی ہی ہوتی ہے۔ تو نے کہا کہ جیسے اس سے لڑائی ہی ہوتی
 ہے اور ہمارے اس کے درمیان لڑائی ڈولوں کی مانند ہے کہی تم اس پر غالب ہوتے ہو۔ اور کہی وہ تم پر غالب ہوتا ہے۔
 سو ہی حال ہے پیغمبروں کا کہ اول انکی آزمائش ہوتی ہے پھر انجام کار انکو فتح نصیب ہوتی ہے اور میں نے تجھے پوچھا کہ کیا۔
 قول قرار کر کے کہی وہ غائبی کرتا ہے۔ تو نے کہا کہ نہیں سو ہی علامت کے پیغمبروں کی کہ وہ ہرگز دعا نہیں کرتے۔ اور میں نے
 تجھ سے پوچھا کہ کیا اس سے پہلے ہی کسی کو یہ دعویٰ کیا تھا تو نے کہا کہ نہیں۔ سو اگر کسی نے اس سے پہلے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو میں نہا
 یہ شخص بھی پہلے مرد کے قول پر چلا یعنی میں جانتا کہ اس نے کہا دیکھی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ پھر ہر قل بادشاہ نے کہا کہ کیا جبرئیل
 بتاتا ہے سینے کہا کہ ہکو نما ز اور زکوٰۃ اور رشتہ داروں سے سلوک اور پرہیزگاری سکھاتا ہے۔ پھر ہر قل نے کہا کہ اگر یہ سب بایز
 بھی ہیں جو تو کہتا ہے تو بیشک یہ شخص پیغمبر ہے اور البتہ جہک پہلے سے معلوم تھا کہ اس وقت پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہے لیکن میرا یہ گمان
 نہ تھا کہ تم عرب لوگوں میں ہو گا اور اگر میں جانتا کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا تو میں اس کے دیدار کا عاشق ہوتا۔ یعنی تخلیف
 اٹھا کر اس کا دیدار حاصل کرتا۔ اور اگر میں اس کے پاس نہ ہوتا تو اس کے قدم دھوتا۔ اور البتہ انکی بادشاہی اور حکومت میرے قدم کے نیچے
 تک پہنچنے کی پھر ہر قل نے حضرت کا یہ خط مانگا۔ اور پڑھا تو ناگمان اس پر یہ مضمون لکھا تھا شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان
 ہے نہایت رحم والا۔ یہ خط محمد خدا کے رسول کی جانب سے ہے۔ ہر قل کی طرف جو روم کا سردار ہے سلام ہے جو مسیحی ساہوکار
 چلا۔ بعد اسکے میں تجھ کو بلاتا ہوں اسلام کی دعوت کے اسلام قبول کرنا کہ تو دین میں سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جاؤ انجھ کو وہ ہر
 ثواب یگا۔ یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنا یگا۔ دوسرا ثواب دین محمدی قبول کرنا یگا۔ اور اگر تو نے اسلام قبول کیا تو رحمت
 کا گناہ تجھ پر نہ پڑے گا یعنی جب تو مسلمان نہ ہو اور رحمت ہی مسلمان نہ ہوگی تو انکی گمراہی کا عذاب تجھ پر ہوگا۔ اور اسے کتاب والو
 آج اس بات پر جو ہمارا اور تمہارا درمیان بلا ہے وہ بات یہ ہے کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو
 اسکے ساتھ شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے بعض آدمی بعضوں کو خدا کے سوا کوئی پناہ اور مالک جانیں پھر اگر اہل کتاب نے جہد
 سے مڑ موڑیں تو ان سے کہہ دو کہ ہم تو مسلمان ہیں حکم الہی کے تابع ہیں یعنی اور تم حکم الہی کے تابع نہیں ہو۔ یہ جبر حب ہر قل خط
 پڑھ چکا تو اسکے پاس وزیر بلند جو میں اور اہل عرب میں نہایت مشہور وغل ہوا یہ ہمہ وجہ حکم کے بعد باہر نکلا تو اسے بیان کہنا جو کہ حسب کارائے تو میں نے
 اپنے ساتھیوں سے کہا کہ البتہ محمد کا رتبہ بڑا ہوا کہ تحقیق بادشاہ روم اس سے ڈرتا ہے جو حب و جھوٹے نصیحتیں دے رہا کہ حضرت صلب پر غالب
 رہینگے یہاں تک کہ خدا نے جھکو سلام میں داخل کیا یہ ہر قل نے اپنے سردار بلاتے اور انکو اپنے ایک مکان میں جمع کیا پھر کہا اے
 مردہ روم کے اگر قبائعت تک اپنی ہڈیوں پر بہتری چاہتے ہو اور اپنی بادشاہی کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر پر ایمان لاؤ تو
 روم کے سردار صلب ہر قل کے اور گورخروں کی طرح ہر قل کے اور دروزوں کی طرف ہٹا گئے لیکن انہوں نے دروازہ بند پاؤ پھر
 ہر قل نے انکو بلایا اور کہا کہ میں نے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جوابات مجھ کو پسند نہی وہی سننے کی پھر ان لوگوں
 نے ہر قل بادشاہ کو سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو کر پیغمبرین اس صلیب کو راوی ہیں تو نہ دخل ان کے دے دیے میں جیسے چوٹ

لَا تَخْلَفُ فَرِيضَتَا عِبَادَةِ الْأَوَّلَانِ وَعَبْدُ الْخُرَافِ أَتَمُّ الْمُعَرِّفِ فَلَمَّا خَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي عِبَادَةِ الْأَوَّلَيْنِ تَسَبُّوهُ لَلْبَيْتِ قِيلَ كَانَ جَدًّا لَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ مِنْ قَبْلِ الْأَوَّلِ أَرَادُوا أَنَّهُ يُزْعِجُ
 إِلَيْهِ فِي الشُّكِّ قِيلُوا لَا صَفَرَهُمُ الشُّكُّ لَمْ يَكُنْ لَكَ الْبَيْتُ لَمْ يَكُنْ لَكَ الْبَيْتُ مِنَ الصُّفَرِ فِي الْغَالِبِ حَاصُوا أَجْرَهُ
 وَجَاءُوا مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أُخْرَى تَرْجُمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدَايِتِ هُوَ كَمَا كَرِثَ بِلَانِ كِي جَبَّسَ ابْنُ سَفِيَّانَ بَنَ حَرْبَةً كَمَا كَرِثَ مَدَايِتِ صَلَاحُ كِي بِي
 اِدْرَسُولِ شَهْدَةِ أَدُولَمُ كَدَرِيَانِ ثَبِيرِي تَحِي - مِينُ اسْ مِينُ شَامِكِ مَلَكُ جَلَدِي نِي تَجَارَتِ كَرِي - سَوَجَرِ حَالَتِ مِينُ كِي مِينُ مِينُ تَهَا
 كِي نَاگَمَانِ حَضَرَتِ كَا نَا مِرَ قُلُ بَادشَاهِ رَدَمُ كِي بِاسْ لَا يَا كَا دَحِيهْ كَلْبِي صَحَابِي وَهْ نَا مَلَا لَ تَهْ نُو دَحِيهْ كَلْبِي لَ نُو دَحِيهْ بَصَرُ كِي
 سَرْدَارِ كُو پُنجَا يَا كِي هَرِ قُلُ كِي ثَرَسَ امِيرُونِ مِينُ تَهَا بِرَاوَسَنَ وَهْ خَطَرِ دَمُ كِي بَادشَاهِ كُو پُنجَا يَا دِي نِي حَضَرَتِي دَحِيهْ كُو اِیسی طَرَحِ حَكْمِ
 كِيَا تَهَا كِي تَوْبَهُ خَطَبُ كِي كَسَرْدَارِ كُو پُنجَا دِي نَا وَهْ هَرِ قُلُ كُو پُنجَا دِي گَا - اِبَرِ هَرِ قُلُ نِي كَمَا كِي لَ اِسْ جَلَهْ كُو كُو اِسْ مَرْدُ كِي قَوْمِ
 سَ جَوَابِ اِسْ كُو بَغِيْبِرِ كِتَابِ - لَو گُونِ نِي كَمَا نَا سُو مِيرِي طَبِي هُو اِی مَعْرُجَنَ دَمِيُونِ قَرِشِ كِي تَوْبَهُ هَرِ قُلُ كِي بِاسْ اِنْدُ كِي
 تَوَاسِ نِي مَلُ كُو پَنَ اَكِي بِي تَهَا - اِبَرِ هَرِ قُلُ نِي پُو جَهَا كِي قَوْمِ مِينُ اِسْ بَغِيْبِرِ كَا كُونِ نَخْصِ زِيَادَهْ حَرْفِ رِي رَشْتَهْ دَارِ هُو مِي نِي كَمَا كِي مِينُ تَوَاسِ
 جَهْ كُو پَنَ سَا مِي نِي بَهْلَا يَا اِدْمِيرِ سَ سَا مِي مِيرِ سَ جَحِي تَهْ - اِبَرِ هَرِ قُلُ نِي اِسْ تَرْجَمِ كُو بَلَا يَا كِي عَرَبِي اِدْرُومِي دُو نُونِ دَرَبَانِ
 جَانَا تَهَا اِدْمِيرِ كَمَا كِي اِبْرَسْفِيَانِ كِي سَا تَبِيُونِ سَ كِي كَدَرِ مِينُ اِبْرَسْفِيَانِ سَ اِسْ نَخْصِ كَا حَالِ پُو جَهَا مِينُ جَوَابِ تَبِيُونِ بَغِيْبِرِ
 جَانَا تَهْ اِگِرِ جَوُثِ بَوَلِ تَوَاسِ قَوْمِ كُو چُشَلَاوِ اِبْرَسْفِيَانِ نِي كَمَا كِي قَسْمِ خَدَا كِي اِگِرِ دُرُ دُو تَا كِي پَرِ جَوُثِ شَهْرِ هُو جَا رِي گَا تَوِي مِينُ حَضَرَتِ
 كِي حَالِ مِينُ كُو جَوُثِ بُو تَهَا - اِبَرِ هَرِ قُلُ نِي تَوَاسِ مَتْرَحِ كِي كَمَا كِي اِبْرَسْفِيَانِ سَ بُو جَهْ كِي قَوْمِ مِينُ اِسْ بَغِيْبِرِ كَا حَسْبِ سَنَبِ كِي سَا
 مِي نِي كَمَا دَهْ هَمُ لَو گُونِ مِينُ زَبَانِ مَتْرَعِ اِدْمِيرِ خَانْدَانِ سَ اِبَرِ هَرِ قُلُ نِي پُو جَهَا كِي اِسْ بَابِ دَادُونِ مِينُ كُو اِی بَادشَاهِ هُو تَهَا
 مِي نِي كَمَا كِي مِينُ اِبَرِ كَا كِي نُو كِي دَعْوِي سَ پِلَ سَ كِي كَبِي قَوْمِ كُو جَوُثِ بَوَلِ نِي كِي تَبَتِ كِي تَوَاسِ مِي نِي كَمَا كِي مِينُ اِبَرِ هَرِ قُلُ نِي كَمَا
 كِي كَا سَرْدَارِ لَو گُونِ كِي تَوَاسِ مِي نِي - اِغْرِبِ لَو گُونِ كُو كَا مِيرِ بَلَكِ غَرِيبِ لَو گُونِ كِي تَوَاسِ مِي نِي - اِبَرِ هَرِ قُلُ نِي كَمَا كِي اِسْ
 سَا مِي مِي تَهْ جَلَتِ مِينُ يَا گِي نِي مِينُ مِي نِي كَمَا مِينُ بَلَكِ تَهْ جَلَتِ مِي نِي - اِبَرِ هَرِ قُلُ نِي كَمَا كَا كُو اِسْ دِينِ مِي نِي مَلُ كُو پَنَ
 مِي نِي مِي مِي جَا تَهْ نَا خُشَنِ مِي كُو - مِي نِي كَمَا كِي مِينُ - اِبَرِ هَرِ قُلُ نِي كَمَا كَا تَهْ اِسْ سَرِ لَانِي لَ جِي هُو تَهْ مِي نِي كَمَا كِي
 مَانِ هَرِ قُلُ نِي كَمَا كِي مِيرِ تَهَا رِي اِدْرُومِي لَانِي كَا كِي اِنْجَامِ هُو تَهْ - مِي نِي كَمَا كِي مَانِ اِسْ دَمِيَانِ لَانِي دُو لَو گُونِ كِي مَانِ
 هُو تَهْ كِي كَبِي مِيرِ اِسْ وَهْ خَالِي اِدْرُومِي وَهْ مِيرِ اِسْ وَهْ خَالِي كَبِي هَمُ اِسْ مِي تَهْ كَلِيفِ پَلَتِ مِينُ اِدْرُومِي وَهْ مِيرِ اِسْ مِي تَهْ
 پَلَتِ مِينُ مِي نِي كَبِي وَهْ مِيرِ اِسْ مِي تَهْ كَبِي هَمُ اِسْ مِيرِ غَالِبِ هُو تَهْ مِينُ اِبَرِ هَرِ قُلُ نِي كَمَا كِي كَبِي قَوْلِ فَرَا رَكِ كِي دَعْوَا مِي -
 كَرِ تَهْ - مِي نِي كَمَا كِي مِينُ - لِي كُنْ اِبَرِ اِسْ اِسْ مِي تَهْ اِسْ مَدَايِتِ صَلَاحِ هُو تَهْ اِسْ مِي تَهْ مَعْلُومِ مِينُ كَا اِبَرِ كِيَا كَرِ مِي وَا
 اِسْ دَقُولِ فَرَا رَكِ تَهْ يَا دَا كَرِ تَهْ اِبْرَسْفِيَانِ نِي قَسْمِ اِسْ كِي كَمَا مِي اِسْ اِسْ مِي تَهْ اِسْ مِي تَهْ اِسْ مِي تَهْ اِسْ مِي تَهْ اِسْ مِي تَهْ
 سَا - اِبَرِ هَرِ قُلُ نِي كَمَا كِي قَوْمِ مِينُ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ كَا دَعْوِي كِي نِي اَكِي هُو كِيَا هُو يَا مِينُ - مِي نِي كَمَا كِي مِينُ - اِبَرِ هَرِ قُلُ
 نِي مَتْرَحِ كِي كَمَا كِي اِبْرَسْفِيَانِ سَ كَدَرِ سَ كِي مِي نِي تَهْ سَ پُو جَهَا كِي قَوْمِ مِينُ اِسْ مِيرِ كَا حَالِ پُو جَهَا كِي غَرِيبِ لَو گُونِ
 اِدْرُومِي خَانْدَانِ هُو سُو مِي دَسُو جَهْ كِي بَغِيْبِرِ لَو گُونِ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ
 تَهْ سَ پُو جَهَا كَا اِسْ كِي بَابِ دَادُونِ مِينُ كُو اِی بَادشَاهِ هُو تَهْ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ
 نَخْصِ نُو كِي مِي نِي اِسْ مِيرِ حَبُوتِ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ اِسْ مِيرِ حَبُوتِ
 مِينُ يَا سَرْدَارِ تَهْ كَمَا - غَرِيبِ مِينُ سُو مِي حَالِ سَ پُو جَهَا رَدِ كَا اِدْرُومِي لَو گُونِ اِكِي تَا بَعْدَارِي كَرِ تَهْ مِينُ - مِي نِي تَهْ

فَقَالَ اقْرَأُوا بِأَسْمَاءِ ذِكْرِكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ
 مَا لَمْ يَكُن لَكَ فَرْجٌ بِهِ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ قَوْمُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَلِيفَتِهِ فَقَالَ قَدْ تَلَوْنِي
 قَوْلِي فَرَمَلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرُّدُومُ فَقَالَ لِيَخْلُجِيهِ وَدَخَبْنِهَا الْخَبْرَ وَقَالَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي كَلَّتْ
 لَمْ أَخْذِ حِيْمَةً كَمَا أَتَيْتُمْ قَوْمَ اللَّهِ لَا يَخْذِيكَ اللَّهُ تَعَالَى أَبَدًا إِنَّكَ لَتَحْمِلُ الرِّحْمَ وَتَصُدُّنِي الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ
 وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِى الضَّعِيفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى وَرَقَةَ ابْنِ نَوْكَلِ بْنِ أَشِيدِ بْنِ
 عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَيْسٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَلِيفَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَكَانَ إِمْرَأً تَنْصَرَفُنِي النَّجَاحِيَّةَ وَكَانَ
 يَكْتُمُ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُمُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا شَاءَ أَنْ يَكْتُمَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا أَقْدَعَ عَمَى فَهَالَتْ خَدَّيْ
 بَابَانِ عَمَى اسْتَمَعَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ مَا يَقُولُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَأْتِي فَأَخْبَرَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبْرَ مَا
 رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيَّ بِأَلَيْسَ فِيهَا جَدٌّ عَلَى لَيْسَ أَكُونُ حَيًّا إِذَا جُرُجَتْ
 قَوْمُكَ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَهُكُمْ أَوْ مَخْرُجِي هُمْ قَالَ نَعَمْ لَكُنَّ بَاتِ دَجُلٌ قَطُّ يَنْبُلُ مَا حِثَّتْ بِهِ إِلَّا مَخْرُجِي
 وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمُكَ أَنْصُرَكَ نَعْمًا مَوْزَرًا ثُمَّ لَمْ يَسْتَبْ وَرَقَةُ أَنَّ نَوْكِي وَفَدَّرَ الْوَحْيَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِ
 عَطَا إِذَا حَطَّ بِشِدَّةٍ كَمَا يَغْطِي فِي الْمَاءِ إِذَا بَلَغَتْ فِي حُطِّهِ فِيهِ وَالْكَلُّ الْوَيْالُ وَالْحَوَارِجُ الْمُهِمَّةُ وَتَكْسِبُ
 الْمَعْدُومَ أَتَى كَيْسَ إِلَى كُلِّ مَعْدُومٍ وَتَنَالَهُ وَلَا يَتَعَدَّى عَلَيْكَ لِبُعْدِهِ وَقِيلَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ أَتَى
 لُطَيْفِيَّةَ عَائِشَةَ وَتَوَصَّلَ إِلَى كُلِّ مَنْ هُوَ مَعْدُومٌ وَمِنْهُمَا النَّامُوسُ صَاحِبُ بَيْتِ الْمَلِكِ الَّذِي لَا يَهْضُرُ إِلَّا فِي
 وَبَيْتِي جِبْرِئِيلُ لِأَنَّهُ مُخْصُوصٌ بِالْوَحْيِ وَالْغَيْبِ الَّذِي لَا يَطْلُعُ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ مِمَّنْ الْمَلَائِكَةُ غَيْرُهُ وَاجْتَدَعَ
 هَهُنَا كَيْفَايَةً عَنْ الشَّيْءِ لَيْسَ أَكُونُ شَا بَاعِدًا ظُهُورَكَ لَا تَصْرُكَ وَأَعْيُنُكَ وَالْمَوَدَّةُ وَالْمَوَدَّةُ
 ترجمہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایات کہہ کہ پہلے پہل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی آتی شروع ہوتی
 بھی خود میں نہیں دیکھتے تھے کوئی خواب نہ کہ آتی تعبیر کی مانند سفیدی صبح کے لیے جو خواب کہتے سو نہیں
 ہوتی پہر آپ کو تنہائی اور گوشہ گیری پسند آتی تھے میں ایک حرا پہاڑ سے اس کی غار میں اکیلے رہتے تھو اور اس میں کئی
 کئی راتیں عبادت کرتے گھر میں نہ آتے اور اتنی راتوں کا سوچے جاتے۔ پہر خود مجھ کی طرف پہر آتے اور اتنی راتوں کا سوچ
 پہرے جاتے یہاں تک کہ آپ کو حق آیا یعنی وحی آئی سو آپ کے پاس نہ شیشہ آیا اسے حضرت نے کہا کہ پڑھ حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو پڑھا ہوا نہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہر اس نے مجھ کو پڑا اور سخت ہیچا یہاں تک
 کہ مجھ کو طاقت نہ رہی پہر اس نے مجھ کو چوڑ دیا۔ اور کہا پڑھ۔ میں نے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں سو اس نے مجھ کو پڑا اور دعوی
 بارہا یہاں تک کہ مجھ کو طاقت نہ رہی پہر اس نے مجھ کو چوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ۔ میں نے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں پہر اس نے مجھ کو
 تیسری بار دیا یہاں تک کہ مجھ کو طاقت نہ رہی پہر اس نے مجھ کو چوڑ دیا۔ اور کہا پڑھ۔ اپنے رب کا نام جسے پیدا کیا بنا یا
 آدمی کو کون کی پیشانی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہے جسے ظلم کے سبب علم دیا سکھایا آدمی کو جو نہ جانتا تھا۔ پہر حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گہری طرف پہرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل کانپتا تھا سو خود مجھ کے پاس آئے اور فرمایا مجھ کو کپڑا
 اوڑھاؤ مجھ کو کپڑا اوڑھاؤ یہی سبب تھا جس سے تپ لڑھکے مار ڈر کے تو انہوں نے آپ کو کپڑا اوڑھا یا یہاں تک کہ آپ خوف جاہل
 پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سبب خد مجھ سے کہا اور فرمایا کہ البتہ مجھ کو اپنی جان کا خوف ہے کہ سادہ ہلاک ہو جاؤں
 خد مجھ سے کہتا یہ نہیں ہونیکا آپ خوش ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ کو کہیں دلیل نہیں کہے گا آپ رشتہ و اہل

روایت کیا جاوے گا اور میری طرف منسوب ہو گا اور خداوند تعالیٰ ہے اور وہ توڑ ڈالنا عہد و پیمان کا ہے اور نداشت کمال
 جاما دل کا ہے ساتھ چیز کے اور خوش ہونا اس کے قبول کرنے سے اور بحر باہنہم سجالا جبکہ دونوں میں برابر ہے کبھی بہہ لوگ
 غالب ہوں اور کبھی وہ اور مرد صلہ رحمی ہے اور وہ ہر چیز ہے کہ حکم کیا ہے اللہ نے اس کے جوڑنے کا طرف قرابتیں کو تمام
 پہلانی اور حسان سے اور عفاف باز رہنا ہے حرام چیز سے اور مراد الیسمین سے رعیت کا، اور بعضوں نے کہا کہ تا بعد ازاں اور
 لفظ ملتا آواز دن کا اور مختلف ہونا انکا یعنی شغل اور امر احرام بن ابی کبشہ مراد اس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یعنی اسکا
 شان بہت بڑا بلند ہوا اور قریش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابی کبشہ غزالی کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہتے تھے کہ یہ
 انکا پیشا ہے اس واسطے کہ ابی کبشہ بت پرستی میں قریش سے مخالف تھا اور وہ شعرے مشہور تارے کی عبادت کرتا تھا۔
 پر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی بت پرستی میں اسے مخالف ہوئے تو انہوں نے آپ کو اسکی طرف منسوب کیا اور بعضوں
 نے کہا کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نانا ہے اور مراد انکی بہہ تھی کہ آپ کہنے لگو ہیں اسکی طرف منسوب ہیں اور جو مضر
 روہیون کہتے ہیں یہ نام انکا اس واسطے ہوا کہ اکثر مومی زرد رنگ ہوتے ہیں۔

(۷) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْيَحْيَى يَصْعَدُ ذَاتَ النَّهَارِ يَسْتَمِعُونَ اَلْوَحْيَ فَاِذَا رَآهُمُ عَاكِفَةً زَادُوا عَلَيْهِمُ
 سَعَاوَتَيْنِ فَاَمَّا اَلْكَلْبَةُ فَتَكُونُ حَقًّا مَا زَادُوْهُمَا يَكُوْنُ بَالِغًا فَلَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اِلَيْهِمْ سَلَّمَ مِنْعَتُ الْيَحْيَى مَقَاعِدَ هَامِنِ السَّمَاءِ بِالشُّهُقِ لَمْ تَكُنِ الْغُيُومُ يَكْرَهُ بِهَا قَبْلَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُمْ اِبْلِيسُ مَا هَذَا
 اَلَا كَمَا كَرِهْتُمْ فَبُعِثَ جُنُودُهُ فَوَجَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَا يَحْيٰى بَيْنَ جَبَلَيْنِ يَمْلِكُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ هَذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ حَدَّثْتَ فِي الْاَمْسِ اَخْبَرْتُ
 اَلْقَوْمَ بِذِيْ قَوْمِهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَيْتُكَ اَنَّهُ كَانَ يَطْرُقُ اَسْمَانُ كَيَطْرُقُ جُرْهُ جَاتِيْ اَرِيْجَا وَمَعِيَ اِلَى طَرَفِ كَانِ لَكَ تَجَرُّبٌ بِرَجَبٍ كَوْنِيْ اَبْنِ سَنَ
 پائے تو زمین تانوی جوٹ ملے سو وہ ایک بات تمہی ہوتی اور جو اس میں زیادہ کرتے وہ جوت ہوتا ہے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 تو میں آسمان پر جا کر بیٹھنے کو شعلوں کے ساتھ دے گئے اور اس سے پہلے ان پر تاروں سے چمکاڑے نہیں پڑتے تھے بلکہ
 شیطان نے ان سے کہا کہ نہیں ہے یہ روکنا مگر کسی نئی بات کے پیدا ہونے کے سبب کہ اس نے اپنی فوجوں کو بھیجا تو
 انہوں نے حضرت کو لکے کے دو پہاڑوں کے درمیان نماز پڑھتے پائے پھر انہوں نے اگر اس کو خبر دی تو شیطان نے کہا
 کہ یہی حادثہ ہے جو زمین میں پیدا ہوا تندی اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِي بَدْءِ الْوَحْيِ

تیسرا باب

م شروع وحی کے ہون میں

(۱۱) عَنْ عَائِشَةَ نَحْ فَالَتْ اَوَّلُ مَا بَدَأَنِيْ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْوَحْيِ لَوْ دُبَا الصَّارِحَةِ
 فِي النَّوْمِ وَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا اِلَّا اَجَاءَتْ مِنْتَلٍ فَلَمَّا فَتَحْتُ الصُّبْحَ وَحَيَّبَ اِلَيْهِ اَلْحَلَاكَ كَانَ يَخْلُوْ بِعَارِيَةِ اَدْرَ فَيَخْتَلِ
 فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّ اَلْكَلْبِي دَوَاتٍ لَعَدَدٍ قَبْلَ اَنْ يَنْزِعَ اِلَى اَهْلِيْهِ وَيَاْزِدُ لَذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى خِدَاجَةِ نَحْ
 مِيْزُوْ دُرِيْهِ لِحَاثِيْ جَاءَهُ الْوَحْيُ وَهُوَ فِي عَارِيَةِ اَدْرَ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِنْفِرْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِيْ قَالَ فَاَخَذَ
 فَطَقَّ حَتَّى يَبْلُغَ مَوْجِزَ الْجَهْدِ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِنْفِرْ فَعَلْتُ لَسْتُ بِقَارِيْ فَطَقَّ النَّبِيَّةَ حَتَّى يَبْلُغَ مَوْجِزَ
 الْجَهْدِ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِنْفِرْ فَعَلْتُ مَا اَنَا بِقَارِيْ فَاَخَذَنِيْ فَطَقَّ النَّبِيَّةَ حَتَّى يَبْلُغَ مَوْجِزَ الْجَهْدِ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ

سے سلوک کرتے ہیں اور سچ بولتے ہیں اور بوجہ کو اٹھاتے ہیں یعنی عیال وغیرہ ضعیفوں اور یتیموں کی خبر گیری کرتے ہیں اور محتاج کو دیتے ہیں۔ جہانگیری کہتے ہیں لوگوں کی جائز مصیبتوں میں کام آتے ہیں اور مدد کرتے ہیں۔ بہرہ خدیجہ حضرت کو وقفہ بن نوح نے پاس لے گئیں اور وہ خدیجہ کا چچیرا بھائی تھا۔ اور وہ مرد کفر کے زمانے میں عیسائی ہو گیا تھا۔ عبرانی زبان کو جانتا تھا۔ انجیل کو کہ عبرانی زبان میں ہی۔ عربی زبان میں لکھا تھا یعنی اسکا عربی زبان میں ترجمہ کرنا تھا جہنم کہ لکھنا چاہتا سا وہ بہت بوڑھا تھا۔ اندھا ہو گیا تھا۔ تو خدیجہ نے کہا اسے چچا کے بیٹے اپنے بیٹے سے سن کیا کہتا ہے۔ اُس نے کہا کہ اسے ہتھیار کیا دیکھتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو خبر دی اُن جنہ کی کہ دیکھی۔ تو وہ نے آپ کے کہا کہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر اترا تھا۔ یعنی جبریلؑ کا کاش میں جوان ہوتا کاش میں زندہ ہوتا جسوقت کہ تیری قوم تمہکو نکالے گی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میری قوم تمہکو نکال دیگی وہ نے کہا کہ ہاں۔ کہ جب کہی کوئی شخص ایسی چیز یعنی نبوت لایا۔ جیسے تو لایا ہے تو کافروں نے اُس کو دشمنی کی جیسے سب پیغمبروں کا یہی دستور چلا آیا ہے کہ کافر انکے دشمن ہو جاتے ہیں اور اگر سینے تیری نبوت کا زمانہ پایا جسوقت کہ تیری قوم تمہکو نکال دیگی تو نہ ماری خوب مدد کروں گا بہر کچہ دیر نہ ہوئی کہ وہ مر گیا اور وحی بند ہوئی بشیخین اسکے راوی ہیں۔ غلط کے معنی ہیں اسکو سخت دبا یا۔ اور مراد کل سے عیال ہے اور ضروری حاجتیں اور معدوم کو کما لے ہو۔ یعنی ہر عاجز کی طرف پہنچتے ہو اور اُس کے کام آتے ہو اور انہیں دشواریوں سے دور ہونے کے سبب اور بعضوں نے کہا تکسب المعصوم کے معنی ہیں کہ غیر کو دیتے ہو۔ معدوم چیز اسکو پہنچاتے ہو طرف اُس شخص کی کہ وہ اُس کے پاس نہیں اور ناموس کے معنی ہیں شرف صاحب ہوسید جو نہیں حاضر ہوتا مگر ساتھ خیر کے اور نام رکھا گیا۔ جبریل اس واسطے کہ وہ مخصوص ہے ساتھ وحی کے اور غیب کے جبر کسی فرشتے کو اُس کے سوائے اطلاق نہیں اور جبر سے مراد اس جگہ جوانی ہے یعنی کاش میں تیرے ظاہر ہونے کے وقت زندہ ہونا اور تیری مدد کرنا۔

(۲) وَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ ابْنِ صَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَقَلِّ مَا تَزُولُ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ يَا بُنَيَّ الْمَدُّ تَوَضَّعْتُ لَهُمْ يَوْمَ لَوْ كُنَّا قُرْآنًا بِأَنَّمَا دِيكَ خَلَقَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ رَضِيَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا أَحَدٌ تَلَا مَلَكًا تَلَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ جَابِرٌ دُرَّتْ بِحِرَاءِ شَهْرٍ أَفَكَتَا فَهَيَّيْنَا جَوَارِيَّ هَلَطَتْ فَتَوَضَّعَتْ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرْ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ يَسَارِي فَلَمْ أَرْ شَيْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ أَرْ شَيْئًا ثُمَّ نَفَثَ رَأْسُ قُرْآنٍ شَيْئًا فَلَمْ أَتَيْتُكَ إِلَّا كَأَنِّي مُعْدٍ نَجِيَّةً فَقُلْتُ مَنْ تَرَوْنِي قَالُوا يَا بُنَيَّ الْمَدُّ تَرَوْهُمْ قَالُوا تَرَوْكَ فَكَلِمَاتٍ وَتَلَا بِكَ قَطْعُ صَوْرِي الرَّجُلُ فَانْجَرُوا ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْرَأَ صَلَوَاتُكَ - أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَجَمْعُ بَنِي أَبِي كَثِيرٍ سَمِعُوا هَذَا هِيَ کہتا ہیں کہ پہلے سورہ اِذَا زُلْزِلَ آتری ہے۔ کہا ابو سلمہ نے۔ کہا کہ میں نے جابر سے یہ سوال کیا تھا۔ اُس نے کہا کہ میں نے تجھے وہی بات بیان کرتا ہوں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بیان کی حضرت نے فرمایا کہ میں نے حرا کے پہاڑ میں ایک ماہی کو پایا کیا پہر جب میں اپنا اعسکا پورا کر چکا تو میں ماکے اندر مارتا تو کسی نے مجھکو پکا سا سینے اپنی دائیں نظر کی تو میں نے کچہ نہ دیکھا پہر سینے اپنے بائیں نظر کی تو کچہ نہ دیکھا۔ پھر اپنے پیچہ نظر کی تو یہی کچہ نہ دیکھا پہر میں نے اپنا سر اٹھایا تو میرے ایک چیز دیکھی یعنی فرشتہ تو اُس کے سامنے ثابت نہ رہا یعنی غش کہا کہ نہیں پر گڑھا پہر میں خدیجہ کے پاس یا تو میرے کہا کہ مجھکو کھڑا اور ڈاؤن یعنی بسبب لرزہ کے کہ شدت خوف سے پیدا ہوا تھا پہر یہ سورہ اُتری کہ اسے کپڑا اوٹھتا تھا

[illegible]

۱۰۰

[illegible]

جس میں تو اس میں سیکر نزدیک بات نہیں بدلتی۔ پانچویں اس کے راوی ہیں سو ابوداؤد کے امیر القاضی شیخین کے ہیں۔ اور اسانی کی ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ نمازوں کے ساتھ پہرے گئے تو موسیٰ نے آپؐ کو کہا کہ بٹ جا بنے رب پاس رساں سے آسانی مانگ سولے کے مقرر نشان یہ ہے کہ قوم بنی اسرائیل پر وہ نمازین فرض ہوئیں تو وہ انکو قائم نہ کر سکے تو میں اپنے رب کی طرف بٹ گیا اور بیٹھے اُس سے آسانی مانگی تو خدا نے فرمایا کہ میں نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا تھا اُن میں سے نبی بھیج رہی ہوں اور تیری امت پر پچاس نمازین فرض کی ہیں۔ سو یہ پانچ نمازین ہیں جس کے بدلے پچاس کے سوا اور تیری امت کو قائم رکھیں تو میں نے جان لیا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف لازم ہو چکی ہیں۔ پہر میں موسیٰ کی طرف پہر آیا موسیٰ نے کہا پہر رب کی طرف بٹ جا سو میں بٹ کر نہ گیا۔ سدرۃ المنتہی ایک درخت ہے بہشت کی پرلی طرف میں وہاں تک تمام ہوتے ہیں علم بیلون اور بچلون کے یعنی اس سے آگے کی کو معلوم نہیں کیا ہے۔ اور سدرۃ الباقی درخت ہے کہ اوپر ہی ہے اور مرد اس کی بل ہو درخت سدرۃ المنتہی کا۔ اور قلال شے کہ کہتے ہیں حسین کی پہاں پانی سنانا ہے۔ اور چری طرف سولے مسو کہ وہاں بنے ہیں۔ اور مصری کے معنی میں لازم اور واجب۔

(۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ بَشْرَى فَرَسًا ثَمْتُ فِي الْحِجْرِ فَبَلَغَ اللَّهُ رُبِّي بَلَيْتَ الْقَدَسِ كَلَفَقَتْ أُخْبَارُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانُ وَالْزَمِيذِيُّ تَرْجُمَهُ جَابِرٌ عَنْ رَأْسِهِ نَبِيٌّ تَرْتَمِيهِمْ أَسْرَ الْفَرَسِ فَفَرَّ بِمَا كُنْتُ فِيهِ فَرَأَى بَابَ الْبَيْتِ فَكَلَفَقَتْ أُخْبَارُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانُ وَالزَمِيذِيُّ تَرْجُمَهُ جَابِرٌ عَنْ رَأْسِهِ نَبِيٌّ تَرْتَمِيهِمْ أَسْرَ الْفَرَسِ فَفَرَّ بِمَا كُنْتُ فِيهِ فَرَأَى بَابَ الْبَيْتِ

(۳) وَعَنْ آئِينَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ بَشْرَى فَرَسًا ثَمْتُ فِي الْحِجْرِ فَبَلَغَ اللَّهُ رُبِّي بَلَيْتَ الْقَدَسِ كَلَفَقَتْ أُخْبَارُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانُ وَالزَمِيذِيُّ تَرْجُمَهُ جَابِرٌ عَنْ رَأْسِهِ نَبِيٌّ تَرْتَمِيهِمْ أَسْرَ الْفَرَسِ فَفَرَّ بِمَا كُنْتُ فِيهِ فَرَأَى بَابَ الْبَيْتِ فَكَلَفَقَتْ أُخْبَارُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانُ وَالزَمِيذِيُّ تَرْجُمَهُ جَابِرٌ عَنْ رَأْسِهِ نَبِيٌّ تَرْتَمِيهِمْ أَسْرَ الْفَرَسِ فَفَرَّ بِمَا كُنْتُ فِيهِ فَرَأَى بَابَ الْبَيْتِ

الْبَابُ الْخَامِسُ فِي مَجَرَّاتِهِ وَدَلِيلِ نُبُوَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ سَبْعَةُ فُصُولٍ
پانچواں باب آنحضرت کے معجزات و دلیلوں نبوت کے بیان میں اور اس میں سات فصل ہیں
الفصل الأول في أخباره عن الغيبات

پہلی فصل

غیب چیزوں کی خبر دینے کے بیان میں

(۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ بَشْرَى فَرَسًا ثَمْتُ فِي الْحِجْرِ فَبَلَغَ اللَّهُ رُبِّي بَلَيْتَ الْقَدَسِ كَلَفَقَتْ أُخْبَارُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانُ وَالزَمِيذِيُّ تَرْجُمَهُ جَابِرٌ عَنْ رَأْسِهِ نَبِيٌّ تَرْتَمِيهِمْ أَسْرَ الْفَرَسِ فَفَرَّ بِمَا كُنْتُ فِيهِ فَرَأَى بَابَ الْبَيْتِ فَكَلَفَقَتْ أُخْبَارُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانُ وَالزَمِيذِيُّ تَرْجُمَهُ جَابِرٌ عَنْ رَأْسِهِ نَبِيٌّ تَرْتَمِيهِمْ أَسْرَ الْفَرَسِ فَفَرَّ بِمَا كُنْتُ فِيهِ فَرَأَى بَابَ الْبَيْتِ

ساتھ کون سے کما محمد ہے۔ کہا کیا بلایا گیا ہے جبریل نے کہا کہ ان کما مر حبا اس کو سو کیا اچھی آمد آیا۔ پھر جب ہم داخل ہوئے
 تو ناگہان دن رات جو جبریل نے کہا یہ مارون ہے سو اس کو سلام کر سینے اس کو سلام کیا اس نے مجھ کو سلام کا جواب دیا۔ یہ کہا
 مر حبا۔ کہا خوب نیک بہانی اور نیک پیغمبر آیا۔ پھر جبریل مجھ کو بڑا دیر تک کہ چلے آسمان کو پہنچا تو جبریل نے دستک کی
 جو کیدارون نے کہا یہ کون ہے۔ کہا میں جبریل ہوں کہا اور میرے ساتھ کون ہے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبریل
 نے کہا کہ ان کما اس کو مر حبا کہ سو کیا اچھا آنا آیا۔ میرے واسطے دروازہ کھولا گیا۔ پھر جب ہم داخل ہوئے تو ناگہان
 دن رات موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ موسیٰ ہے اس کو سلام کر سینے اس کو سلام کیا اس نے مجھ کو سلام کا جواب دیا۔ یہ کہا مر حبا
 کہا نیک بہانی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب میں اس کے بڑا تو موسیٰ روئے کسی نے کہا اے موسیٰ تیرے رونے کا کیا
 سبب ہے موسیٰ نے کہا میں روتا ہوں اس واسطے کہ ایک لڑکا میرے پیغمبر ہوا اس کی اسٹک لوگ میری اسٹک زیادہ بہشت میں جاویں گے
 جبریل مجھ کو بڑا دیر تک آسمان تک اور جاؤ کہ دروازہ کھلے جو کیدارون نے کہا یہ ہوں ہے ہا میں جبریل ہوں کہا اللہ شہر
 ساتھ کون ہے جبریل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبریل نے کہا کہ ان کما مر حبا اس کو سو کیا اچھی آمد آیا پھر ہمارے دروازہ
 دروازہ کھولا گیا۔ پھر جب میں داخل ہوا تو ناگہان دن رات ابراہیم علیہ السلام تھے۔ جبریل نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہے
 سو اس کو سلام کر سینے اس کو سلام کیا اس نے مجھ کو سلام کا جواب دیا۔ یہ کہا مر حبا کہا خوب نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر
 مجھ کو سدرۃ المستنبیٰ یعنی پرے سے سرے کی بیر کا درخت بلند نظر آیا تو ناگہان اس کے نیلے تھے جیسے ہجر کے شٹلے اور سیکر
 تھے جیسے ہاتھوں کے کان اور ناگہان دن رات چار نہروں تھیں دو نہروں ظاہر اور دو پوشیدہ تو میں نے کہا ای جبریل یہ کیا
 ہیں جبریل نے کہا چھپی ہوئی دو نہروں تو بہشت کی نہروں ہیں اور دو لٹکی ہوئی نہروں سو نیل و زعفران ہیں پھر مجھ کو بہشت المعوی
 یعنی خرشتون کا کعبہ نظر آیا پھر ایک برتن مشربک اور ایک برتن دودھ سے میرے سامنے کیا گیا تو میں نے دودھ کو
 لیا تو جبریل نے کہا کہ یہ دودھ پیدائشی دین ہے سلام کا صورت پر جس میں پر۔ نو اور تیری اسٹک حضرت نے فرمایا پھر
 مجھ پر نازل فرض ہوئی پچاس وقت کی ہر دن رات میں پہنچوں ان سو پلٹ یا سو میں موسیٰ پر گزرا تو موسیٰ نے کہا کیا حکم ہوا
 تجھ کو کہنے کا کہ ہر روز مجھ کو پچاس نماز کا حکم ہوا تو موسیٰ نے کہا کہ مقرر تیری اسٹک ہر روز پچاس وقت کی نماز ہو سکے گی
 اور البتہ خدا کی قسم میں آزا چکا ہوں لوگوں کو تجھ سے پہلے اور میں علاج کر چکا ہوں قوم نبی اسٹک سبیل کا نہایت تدبیر
 سو پلٹ جانے کے پاس و اس سے آسانی اور تخفیف مانگ لی اپنی اسٹک واسطے تو میں پھر اتنا خدا نے میرے اوپر سے
 وقت کی نماز اتار ڈالی سو میں موسیٰ کے پاس آیا تو موسیٰ نے کہا تجھ کو کیا حکم ہوا میں نے کہا خدا نے میرے اوپر سو دن
 نمازین اتار ڈالیں موسیٰ نے کہا کہ اپنے رب کی طرف پلٹ جا اور اس کے لگے اور آسانی مانگ اپنی اسٹک واسطے تو میں
 خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے دن وقت کی نمازین اتار ڈالیں تو میں موسیٰ کے پاس پھر آیا تو موسیٰ نے
 یہ طرح کہا یعنی اپنے رب کی طرف پھر جا اور آسانی مانگ سو میں ہمیشہ اپنے رب اور موسیٰ کے درمیان آتا جا تا رہا تھا
 کہ مجھ کو ہر روز پانچ نماز کا حکم ہوا سو میں موسیٰ کے پاس آیا تو موسیٰ نے کہا تجھ کو کیا حکم ہوا میں نے کہا پانچ نماز کا
 حکم ہوا موسیٰ نے کہا مقرر تیری اسٹک پانچ نمازین ہی ادا نہ ہو سکیں گی سو پلٹ جانے کے پاس و اس سے آسانی
 مانگ اپنی اسٹک واسطے تو حاضر ہو کر فرمایا کہ میں سوال کرتا گیا اپنے رب کے یہاں تک کہ میں شرم گیا۔ یعنی اب عرض
 نہیں کر سکتا۔ لیکن اب تو میں ہاضمی ہوں اور مان لیتا ہوں پھر جب میں بڑا تو موسیٰ نے پکارا کہ میں نے
 جاری کیا اپنے عرض کا اور بوجہ اتار ڈالا اپنے ہندون سے۔ ایک دیرت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ پانچ ہین گنتی میں اور

بادشاہ کا خزانہ فتح کیا میں ہی ان میں موجود تھا اور اگر تمہاری زندگی زیادہ ہوئی تو البتہ تم دیکھ لو گے جو حضرت نے فرمایا ہے۔
کہ مراد اپنی شہی بہری سونا یا چاندی کے کھلمے کا سو کوئی محتاج نہ پاوے گا جو شکوت قبول کرے۔ بخاری اسکے راوی ہیں
ف یہ حدیث حضرت کی پیغمبر کی دلیل اور حجت ہے کہ آپ نے آیندہ کی خبر دی بہر سبب صحیح و اقامہ ہوا۔

(۳) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَقُوتُونَ وَتَعْتَرُونَ أَرْضَ يَمَنِي فِيهَا الْقَبِيرَاتُ
تَأْتُوْنَكُمْ وَأَيُّهَا خِدَانًا فَإِنَّ لَهُمْ فِي مَتْنِ دَرَجَةً وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ غفر بے نسخ کر دے گا ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جس میں قیصر کا نام شہو ہے سو میری وصیت قبول کرو۔
وہ ان کے لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کی اس واسطے کہ اس کو اسلے امان ہے اور ان سے رستہ سہرا اسکے راوی ہیں
ف قیصر ادا ہی دیا گیا سو نیکی و ان میں با پھر جو کے برابر ہے ملک مصر میں ہکا بہت رواج تھا مصر کے بادشاہ نے
مار فی قطیفہ لندی حضرت کو بخشہ بھیجا تھا ان سے حضرت ابراہیم انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گہر میں پیدا ہو کر اس واسطے
مصر والوں کو امان اور بچا ہوا۔

(۴) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ ذَوِي الْأَرْضِ فَرَأَيْتَ مَثَلَهَا وَمِثْلَهَا
مَعَارِبَهَا وَإِنْ أُمِّي سَبِيلُهُ مَلَكَهَا مَا ذَوِي لِي مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَذِبِي الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنْ سَأَلْتُ رَبِّي
أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمِّي بِسَنَةِ عَامَةٍ وَلَا يَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ سَوَى نَفْسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَهُمْ وَيَضَعُهُمْ وَإِنْ لَيْتَ لَكَ
قَالَ يَا أَحْمَدُ إِذَا أَقْضَيْتَ قَضَاءَ فَنَاءَةٍ لَا يَرُدُّ وَإِنْ أُعْطِيَتْكَ الْأَمْوَالُ لَيْتَ لَا أَهْلُكَ هُمْ بِسَنَةِ عَامَةٍ وَلَا
أَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ سَوَى نَفْسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَهُمْ وَيَضَعُهُمْ وَكَوْجَمَةٍ عَلَيْهِمْ مَنْ يَأْخُذُ بِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ هَيْكَلُ
بَعْضًا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَكَذَا الثَّوْمَانِيُّ ذَوِي الْأَرْضِ أَيْ جَمْعِيٌّ وَكَهَيْكَلِيٌّ وَالسَّنَةُ الْجَدْبُ وَ
الْيَدَّةُ وَالْعَامَةُ الْكَيْفُ ثُمَّ الْكُلُّ وَبَعْضُهُ النَّاسُ مُعْظَمُهُمْ وَاسْتَبَا حَتَّمُ مَبَايَا أَخَذَهُمْ أَسْرًا
وَقَتْلًا وَيَصْطَرِفُ فِيهِمْ كَيْفَ شَاءَ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا
بنے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا ہے یعنی سب میں کو سمیٹ کر یکساں کر دیا۔ سو میں نے زمین کا پورا ب و بچہم یعنی جہاں
آفتاب نکلتا ہے اور جہاں ڈوبتا ہے دیکھ لیا تو جہاں تک میں نے دیکھا ہے وہاں تک میری امت کی بادشاہی ہو چکی گی
اور جہاں کہ وہ خزانے سرخ اور سفید ملتا اور سینے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو عالم گیر قحط سے ہلاک نہ کرے اور اس کے
سوائے اور کسی دشمن کو ان پر غارت کرنے کے جو انکی جڑ پیر کو اکھاڑ ڈالے اور فریادیں کرے کہ اب بلند نے فرمایا ہے کہ اے محمد جب میں
کسی چیز کا حکم کرنا ہوں تو شک کوئی نہیں بہر سبب کہنا۔ اور البتہ میں نے تجھ کو دیا ہے جبری امت کے واسطے تجھ پر بہ احسان کیا کہ
انکو عالم گیر قحط سے نہ مار ڈالوں گا اور انکے اور کسی دشمن کو ان پر غالب کروں گا اس طرح کہ انکی جڑ پیر کو اکھاڑ ڈالے اگرچہ
ان پر تمام دنیا کے اطراف کے کافر جمع ہو کر آویں کافروں کا غلبہ اس واسطے نہ ہو گا تاکہ اس امت کے بعض لوگ بعضوں کو ہلاک کر دے
مسلم ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔ زور ہے لے الارض یعنی اس کو میرے واسطے جمع کیا اور میری طرف جبرٹا اور
سنہ کے صفحہ میں خطا اور غنی اور عام و ص ہے جو کل کو عام ہو۔ اور مراد بیض سے اکثر لوگ ہیں اور استباحہ کے معنی ہیں
کہ انکو قتل و قید نہ کرنا سبوح جانے اور ان میں جس طرح چاہے نصرت کرے ف یعنی فضل و قدر میں بہر شہر مکا ہے
کماست محمدی نبی است تک قائم ہے گی نہ ایسا قحط پڑے گا جس میں سب کے سب جاوین و ایسے کافر ان پر غالب ہو کر ان کو ہلاک
انکو نیست نابود کر ڈالیں۔ تاہم ابھی ہے کہ اس امت میں آپس کا اختلاف نہ غنہ و فساد اور لوث و قتل اور شہر ہر گنا

(۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَمَا نَفِخَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا مِائَةُ

... کہ جب غیر مستحضر ہو ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ایک کبریٰ زیر اودہ مخفی ہے، گو ان کو آنے سے روایات...

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْرَعُ بِكَ

[illegible]

ساتہ جلدی ترٹنے والی وہابی بی ہے جسکا ہاتھ زیادہ تر لمبا ہے عاقل نے کہا تو سب بیہوش نے اپنے ہاتھ لمبے کو کہیں نہیں
 کہا ہاتھ زیادہ تر لمبا ہے کو معلوم ہوا کہ نزدیک کا ہاتھ زیادہ تر لمبا تھا۔ اس واسطے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرتی تھیں۔

اور غیرات کرتی تھیں **ف** اس حدیث میں معجزہ ہے حضرت کا کہ آئندہ کی خبر دی ہو ویسا ہی ہوا۔
 (۱۲) **وَعَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ صَلَاتِهِ
 رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ الْحَارِثُ عَلَى مَقَدِّ مَتَبِهِ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ وَيُوقِلُ أَوْ يَمُكِّنُ وَلَا يَخْجَلُ كَمَا مَكَّنْتُ فَرِيضَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ لَا جَابِتُهُ أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ۔**
 ترجمہ ہلال بن عمرو سے روایت ہے کہ اپنے علی سے سنا کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مکے کا ہر
 کے پیچھے سے ایک مرد جسکا نام حارث حارث ہوگا اور اس کے اگلے لشکر پر ایک مرد ہوگا کہ اسکا نام منصور ہوگا جبکہ بچا یا قرار
 دیگا محمد کی آل کو جسے فریض نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جبکہ دی واجب ہے ہر مسلمان پر مرد و عورت یا اسکا حکم قبول
 کرنا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۳) **وَعَنْ ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَهْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي لَحْمَةٍ فَآخَذَتْ بِكَفِّهِمَا ثُمَّ أَطْلَقَتْهُمَا فَاصْبَحَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ يَبْتَغِي النَّاسَ فَاتَّبَعَتْهُ فَقَالَ أَلَسْتُ بِصَاحِبِ لَحْمٍ بَدِيٍّ لَا تَمِيسُ فَقُلْتُ
 بَلَى وَإِنِّي لَا أَتَعُدُّ دِيَارَ رَسُولِ اللَّهِ فَمَا بَعَثَنِي أَخْرَجَهُ زَيْنٌ ترجمہ ابن ابی کثیر سے روایت ہے کہ ابو سہم نے کہا کہ ایک
 عورت مجھ پر گزری تو سینے اسکا پرٹ بکڑا پہرینے کو جو چوڑا دیا پہر صبح کو حضرت مدینے میں لوگوں سے بیعت لینے کے تو میں
 بھی آپ کے پاس حاضر ہوا تو حضرت نے فرمایا کیا تو وہ نہیں جس نے کل عورت کو بکڑا تھا میں نے کہا ان میں وہی ہوں اور یا رسول
 اللہ میں پہر نہ کروں گا تو حضرت نے مجھ سے بیعت کی زین اسکے راوی ہیں۔ **ف** بعد ایش ہی معجزہ ہے کہ اپنے غیب
 کی خبر دی۔**

الفصل الثاني في تكليم الجادات له وانقيادها اليه

دوسری فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاہجہان چیزوں کے کلام کرنا اور ان کے تابع ہونا

(۱) **عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكَةً فَخَرَجَتْنِي بَعْضُ نَوَاجِحَ قَوْمٍ اسْتَقْبَلَهُ فَخَرَجَ
 وَلَا جَبَلٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْرَجَهُ الزَّيْدِيُّ ترجمہ علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت
 کے ساتھ مکے میں تھا تو ہم کے کی ایک طرف میں مکے سو جو درخت اور پہاڑ آپ کے سامنے آتا آپ کو سلام کرتا۔ اور کہتا کہ
 سلام خیر رسول خدا کے۔ زیندی اس کے راوی ہیں۔**

(۲) **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَمْكَةً جَبْرًا كَأَنَّ يَسْلِمُ عَلَى نَبِيِّهَا بَعْثُ
 إِلَيْهَا كَأَنَّهَا تَخْرُجُ مُسْلِمَةٌ وَالزَّيْدِيُّ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا کہ یمن کے میں ایک پہر ہے کہ محلو سلام کیا کرنا تہا میں دنوں میں پیغمبر ہو اس قدر میں کہ اب بیچا ہوتا ہوں۔ مسلم اور زیندی**

راوی ہیں۔
 (۳) **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ**

اور وہ دنہ کا کچھ ہے نہ ہوا مادہ البتہ جن وہ ہے جو کہ میں ملی ہوا درگاہ میں رہتی ہوا اور سو فارسی میں ہوا اور دعوت کے کہانے کو کہتے ہیں
کہا از ہری نے کہ اس بٹ سوانت ہوا کہ حضرت فارسی میں کلام کیا ہے اور سننے ہلکے بہہ میں کہ او جلد جلد اور غلط کہنے میں

البتہ نہیں **ف** بے بھجہ حضرت کا نہایت شہور ہے - اور اس کی سند متبر ہے

۱۴۰۰ **وَعَنْ** ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ بِيَوْمَ مَبْرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ
فِيهِمْ بِالزُّكَاةِ فَكَلَّمَهُمْ ثُمَّ دَعَانِي فَيَهْوِي بِاللَّيْلِ كَتَمْتُ ثُمَّ قَالَ خُذْ مِنْ كَلْبِجَاهُمْ فِي فَرْجِ وَدُونَ هَذَا وَكَلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ
تَأْخُذَ مِنْهُ سَبَيْتُكَ إِذْ خَلَّ بَدَاكَ فِيهِ دَعَاؤُهُ فَلَا تَنْتَزِعْهُ نَادَى أَفْعَلْتُ فَلَقَدْ حَمَلْتُ مِنْهُ لَنَا كَلْبًا أَوْ سَقَانِي سَيْبِلَ اللَّهِ
مَكْنَانًا كُلَّ مَوْفٍ وَنَطِيعٌ وَكَانَ لَا يُعَارِضِي حَقِي كَانَ يَوْمَ قَتَلَ عُمَانَ بَعْدَ انْقِطَاعِ زَادِ رِزِينَ فَقَطَّعْتُ خَرَّتْ عَلَيْهِ لَعْنَةُ
الرَّيْطِلِيِّ الْأَمْرَ أَدَاةَ الْفَرَبَةِ وَالْأَوِيَّةُ وَالْحَقُّ شَدُّ الْإِذَا رَفَعْتِي بِهِ الْإِذَا رَفَعْتِي بِهِ الْإِذَا رَفَعْتِي بِهِ الْإِذَا رَفَعْتِي بِهِ الْإِذَا رَفَعْتِي بِهِ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ جوین لایا تو میں نے کہا یا حضرت انہیں برکت کی دعا کیجئے تو آپ نے انکو جوڑا ہر ایک کے واسطے
ان میں برکت کی دعا کی ہر فرمایا انکو کپڑے اور اپنے اس نوشتہ ان میں ڈال اور جب تو اس سے کوئی چیز لینی چاہے تو اس
میں ہاتھ ڈال کر لےنا اور نہ کہندے ہو اسکو کہندے انیسے نوشتہ ان کو اولت کر کیا برگی سب کو رت کہندے انکو ختم ہو جاوین گی
سو میں نے اس طرح کیا سو میں نے البتہ اس سے اتنا اتنا خدا کی راہ میں اٹھا یا سو ہم اس سے کہانے تھے اور کہانے تھے -
اور نوشتہ ان میری کمر سے جدا نہیں ہوتا تھا یہاں تک کہ حضرت عثمان کے ساتھ ہونے کے دن ختم ہوا - زیادہ کیا ہے رزین
نے کہ وہ گر پڑا تو میں نے سہرے لگیں ہوا - نزدیکی اسکے راوی ہیں - مزادہ شک و شکیرہ کو کہتے ہیں اور حقوتہ بند باندنے کی عیب
ہے - اب تہ بند کا نام رکھا گیا **ف** یہی حضرت کا معجزہ ہے کہ تہوڑی کہ جوین بہت مدت تک کہانے رہے

الفصل الرابع في إجابة دعائه صلى الله عليه وسلم

جو شخصی فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہونے کے بیان میں

(۱) **عَنْ** ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَسْأَلْ عَنِ الْبَيْتِ الْبَيْتِ أَبُو جَهْلٍ وَاصْحَابُهُ جَاءُوا
وَقَدْ خَرَّتْ جُزُورُ الْأَمْسِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ يَا كَلْبُ نَفِوْهُ لِي سَأَعْبُدُ دُرَيْفِي فَإِنْ فَضَعْتُ بَيْنَ كَيْفِي وَمُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدْتُ فَابْتَعْتُ
أَشْفَى الْقَوْمِ فَأَخَذَ كَلْبًا مَجْدًا مَجْدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَضَعْتُ بَيْنَ كَيْفِي وَكَاسْتَوْعَلْتُ أَوْ جَعَلْتُ بَعْضُهُمْ
يَمِيلُ عَلَى بَعْضٍ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُ عَنْ ظَهْرِي وَالسَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَجِدُ مَا بَرَكْتُ
رَأْسُهُ حَتَّى أَطْلُقَ الْإِنْسَانَ فَأَخْبَرَ فَأَطْلَعَهُ رَدَّ فَجَاءَتْ دَهْيُ جَوْرِيَّةٌ تَطْرَحُ عَنْ ظَهْرِي ثُمَّ أَقْبَلْتُ عَلَيْهِمْ تَتَمِّمُ قُلُوبَهُمْ فَلَمَّا أَفْضَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَاتُهُ رَفَعَتْ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ
قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَقْنِيْنِ ثَلَاثًا فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمْ الصَّوْكَ وَخَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ
يَا بَنِي جَهْلٍ نِيْ هَامٍ دَعْنَةُ بِنِ رَيْجَةٍ وَشَيْبَةُ بِنِ رَيْجَةٍ وَالْوَلِيدُ بِنِ عَدْنَةَ وَأُمِّيَّةُ بِنِ خَلْفٍ دَعْنَةُ بِنِ ابْنِ مَوْعِطٍ
وَذَكَرَ السَّائِرَةَ وَكَلَّمَ أَحْفِظُ قَوْلَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِي تَتَنَقَّى صَرْعَى يَوْمَ
بَدْرٍ ثُمَّ مَضَى إِلَى الْقَلْبِ قَلْبٍ بَدْرٍ أَخْرَجَهُ الْبَحَّانُ وَالسَّائِرُ السَّائِرُ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ الْوَلَدُ فِي بَعْضِ الْأَمْثَلِ
وَقِيلَ هُوَ الْكَذِبُ وَالْجَزُورُ الْبَوْدُ كَرَأَاكَ أَوْ أَنْتَ لَا أَنْ الْفُطْرَةَ مَوْتَهُ وَالْمَنَعَةُ الْفُتُوَّةُ وَالشَّيْءُ

میں دعا کی کہا عودہ نے سوینے لگو ایک سو میں برس کے بعد زندہ دیکھا اور ملا کہ اُس کی دائی ہڈی میں چند معدودہ سفید بال تھے نرمی
اسکے راوی ہیں **فائدہ** یہ حدیث بھی بخبر ہے کہ حضرت کے ہاتھ اور دعا کی یہ تاخیر ہوئی کہ ایک سو پینسٹ سے زیادہ زندہ رہا
اور انکی دائی ہڈی سفید نہ ہوئی سوئے چند معدودہ بالوں کے۔

(۵) **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أُمَّ حَنْزَلَةَ بِنَةَ إِسَاقَ سَلَمَةَ بِنَ الْأَكْوَحِ مَعَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ أَهَذَا
يَوْمَئِذٍ قَالَ النَّاسُ أَصِيبَ سَلَمَةَ فَأَيُّ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَقْتَعْ عَلَيْهَا ثَلَاثَ ثَقَلَاتٍ
أَفْتَكِيكُنَّ أَحَدًا لِسَاعَتِهِ أَخْرَجَهُ أَبُو حَادٍ وَدَقُلْتُ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَهُوَ أَحَدُ ثَلَاثِ نِسَاءٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ
ترجمہ زید بن ابی عبید سے روایت کہ میں نے سلمہ بن اکوع کی پٹلی میں جوٹ کا نشان دیکھا میں نے کہا یہ کیا ہے سلمہ نے کہا
کہ جنگ خیبر کے دن مجھ کو زخم لگا تو لوگوں نے کہا کہ سلمہ زخمی ہوئے تو میں حضرت کے پاس گیا گیا۔ حضرت نے اس پر ہار دم
کیا پھر مجھ کو اُس سے آج تک کہی در نہ ہیں ہوا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ میں کہتا ہوں اور بخاری بھی اس کے راوی ہیں
اور یہ حدیث اس کے ثلاثیات میں سے ہے اللہ اعلم ف یہ حدیث بھی حضرت کا بخبر ہے۔**

الفصل الخامس في كيفية لاذني علي الصلوة والسلام

پانچویں فصل

حضرت علیؓ کے علم سے کلیف کی والی چیز کے ہٹانے کے بیان میں

(۱) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يَعْرِفُ مُحَمَّدٌ دُجْهَةَ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ قَالَ لَا نَعْلَمُ قَالَ قَالَتِ
وَالْفَرَسِيُّ لَنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَكُنَّ عَلَرُ قَبْلِهِ أَوْ لَا عَقْرَتِ وَجْهَهُ فِي الدَّارِ ثُمَّ إِنَّ أُمَّ الْيَقُوتِ
اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ وَهُوَ يُصَلِّي لِيَطْلُبَ عَلَرُ قَبْلِهِ قَالَ فَمَا تَجْعَلُهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَتَكَبَّرُ عَلَيْهِمْ وَتَقْبَلُ مِنْهُمْ
فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ قَالَ إِنَّ بَنِي وَبَنِيهَ تَحْتَهُ قَامُوا مِنْ نَارٍ هَوَلًا وَأَجْنَحَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَنِي وَمَنِي لَا خُطْفَتَهُ إِلَّا لِيَكُنَّ عُضْوًا عُضْوًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى كَلَامًا إِنَّ الْإِنْسَانَ كَيْفِي أَنْ كَانَا اسْتَغْنَى إِلَى
كَلَامٍ نَطَعًا وَابْتِجَالًا وَأَقْرَبَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ التَّعْفِيدُ الْقِيَمَةُ نَعْرِ فِي الدَّرَجَةِ الْكُفُوفُ الرَّجُوعُ إِلَى وَدَائِدِهِ هُوَ الْقَرَنِيُّ
فَلَا خُطْفَاتٍ إِلَّا اسْتِغْلَابَ بِسَرْعَةٍ تَرْجَمَةُ أَبُو هُرَيْرَةَ سے روایت کہ ابوجہل نے کہا کہ کیا محمد تمہارے سامنے ابانہ خاک پر
ملتا ہے یعنی سجدہ کر رہے کافروں نے کہا کہ ہاں کہلات اور عز کے قسم کہ اگر میں لگو اس حالت میں دیکھوں تو اپنے
پاؤں سے اُس کی گردن کھل ڈالوں ہا اُس کے منہ کو خاک میں ملوں پھر وہ ایک ب حضرت کے پاس آیا اور حضرت نماز پڑھتے ہو
ہیں اُس نے حضرت کی کلیف کا قصہ کیا سو کافراں سے کہنے لگے کہ وہ کیا کرتے پاؤں پہا کا پینہ دونوں تہ کے ساتھ ہوا کرتا
تہہ لینے گویا کسی آفت کو دونوں ہاتھ سے روکتا ہے دونوں نے
کہا تو کیوں اس طرح بہا کرتے ہاں کبھی کہا مجھ کو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے پہری ہوئی ایک کہانی نظر آئی اور سخت خوف
اور بارشیں لینے فرشتے کہ حضرت کے گرد نگہبان تھے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوجہل میرے پاس آتا تو فرشتے اس کے جوتہ کو
اجا کے جلنے یا غیر لگو لگنے لگتے کہ ڈالتے پھر خدا نے یہ آیت اتاری کہ ہرگز نہیں البتہ انسان سرکشی کرتا ہے جبکہ دیکھتا تھا خدا
نے اس کو بے پردا کر دیا آخر سورہ تک میں اس کے راوی ہیں انصاف کے لئے میں نے خاک میں آلودہ کرنا۔ اور کومس کے لئے ہیں
پچھتا کر یوں پرنیہ اس کے کہ نہ کچھلی طرف پھیر اور خلف کے لئے میں جلدی اور چاک لینا چاہتا تھا۔**

[illegible]

الفصل السادس عشر في مسائل عن صلوات على رسالہ
چھٹی فصل

چھٹی فصل

حضرت علیؓ اللہ علیہ وسلم سے بوجہی گئی چیزوں کے بیٹا میں

(۱۱) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ مِنَ اللَّهِ جُلُوسًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ
 فَقَامَ فَهَدَاهُ كَأَدْبَعْرٍ مِنْهَا فَقَالَ لَهُ وَصَّيْتِي فَقُلْتُ أَلَا يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّمَا أَدْعُو عَنْ يَأْتِيهِمُ الَّذِينَ تَأْتِي
 بِهِ أَهْلِي مُحَمَّدٌ قَالَ جِئْتَ أَسْأَلُكَ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْفَعَلْتُ شَيْءً إِنْ حَدَّثْتَنِي قَالَ أَتَمَعُ بِأُذُنِي فَقَالَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا سَأَلَ فَقَالَ إِنْ يَكُونُ النَّاسُ بِوَجْهِ الْقِيَمَةِ يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضَ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءَ
 قَالَ فِي الظُّلُمَةِ دُونَ الْجَهَنَّمَ قَالَ فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَارَةٌ قَالَ مُقَرَّةُ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ فَمَا تُحْفَظُهُمْ حِينَ
 يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَالَ رِيَادَةٌ مُكِدٌ الْحُوبِ قَالَ فَمَا غِلَاءُهُمْ عَلَى أَرْحَامِهِمَا قَالَ نُفْخُ لَهُمْ تَوْرًا الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ
 يَأْكُلُونَ أَطْرَافَهَا قَالَ فَمَا شَرُّهُمُ عَلَيْهِ قَالَ بَيْنَ عَيْنَيْهَا شَيْءٌ سَلْسَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ وَجِئْتُ أَسْأَلُكَ
 عَنْ نَفْسٍ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا بَنِي أَوْ رَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ أَيْفَعَلْتُكَ إِنْ حَدَّثْتَنِي قَالَ أَتَمَعُ بِأُذُنِي قَالَ سَأَلْتُكَ
 عَنْ الْوَلَدِ قَالَ مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ فَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ فَإِذَا اجْتَمَعَا قَامَا مِثْلِي الرَّجُلُ مِثْلِي الْمَرْأَةُ أَذْكَرُ

کے معنی میں سخت دباناف احمدیٹ ہو معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ کامل لی ہو شیطان کے طبع سے بڑ نہیں ہو سکتا
 کہ وہ حضرت کو ساتھ لے جا دلی کو تیار ہوا تھا۔

کتاب النکاح وفيه اربعه ابواب

کتاب نکاح کے بیان میں اور اس میں چار باب ہیں :-

الْبَابُ الْوَلِيُّ فِي مَقَدِّمَاتِهِ وَفِيهِ اَرْبَعُ فُصُوفٍ

پہلا باب اُس کے مقدمہ کے بیان میں اور اس میں چار فصل ہیں +

الفصل الاول في اَرواح النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَرَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

پہلی فصل حضرت صلی اللہ علیہ آد وسلم کی بی بیوں کے بیان میں

(۱) عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ اُرْتَبِكُ
 فِي النَّاسِ بِكَذَلِكَ كَيْلَ جَاءَ فِي بَيْتِكَ الْمَلَائِكَةُ مِنْ حَرِيْرٍ يَقُولُ هَذَا اَمْرًا نَكَّ فَكَيْفَ
 عَمَّا قَالَتْ اَيْ اَنْتِ قَالَتْ اِنْ يَكْ هَذَا اَمِنْ عِنْدَ اللهِ فَجَعَلَهُ الْبَيْتُ خَيْرًا مِنَ الْوُجُوْدِ -

عَائِشَةُ
 حضرت عائشہ کا ذکر

السرقة شقة من مرقعها في ترجمہ عروہ سے روایت اس نے روایت کی عائشہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ آد وسلم نے مجھے
 فرمایا کہ تو مجھ کو کہلائی گئی خواب میں تین تین رات - فرشتہ تجھ کو میرے پاس لے آتا ہے شیئ کلمہ میں اور کہتا تھا کہ یہ میری عورت ہے
 اور میں تجھ کو کہتا تھا کہ وہ صورت میری ہی ہے تو میں کہتا تھا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہو تو خدا یوں ہی کہتا
 لیجئے تو میرے نکاح میں آئے گی شیخین ترمذی اس کے راوی ہیں مرقع ایک کلمہ ہے خاص لشم کاف یہ جو حضرت نے
 فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہو تو یہ بطور شک تردید کے نہیں ہوا سچے کہ یہ غیر کی خواب میں کچھ شک و تردد نہیں ہوتا بلکہ
 سلطنت ہے کہ اگر اس خواب کی اور کوئی تعبیر نہ ہوگی - تو مقرر نکاح ہوگا۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سَيِّدِ سَيِّدِنَا فَقَدْ مَنَّا
 الْمَدِينَةَ فَكَانَ لَنَا فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ الْأَحْوَزِيِّ قَوْمٌ يَتَوَقَّعُونَ تَزَوُّجِي فَقَالَتْ اَيْ اَمْرًا نَكَّ فَكَيْفَ
 كَيْفَ اُرْتَبِكُ وَمَنْ حَوَّجَ ابْنُ تَابِتٍ هَذَا اَدْرِي مَا يُرِيدُ بِنِي فَاَخَذَتْ بِيَدِي فَوَقَفَتْنِي عَلَى رَأْسِ الدَّارِ قَالَتْ اِنْ هُوَ
 مِنَ الْاَنْصَارِ ابْنِ اَبِي بَكْرٍ فَقُلْنَ عَلَى الْحَمْدِ وَالْبَرَكَةِ وَغُلَّ خَيْرٌ طَارِفًا سَلَمَتْنِي الْيَهُونَ فَاصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَكَذَلِكَ رَضِيَ
 الْاَرَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلَمَتْنِي الْيَهُونَ وَآتَاكَ وَمَنْ بِنْتُ سَيِّدِ سَيِّدِنَا اَحْرَجَهُ اَنْفُسُهُ اَلَا
 الْقِيْدِي مَمْنُوتِي الشَّعْرُ وَامْرُؤٌ اِذَا اسْقَطَ وَانْتَشَرَ مِنْ مَرَضٍ دُعِيَ كَعْرَضٌ لَهُ وَالْجَمْعَةُ تُضْعِفُ جَمْعًا وَجَمْعُ
 الْاَنْسَارِ جَمْعُهُ شَعْرٌ لَرَأْسِي كُنِي الشَّيْءُ اِذَا اَكْتَرَدَ الْاَرْجُوْحَةُ مَعْرُوفَةٌ مِنْ لَعَلِّ لَعْنَتِهِ تَرْجَمُهُ عَائِشَةُ مِنْ رُؤُوسِ
 ہے کہ نکاح کیا مجھے حضرت صلی اللہ علیہ آد وسلم نے اس حال میں کہ میں چھ برس کی لڑکی تھی پھر ہم بیٹے میں آئے یعنی میری
 کہ کے سہم قوم نبی حارث بن غزوہ کے نیلے میں اُسے سو مجھ کو بخار آیا تو میرے بال ہلکی کے سبب گر پڑے پیریت
 ہوئی بال ہلکے اور دراز ہونے کا وزن نہ کہ پیر پیری مان اور دامن میرے پاس آئی اور حالانکہ میں کبیل میں نہ تھی اور میری

یَوْمَ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ
عَبْدِ كَلَالٍ فَلَمْ يَجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَأَنطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِ فَلَمْ أَتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الشَّعَائِبِ فَفُتُّ
نَافِقٌ قَاذِرٌ أَنَا لِحَاثَةِ قَدْ أَطْلَقْتَنِي فَتَنَزَّهْتُ فَإِذَا أَنَا بِحَبْرَيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ أَنَّكَ دَمَانْدُوهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِيَأْمُرَكَ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ
فَنَادَانِي فَلَمْ أَجِبْ دَسَلَهُ عَلَى وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ أَنَّكَ دَمَانْدُوهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ يَثْرَافِيلَ بِأَمْرٍ لَكَ شَيْئًا طَبَقْتُ عَلَيْهِمْ الْأَخْيَارَ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا
بَلْ أَرَجَوْا أَنْ يُخْرِجَهُ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مِنْ يَعْبُدُ اللَّهُ فَكَأَيُّ عَيْبٍ يَدَّ شَيْئًا أَخْرَجَهُ الْيَتِيمَانِ - الْأَخْيَارُ
جِبَلًا مَكَّةَ الْأَحْمَدِيَّانِ يَمُودُ كُلِّ جَبَلٍ عَظِيمٌ فَهُوَ أَخْشَبُ تَرْجَمُهُ رَاكِبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَابِغٌ بِرَبِّهِ
كَلَامُ حَضْرَتِ بِلَالِ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ يَوْمَ أُحُدٍ كَانَ يَوْمٌ سَهْوٍ لَنَا فِيهِ حَضْرَتُكَ فَرَأَيْتُكَ فَرَأَيْتُكَ فَرَأَيْتُكَ فَرَأَيْتُكَ
سَبْعَ عَشْرَةَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ عَشْرَةَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ عَشْرَةَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ عَشْرَةَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ عَشْرَةَ يَوْمًا فِيهِ
كِي جَنَدُكَ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ
أُسْنَى سَلَامُ نَبِيِّكَ يَا مُحَمَّدُ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ
هُوَ مِنْ مِثْلِ مَا كَرَأْسُ رِجَالٍ مِنْ جِسْمِكَ نَامُ قَرْنِ الشَّعَائِبِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ
جَبَلٍ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ
جَوَائِدُ كَوْنٍ كَوْنٍ كَوْنٍ كَوْنٍ كَوْنٍ كَوْنٍ كَوْنٍ كَوْنٍ كَوْنٍ كَوْنٍ كَوْنٍ كَوْنٍ كَوْنٍ كَوْنٍ كَوْنٍ كَوْنٍ كَوْنٍ
كِي نَفْسُكَ فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ
خَدَانِ تَبْرُكٌ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ
كِي جَبَلُكَ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ
بِشْجَةِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ
أَخْشَابُ وَوَلَدُكَ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ
بِي كِي بَارُوكٌ فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ
كِي بَارُوكٌ فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ
رَبِّكَ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ

رَبِّكَ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ
الْبَارِئَةِ لَمْ تَقَطِّمْ قَلْبُكَ صَلَوَاتُكَ مَا لَقِيتُكَ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَهُ فَذَكَرْتُ أَنَّ أَرْبَعَةَ لَانِي سَابِغَةً مِنْ سَوَابِغِ
الْمَسْجِدِ حَتَّى تَصْبُوهُ وَأَنْتَ ظَنَنْتُ أَنَّ إِلَيْهِ كَلَّمَكَ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سَيَكُونُ ذِكْرُكَ هَبْنِي مَثَلًا كَالْيَتِيمِ
الْأَحْمَدِيِّ بَعْدِي قَرَدَةُ اللَّهُ تَعَالَى أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الْأَخْيَارُ أَشَدُّ الْخَيْفِ تَرْجَمُهُ رَاكِبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
حَضْرَتُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَأَيْتُكَ فَرَأَيْتُكَ فَرَأَيْتُكَ فَرَأَيْتُكَ فَرَأَيْتُكَ فَرَأَيْتُكَ
قَابُوسٌ مَرَدٌ بِرَبِّهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ
نَرْبُوكِ لَوْ كُنْتَ كَوْنٌ كَوْنٌ كَوْنٌ كَوْنٌ كَوْنٌ كَوْنٌ كَوْنٌ كَوْنٌ كَوْنٌ كَوْنٌ كَوْنٌ كَوْنٌ كَوْنٌ كَوْنٌ كَوْنٌ كَوْنٌ
بَادِشَاهِي دَسَلَهُ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ سَبْعَ يَوْمًا فِيهِ

ساتھ میرے صاحب الزکیان تبین یعنی اُس نے مجھ کو بلا تو میں اس کے پاس لی میں جانتی کہ اُس کا جو سے کیا مطلب ہے پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو گہرے درد سے پرکھا کیا تو ناگاہ کیا دیکھتی ہوں کہ گہر میں کچھ انصار کی عورتیں ہیں تو انہوں نے کہا کہ خیر اور برکت ہے اور نیک بندے پر تویری ملے مجھ کو اس کے سپرد کیا تو انہوں نے مجھ کو سنو راہیں گہرائی کہ یکایک حضرت میرے پاس تشریف لائے تو انہوں نے مجھ کو حضرت کے پرکھا اور میں اس دن نو برس کی لڑکی تھی تیزی کے سوا ہاں بچوں اس کے راوی ہیں تفرق الشعر جبکہ کسی بیماری یا علت سے بال گر پڑیں۔

حَفْصَةُ
حَفْصَةُ کا ذکر

(۱) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَمَّلتْ حَفْصَةَ مِنْ حُنَيْنٍ مِنْ خُدَّاءِ السَّعْدِيِّينَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْجٍ بَدَأَ دَوْنُو فِي بَالِدَةٍ فَقَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ فَعَرَضْتُ عَلَيْكَ حَفْصَةَ فَقُلْتَ إِنَّ نَيْتُكَ أَتُكَلِّمُكَ

حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَقِيْتُ لِيَا بَنِي تُمَّ لَقِيْتُهُ فَعَرَضْتُ عَلَيْكَ فَقَالَ قَدْ بَدَأَ ابْنِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ نَيْتُكَ أَتُكَلِّمُكَ حَفْصَةَ ابْنَةَ عُمَرَ فَهَمَمْتُ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكَلَّمْتُ عَلَيْكَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْتُ لِيَا بَنِي تُمَّ فَخَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتُكَلِّمُكَ لَا يَأْكُلُكَ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ كَلِّمُكَ وَجَدْتُ عَلَى عَيْنَيْ عُمَرَ حَفْصَةَ عَلَى حَفْصَةَ فَلَمَّا رَأَى أَنَّ ابْنَهُ شَيْئًا فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَنْتَهِ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتُ عَلَى ابْنِي كُنْتُ عَلَيْكَ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَكَلِّمُكَ أَوْ لَا يَكْفِيكَ سِرُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقِيلَتْهَا أَخْرَجَهُ الْبَغْيَ وَالنَّشَاطُ مَا تَمَّتْ الْمَرْأَةُ إِذَا أَمَاتَ دَوْمَهَا أَوْ قَاتَهَا فَوَيْلٌ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامِ الَّتِي لَا زَوْجَ لَهَا تَزَوَّجَتْ وَلَمْ تَزَوَّجْ وَالتَّجَلُّ الْبُصْلَاءِ وَمَرْجَمُ

ابن عمر سے روایت ہے کہ حفصہ بیٹے عمرؓ کی بیٹی خنیس بن خذافہؓ سے تھیں اور وہ ہمدانی صحابی ہے اور وہ مدینہ میں فوت ہوا اور عمرؓ نے کہا کہ جب حفصہ بیوہ ہو میں تو میں عثمان بن عفان سے ملا تو بیٹے انکا آگے حفصہ کے نکاح کا ذکر کیا۔ بیٹے کا کہ اگر تو چاہے تو میں تجھ سے حفصہ کا نکاح کروں تو عثمان نے کہا کہ میں اپنے دل میں سوچوں گا بیٹے سوچ کر بتلاؤں گا تو میں چند روز ٹھہرا پھر میں اُس سے ملا اور میں نے اُس سے خطبہ کے نکاح کو کہا تو عثمان نے کہا کہ البتہ میرے واسطے ظاہر ہو یعنی میرے دل میں یہی بات ٹھہری کہ نکاح نہ کروں پھر میں ابو بکر صدیق سے ملا تو میں نے اُس سے کہا کہ اگر تو چاہے تو میں تجھ سے حفصہ کا نکاح کروں ابو بکر صدیق جب ہی اور مجھ کو کچھ جواب نہ دیا بیٹے نہ ان کی نہ انکار کیا تو میں اپنے عثمان سے زیادہ غصہ نہا پھر میں کچھ دن ٹھہرا پھر حضرت علیؓ علیہ السلام نے اُس کے نکاح کا پیغام کیا تو میں نے حفصہ کا نکاح حضرت علیؓ علیہ السلام سے کر دیا پھر مجھ کو ابو بکر صدیق نے تو انہوں نے کہا کہ شاید تو مجھ پر ناراض ہو اہو کا جبکہ تو نے مجھے حفصہ کے نکاح کرنے کو کہا اور میں نے تجھ کو کچھ جواب نہ دیا بیٹے کہا کہ میں نے جو تجھ کو حفصہ کے نکاح کا کچھ جواب نہ دیا تو مجھ کو اُس سے اسٹنٹے رہا کہ اسے سچے معلوم کیا تھا کہ حضرت علیؓ علیہ السلام نے حفصہ کا ذکر کیا تھا سو میں ایسا نہ تھا کہ حضرت علیؓ علیہ السلام کا یہ ظاہر کرنا اور اگر حضرت اسکو نکاح نہ کرتے تو میں اسکو قبول کرتا بخاری لسانی اُس کے راوی ہیں تیسرے عورت ہے جب کا خاوند مر جائے یا اسکو چوڑے اور بھون لے کہا میت وہ عورت ہے جس کا خاوند نہ ہو نکاح کیا ہوا نہ۔

(۲) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ تَرْجِمَةً عَنْ خُطْبَةٍ رَوَاهُ عَنْهُ حَفْصَةُ كَوَ طَلَّقَ ابْنِي هِرَاسَ رَجَعْتُ لِيَا بَنِي

اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا لَمْ يَكُنْ فِي رَأْيِهَا كَرِهَتْ مَكَانَهَا وَعَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَنِي مِنْهَا وَشَلَّ اللَّهُ فِي رَأْيِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَا جَوْنِي يَنْتُ الْحَارِثِي وَأَنَّهُ كَانَ مِنْ آخِرِي مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ وَرَأَيْتُ وَقَعْتُ فِي سَهْمِ نَابِتِ بْنِ قَيْسٍ لِي كَمَا تَبَيَّنَ عَلَى نَفْسِي وَجَنَّتْكَ تُصْنِفُنِي فَقَالَ لَهَا فَهَلْ لَكَ فِيهَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَتْ وَمَا هُوَ قَالَ أَوْ فِي عَنَتِكَ كِتَابُكَ فَاتْرُكْهَا قَالَتْ قَدْ فَعَلْتُ فَلَمَّا نَامَ النَّاسُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَرَوَّجَ جُوزِيَةً أَرْسَلُوا مَا بَايَدُ مِنْهُنَّ مَنْ الشَّيْءِ وَاعْتَقَوْهُمْ وَقَالُوا أَصْهَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالُوا إِنَّا أَمْرًا كَمَا كَانَتْ أَغْلَمَ بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا عَنِي فِي سَبِيحِهَا أَنَّ تَرُودَ مِنْ مِائَةِ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ الْمَلَا حَةَ يَمْنَى الْمَلِيحَةِ وَهَذَا الْيَتَامُ لِلْمَبَالِغَةِ فِي الْمَلَا حَةِ وَالْمَكَا تَبَةِ أَنَّ يَشَارِي أَمَلُوكَ نَفْسَهُ مِنْ مَوْلَا لِيُوَدِّي ثَمَنَهُ لِيَكُونَ مِنْ كَسْبِهِ تَرْجَمَهُ عَائِشَةُ مِنْ رَوَابِطِ كَلْبَا كَجَوِيَرِي حَارِثِ كِي ثِي قَوْمِ بَنِي مُصْطَلِقِ سَعَتَا

بن قیس کے حصے میں آئیں اور وہ خوب صورت عورت تھی اس کی آنکھ میں حصہ تھا۔ یعنی اس نے ثابت بن قیس سے تحریر کروا لیا۔ تھا کہ اگر میں اس قدر روپیہ ملو اور دو گنی تو آزاد ہو جاؤں گی سو وہ اپنی کتابت میں مدد مانگنے کو حضرت کے پاس لے گیا۔ عائشہ نے پہر جب وہ دروازے میں آکر کھڑی ہوئی اور بیٹھنے اور سکو دیکھا تو بیٹھنے کے لیے بیٹھ گیا۔ اور اس نے پہچان لیا کہ حضرت اس کی خوبصورتی دیکھ کر مال ہونگے جیسے میں نے دیکھی یعنی تو شاید اس کی کھال کا ارادہ کر رہی ہو۔ تو اس نے کہا میں نے پہچان لیا کہ میں جو یہ ہوں حارث کی بیٹی اور تحقیق شان ہے کہ میرا حال آپ سے پوشیدہ نہیں اور مقرر میں ثابت بن قیس کے حصے میں بیٹی ہوں اور بیٹھنا اپنے اوپر رکابت کی ہے اور میں بدل کتابت میں آپ سے مدد مانگنے کو آئی ہوں اور حضرت نے اس کو فرمایا کیا تو ابھی بہتری چاہتی ہے اس نے کہا وہ کیا ہے فرمایا میں تیرا بدل کتابت تیری طرف سے ادا کروں گا۔ اور تیرا بدل کتابت ادا کروں گا۔ اس نے کہا البتہ میں نے منظور کیا پہر جب لوگوں نے ایک دوسرے کو سنا کہ حضرت نے جو بڑے سے نکاح کر لیا ہے تو انہوں نے اپنے بندوں کو جو ان کے ہاتھ میں تھے چھوڑ دیا اور آزاد کر دیا اور کہا کہ یہ حضرت کے سسرال کے ہیں۔ عائشہ نے کہا سو میں نے اس کی برکت و سبکی قوم پر سب سے زیادہ تردد کیجی کہ اس کی قوم بنی مصطلق کے بندے سو گھر والوں سے زیادہ آزاد ہوئے۔ اور ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔ اور ملاح کے معنی میں بہت ملاحظہ و لے مبالغہ ہے اور رکابت۔

یہ ہے کہ علامہ ابنی جان کو اپنے مالک سے خرید لیا۔ تاکہ اس کا اپنا مول ہو اور اگر دیوے۔
عَنْ عَائِشَةَ نَعَتْ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَتْ ابْنَةُ الْحُجُونِ عِلَّارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ ائْتَنِي ذِي اللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عُدَّتْ بِعِظْمٍ لِحَقِّقِ بِأَهْلِهَا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتَّشَائِي تَرْجَمَهُ عَائِشَةُ مِنْ رَوَابِطِ كَلْبَا كَجَوِيَرِي حَارِثِ كِي ثِي قَوْمِ بَنِي مُصْطَلِقِ سَعَتَا
کہا کہ میں نے خدا کی پناہ چاہتی ہوں تو حضرت نے اس سے فرمایا کہ البتہ تو نے بڑے مالک کی پناہ مانگی اپنے گھر کے لوگوں میں جا مل جائیگی نہ سانی اس کے راوی ہیں۔ حضرت نے جب جن کی بیٹی سے نکاح کیا تو کسی بی بی نے اس کو یوں کہا کہ جب حضرت میرے پاس آئیں تو یوں کہنا کہ میں نے خدا کی پناہ چاہتی ہوں تو حضرت نے مجھ سے بہت پیار کر لیا۔ جب حضرت اس کے پاس تشریف لائے تو اس نے سبوح کہا تو حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے گھر جا رہے۔ یہ اشارہ ہے طلاق کا۔
عَنْ عَائِشَةَ نَعَتْ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَتْ ابْنَةُ الْحُجُونِ عِلَّارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ ائْتَنِي ذِي اللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عُدَّتْ بِعِظْمٍ لِحَقِّقِ بِأَهْلِهَا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتَّشَائِي تَرْجَمَهُ عَائِشَةُ مِنْ رَوَابِطِ كَلْبَا كَجَوِيَرِي حَارِثِ كِي ثِي قَوْمِ بَنِي مُصْطَلِقِ سَعَتَا
أَمَّ شَرِيكَ
ام شریک کا بیان

کہلایا بیاتنگ کہ دن دراز ہو، اور لوگ کہا ناگہانکے اور کچھ لوگ بائین کرنے گہر میں باقی سب پر حضرت باہر تشریف لائے اور
 میں آپ کے پیچھے نکلا اور حضرت اپنی عورتوں کے مجھے ڈھونڈنے لگے انہیں سلام کرتے تھے اور وہ حضرت سے ہمتی تھیں کہ یا
 رسول اللہ آپ اپنی بی بی کو کس طرح پایا۔ کہا انس نے میں نہیں جانتا کہ میں نے حضرت کو خبر دی یا کسی اور نے کہ وہ لوگ گہر سے
 نکل گئے پھر حضرت چلے بہاننگ کہ گہر میں داخل ہوئے تو میں ہی آپ کے ساتھ اندر داخل ہوئے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے
 درمیان پردہ ڈالا اور پردہ کی آئین تریں اور نصیحت کی کہ لوگ شام کو خبر کے نصیحت کیے گئے اور حجاب کی آئین میں کیا ابائی الونہ داخل
 ہو جی کے گہر میں اس قول تک کہ انس نہیں شرمناحق بات کہنے سے مسلم نہائی اس کے راوی ہیں اور بخاری اور
 ترمذی میں اس کے نسخے ہیں۔

اُمّ حَبِیْبَةُ
 حضرت ام حبیبہ کا ذکر

عَنْهَا نَفَاثَاتُ تَحْتَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قِمَاتٍ يَأْذَنُهَا مُعْبِقَةُ زَوْجِهَا
 الْخِشَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَهَا أَرْبَعٌ أَكْلَابٌ وَدُرْهَمٌ
 وَتَبَعَتْ بِهَا الْكَلْبُ مَعَ ثَرْحُوبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ فَقِيلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

اُخْرَجَتْ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ تَرْجِمَهُ ام حبیبہ کو روایت ہے کہ وہ عابد بن شمس نکاح میں نہیں سو وہ حبش کی زمین پر
 مر گیا تو بخاشی حبش کے بادشاہ نے اس کا نکاح حضرت سے کر دیا اور اس کو جابر بن زید اور ہرم جہر دیا یعنی اپنے پاس اور اس کو شتر میل
 کے ساتھ حضرت کے پاس بجا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو قبول کیا۔ ابوداؤد و نسائی اس کے راوی ہیں۔

صَفِيَّةُ
 حضرت صفیہ کا ذکر

(۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَجَاعَةَ فَتَحَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 ذَلِكَ كَمَا جَاءَ فِي صَفِيَّةَ بِنْتِ حُجْرٍ بِنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عُرْ وَسَافَا صَاطِفَا

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّعْمَ وَخَجَرُهَا حَتَّى بَلَغَ الْوَجَاعَةَ بِنْتِهَا صَنْعَةً
 حَسَنَةً يَنْفَعُ صَدِيقَهُمْ قَالَ لِي كَذَنَ مِنْ حَوْلِكَ فَكَانَتْ ذَلِكَ وَلَيْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
 صَفِيَّةَ عَلَى أَرْجَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُوزِي كَهَا وَرَأَاهُ عِبَادَةُ ثُمَّ يَجُوزِي عِنْدَ بَعْدِهِ

فِيصَّةُ لَكِنَّهُ قَضَى صَفِيَّةَ رَدَّهَا عَلَيَّ كَبْتِهِ حَتَّى تَرَكْتُ اُخْرَجَتْ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْوَقْدَانِ قَوْلُهُ يَجُوزِي
 الْحُجْرَةَ كَمَا يُقْتَلُ حَوْلَ سَنَامِ الْبَعْدِ لِي كَبْتِ عَلَيْهِ تَرْجِمَهُ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں
 میں گئے پھر جب خدے خبر کو آپ نے فتح کیا تو صفیہ کی خوبصورتی حضرت کے پاس کر گئی اور ابنت اس کا خاندان مارا گیا تھا اور وہ

دو بہن تھیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو غنیمت میں سے اپنے واسطے جن لیا اور اس کو ملے پہنک کر روحا میں شجر
 تو حضرت نے وہاں اس کے ساتھ غلو کی پھر علوانا رکھا چمڑے کو چوڑے دسترخوان میں ڈالا پھر فرمایا کہ اپنے گرد اون کو اجاڑو
 دے سو یہ حضرت کا ولیمہ ہو اصفیہ پر ہم ہم دینے کی طرف نکلے تو حضرت اس کے واسطے اپنے پیچے چادر سے پردہ کیا کہ

ہم پر اپنے اونٹ کو پاس بیٹھتا ہوں اپنا گھٹنا کہتا اور صفیہ بنا پاؤں حضرت کے گھٹنے پر رکھتیں تاکہ سحر ہوں مگر غدی کے
 سو پانچون اس کے راوی ہیں پھر جو کہا بجوی تو حویہ ایک چادر ہوتی ہے کہ دولی کی طرح پھیلا کر اونٹ کی کون کے گرد باندھی
 مانی ہے پڑے کے واسطے تاکہ اس پر سواری کی جاوے۔ ف جس وہ علوانا ہے جو کچھ راہ پر نہیں اور گہی سے بنا یا جاتا ہے

جَوْنِيَّةُ
 حضرت جویریہ کا ذکر

(۱) عَنْ قَتَادَةَ بْنِ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَتْ امْرَأَةً مَخَاحَةً لَهَا فِي الْعَيْنِ حَلَّةٌ فَجَاءَتْ قَتَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 لَهَا اِيك مگر ہے درمیان رہے اور خبر کے

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ وہ کیسا ہے تو آپ نے اسکو آیت بڑھ سنائی تو عائشہ نے کہا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے حق میں اپنے مان باپ سے مشورہ لون بیٹھے اس میں مان باپ کی صلاح کی کچھ حاجت نہیں بلکہ بیٹے اللہ اور رسول کو اور آخرت کو اختیار کیا اور میں آپ سے سوال کرتی ہوں کہ میری بات اپنی کسی بی بی سے نہ کہیں حضرت نے فرمایا جو بی بی مجھے پوچھے گی میں اسکو خبر کروں گا خدا نے مجھ کو نہیں بھیجا ہے مگر نیوالا اور سختی کر نیوالا و لیکن مجھ کو بھیجا ہے سکھائیوالا اور سنا کر نے والا یعنی میرا کام تو یہی ہے کہ آسانی کروں اور سکھلاؤں اور سختی نہ کروں جو بی بی مجھے پوچھے گی سو عائشہ نے قبول کیا تو میں تین تین دنوں کا تاک رہا تو یہی قبول کر لیا تو سلمہ کے راوی میں کہتے ہیں وَجَاءَتْ غُثَيَّةٌ بِنْتُ حَزْنٍ جَبَلِيَّةٌ وَلَدَتْ لَهَا ابْنًا بَاوُنٌ وَغَيْرُهُ سَعْدًا وَبَاوُسَ -

الفصل لثانی فی الحث علی النکاح والترغیب فیہ

دوسری فصل

نکاح کی ترغیب کے بیان میں

(۱) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَبَهْلٍ وَإِنِّي أَتَمَلَّكُ أَفْأَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا تُفْعَلُ أَتَاهَا الثَّانِيَةَ فَتَهَاكَ ثُمَّ أَتَاهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوُدَّ وَالْوُدَّ كَاتِيٌّ مَكَارِئُكُمْ أَلَا مِمَّ أَخْرَجَتْهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّشَانِيُّ ترجمہ معقل بن یسار سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا حضرت میں نے ایک عورت عمدہ ذات والی خوبصورت پائی ہے لیکن وہ اولاد دیتی نہیں یعنی بائج ہے کیا میں اس سے نکاح کروں حضرت نے فرمایا کہ نہ پہرہ دوسری بار حضرت مگر پاس یا حضرت اسکو منع کیا پہرہ دوسری بار آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ نکاح کرو ان عورتوں سے جو بہت دوستی کر نیوالی بہت چنے والی ہوں اس واسطے کہ میں تمہاری کثرت کے سبب اور امتوں پر فخر کروں گا ابو داؤد و نسائی اس کے راوی میں - **ف** یعنی بچہ چنے والی عورت نکاح کیا کرو بائج عورت نکاح کرنا مکروہ ہے -

(۲) وَعَنْ عَبْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دُنِيَ مَتَاعُ دُخَانٍ وَمَتَاعُ الدُّنْيَا أَلَمْ تَرَ أَنَّ الصَّالِحَةَ أَخْرَجَتْهُ مُسْلِمَةً وَالتَّشَانِيُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کی بہتر بونجی اور نفع اٹھانے کی چیز نیک عورت ہے، مسلم نہائی اس کے راوی ہیں **ف** نیک عورت اس واسطے بہتر ہے کہ خدا و رسول کا حکم مانتی ہے اپنے خاندان کی تابعداری کرتی ہے اس کے خلاف مرتضی نہیں کرتی تو مرد کی زندگی بخوبی بسر ہوتی ہے اور اگر عورت بد ہو تو مرد کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے **ف** یہ جہنم یا کو دنیا فائدہ اٹھانے کی چیز ہے یعنی ہوا نفع اٹھانے کی چیز ہے اور یہ فائدہ مختص بہ دور ہو نیوالا ہے -

(۳) وَعَنْ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْكِينٌ مَسْكِينٌ يُجْلَى لَيْسَتْ لَهُ امْرَأَةٌ قَالُوا أَوَإِنْ كَانَ كَثِيرُ الْإِمَالِ قَالَ وَإِنْ كَانَ كَثِيرُ الْإِمَالِ مَسْكِينَةً مَسْكِينَةً قَالُوا لَا ذَوِيَّةَ لَهَا قَالُوا وَإِنْ كَانَتْ كَثِيرَةً الْإِمَالِ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ كَثِيرَةً الْإِمَالِ أَخْرَجَتْهُ دِينَقُ ترجمہ ابن ابی نجیح سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محتاج ہے محتاج ہے وہ مرد جسکی عورت نہ ہو لوگوں نے کہا اگرچہ بہت مالدار ہو مگر اگرچہ بہت مالدار ہو مگر مالدار ہو مگر مالدار ہو لوگوں نے کہا اگرچہ بہت مالدار ہو مگر مالدار ہو مگر مالدار ہو مگر مالدار ہو

(۳) وَعَنْ جَلِيزَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ الرَّسُولَ
أَبَاهُ جُلُوسًا لَهُ يُؤْذِنُ لَهُمْ فَأَذِنَ لَهُ فَقَدْ خَلَّ فَوَجَدَهُ جَالِسًا حُرَّةً رِشَاوَةً وَهُوَ سَائِتٌ لَهَا اسْتَأْذَنَ عَنْهُ
وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا تَوْنُ كُنْ قَوْلًا أَطْعَمَكَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَخْرِجْنِي إِلَى ابْنَةِ خَالِجَةَ فَإِنِّي التَّفَقُّةُ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَّاتُ عَنْهَا فَفَتِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ أَهْلُ بَيْتِهِ جُلُوسًا مِمَّنْ حَوَّنِي كَمَا تَرَى تَسْأَلُنِي التَّفَقُّةَ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَقَامَ أَبُو
كَرْبَةَ سَاهِرٌ حَضَرَ كَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَالْمُهَيَّيَّاتِ قَالُوا لَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِكِينَ عِنْدَهُ فَقُلْنَا وَاللَّهِ لَا
يُؤْذِنُهُ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا ثُمَّ تَزَلَّتْ هُنَا الْآيَةُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا زُفْرَاجِكَ حَتَّى
رَأَيْتُهَا قَالَتْ قَبِدَ أَيْ بَاعِثَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ أَمْرًا أُحِبُّ أَنْ

و غیر بی ابویات قالت ما هو یا رسول اللہ فتلا علیہا الایۃ فقالت ا فیک استخیرتہ ابو
حسینانی نطیع صغیرک والذی اراد الخیرۃ واسألک ان لا تخیرا من امة من یتسانک بالذی قلت لک قال
صوفی علی الخیرۃ الا اخبرک انما لا یجعلنی اللہ تعالیٰ معینا ولا متعینا و لکن یجعلنی مع العباد معینا
فصنعوا منہ وجأت عنی فلان اذا دسہا یرجیک و نحو ذلک ترجمہ جابر سے روایت کیا کہ ابو بکر
صدیق اے حضرت کے اندر نے کی پڑا انکی مانگتے تھے تو انہوں نے لوگوں کو آپ کے دروازے پر بیٹھے پایا انکو پوچھا انکی
ملی نہی سو انکو پوچھا انکی ملی وہ اندس گئے اور حضرت کو بیٹھے پایا آپ کی بیبیاں آپ کے گرد بیٹھی نہیں اور آپ جب ہر عمر فدا
نے پڑا انکی مانگی انکو ہی پڑا انکی ملی اور وہ بھی اس طرح اگر جب ہو رہے تو ابو بکر نے کہا کہ البتہ میں ایک بات کہوں گا
کہ میں اُس سے حضرت کو نہساؤ لگاؤ کہا یا حضرت اگر میں دیکھوں کہ خراجہ کی بیٹی میری بی بی جیسے خرچ مانگے تو میں
اُٹھ کر ہون اور انکی گردن کو دباؤں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لگے اور فرمایا میرے گرد والی سب میری تو دیکھتا
ہے جیسے دیا وہ خرچ مانگتی ہیں سو عمر نہ تو اُٹھ کر حفصہ (ابنی بیٹی) کی گردن کو دباؤں گے ابو بکر نہاٹھ کر عائشہ کی گردن
کو دباؤں گے دو نہ کہتے تھے کہ یا تم حضرت کا مانگتی ہو جو آپ کے پاس نہیں تو انہوں نے کہا کہ قسم اللہ کی ہم حضرت کے کہی ہر
مانگین گی جو آپ کے پاس نہ ہو ہر ایک ہمیں حضرت ان سے الگ ہوئے۔ پھر یہ آیت اتری اے نبی کہ اے نبی
بیبیوں سے یہاں تک کہ اجر و عطا تک پڑ ہی کہا سو حضرت اول عائشہ سے شروع ہوئے سو فرمایا میں چاہتا ہوں
کہ ایک بات تجھ سے کہوں سو تجھ کو اُس کے جواب میں جلدی کرنا مناسب نہیں بدوں اپنے مان باپ کے صلح لیے

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ

نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ بَعْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُخِيلَ لَهُ وَ

مَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاشْهَدَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَتَّى تَقَانُوا

فَالْتَمَوْنَ إِلَّا وَانْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَفُؤُوكُمْ لَا سِدَّ يَدُ الْيُضِلُّكُمْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَ

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ لُحْنِ تَرْجَمَهُ ابْنُ

سَعْدٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ

مَقَرَّ قَرَبِ رَيْفِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ

نَفْسُونَ كِي بِي سَعْدٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ

كُوْنِي رَاهِدُ كَمَا لَمْ يَدْعُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ

اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ

كُوْنِي رَاهِدُ كَمَا لَمْ يَدْعُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ

اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ

كُوْنِي رَاهِدُ كَمَا لَمْ يَدْعُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ

اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ

كُوْنِي رَاهِدُ كَمَا لَمْ يَدْعُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ

اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ

كُوْنِي رَاهِدُ كَمَا لَمْ يَدْعُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ

اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ اسْمُ الشَّهِيدِ جَمِ

كُوْنِي رَاهِدُ كَمَا لَمْ يَدْعُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ ابْنُ مَسْعُودٍ

کہ اس کے کوہان کی چوٹی بڑے اور چاہیے کہ اس طرح کہے ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔ ۱
 (۵) **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ فَاجْعَلْهُ**
تَحَادًا مَا قَلْبُكَ خَيْرٌ بِمَا جَعَلْتَهَا وَلَيْدٌ عَرِيًّا لِبَرِّكَ وَاجْعَلْهُ لَكَ بَيْتًا يَذُرُّ فِيهِ سَنَامَهُ قَلْبُكَ لَيْسَ يَجِدُ بِاللَّهِ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 کہ جب کوئی عورت نکاح کرے یا غلام خریدے تو چاہیے کہ اس کی پیشانی پر گڑے اور برکت کی دعا کرے اور جب کوئی عورت
 خریدے تو چاہیے کہ اس کی کوہان کی چوٹی پر گڑے اور چاہیے کہ اس کی پناہ مانگے شیطان مردود سے مالک اس کے راوی

ہیں۔
 (۶) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَفَأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ**
بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْقُرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کوئی شخص خوش گذران ہو تو اسے نکاح کرنا تو فرماتے خدا شہر
 واسطے برکت کے اور تنہا برکت کرے اور قوم دونوں کو خیر میں جمع کرے ابو داؤد و ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۷) **وَعَنْ الْحُسَيْنِ قَالَ تَزَوَّجْ عَقِيلٌ بِنَ ابْنِ كَالِبٍ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جَنْشَمٍ فَقَالُوا يَا لَيْتَ قَاءَ وَابْنَيْنِ فَقَالَ**
قُولُوا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانُ الرَّجِيمَانِ
الْمَوَافَقَةُ وَحُسْنُ الْمُعَاثَرَةِ وَرَأْيَا هَلْ عَنَّا كَلَامُهُ كَانَ مِنْ بَيْنِ عَارِ الْجَاهِلِيَّةِ ترجمہ حسن روایت ہے کہ عقیل بن ابی طالب
 نے قبیلہ بنی جشم کی ایک عورت نکاح کیا تو لوگوں نے کہا کہ تو خوش گذران ہے اور میرے بیٹے ہون تو عقیل نے کہا تم کو جیسے
 حضرت نے فرمایا کہ بعد ازاں ہم بن برکت کرے اور تمہارے واسطے برکت کرے انسانی اس کے راوی ہیں۔ رفا کے معنی ہیں ہواخت
 اور اچھی گذران اور اس سے منع اس واسطے کیا کہ یہ کفر کی رسم تھی۔

(۸) **وَعَنْ سَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَدَخَلَ بِي فِي شَوَّالٍ**
يَأْتِي يَسَائِهِ كَانَ أَخْطَلُ عَجْدَةً مِثْقَالِ شَعْبَةٍ وَكَانَتْ تَحْتَبُّ أَنْ يَدْخُلَ يَسَاءُ هَافِي شَوَّالٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالْقُرْمِذِيُّ
وَالشَّيْخَانِ ترجمہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نکاح کیا شوال کے
 مہینے میں اور خلوت کی جیسے شوال میں سو کوئی بی بی حضرت کے نزدیک مجھے یا وہ تر محبوب نہ تھی اور حالت میں مستحب جانتی تھیں
 کہ انکی قوم کی عورتیں شوال میں گہر میں لانی جاوین مسلم و ترمذی و سنن ابی داؤد اس کے راوی ہیں

(۹) **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا**
أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ يَسْمِعُ اللَّهُ أَلَهُمْ جَبِينًا الشَّيْطَانِ وَجَبَلُ الشَّيْطَانِ مَا رَدَّ قَتْنَانَةً قَدْ رَبَّيْتُمَا فِي
خَلْقِكَ وَلَكِنْ كَيْفَ تَرَاهُ الشَّيْطَانُ أَبَدًا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الشَّيْخَانِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو اگر تم میں سے کوئی جہاں بی بی سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے بسم اللہ سے
 مازدقتا تاکہ اپنے شر و عداوت کے نام سے ابھی بجا رہے کہ جو شیطان سے اور بجا شیطان سے ہماری اولاد کو پہلے مرد اور
 عورت کے درمیان اس صحبت میں کوئی لڑکا قسمت میں ہو گا تو شیطان اس کو بھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ ہاں چون اس کے
 راوی ہیں سو اسے سنائی کے ف معلوم ہو کہ صحبت داری سے غرض اولاد کے صرف شہوت رانی ہی مقصود نہ ہو
 اور سنت ہے کہ اس کا کوہوت پڑھیا کرے اگر اولاد ہوگی تو بابت ہوگی۔

سے روایت ہے کہا کہ ہم حضرت صلوات اللہ علیہ آدہ وسلم کے زمانے میں چند روز تک نکاح منع کیا کرتے تھے ایک مہی کی رو
 اور اُنے بہانے کے طور پر اسے منع کیا عمرو بن حریث کے مقدمے میں سلم اس کے راوی ہیں۔

(۶) وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَسْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ قَالَ لَمَّا عَمِيَ الثَّغَارُ قَهْوَانُ
 بَرٍّ وَجَرُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ مِنَ الرَّجُلِ عَلَانٌ ذُو جَهْدٍ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ وَلَكِنَّ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ أَخْرَجَهُ اللَّهُ
 ترجمہ ابن عسمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا نکاح شغار سے اور وہ یہ ہے کہ مرد اپنی بیٹی یا
 بہن کسی مرد کو نکاح کرے اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کو نکاح کرنے اور ان کے درمیان کچھ مہر نہ ہو۔ چھیون ۶
 اس کے راوی ہیں لیکن اگر محرم سے ہو تو جائز ہے۔

(۷) وَحَدَّثَنَا عُرْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ نَعْرَانَ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى ابْنَةِ أَخِي قَهْوَانٌ وَمِنْهَا نِكَاحُ
 الْقَائِلِ لِيَوْمٍ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ فَيَصْدُقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحُ أَخِي كَانَ الرَّجُلُ
 يَقُولُ لَمَّا دَاخَلَهَا إِذَا أَطَهَرَ مِنْ طَهْنِهَا أَرْسَلَنِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعْ مِنِّي وَيَعْتَزُّ لَهَا ذُو جَهْدٍ وَكَيْسُهَا خَ
 يَتَبَيَّنُ لَهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ أَصَابَهَا ذُو جَهْدٍ إِذَا أَحَبَّ وَإِذَا شَاءَ يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي
 نِكَاحِ ابْنَتِهِ أَوْ أُخْتِهِ فَكَانَ يُسَمَّى نِكَاحُ الْإِسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحُ أَخِي يَكْتُمُ الرِّهْطَ مَا دُونَ الْعَشْرِ قَدْ خَلَوْا عَلَى
 الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُونَهَا إِذَا أَحَلَّتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ كَيْلٌ بَعْدَ أَنْ تَضَعُ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَنْظُرُوا
 وَخَلَّوْا مِنْهُمْ أَنْ يَكْتُمُ حَتَّى يَخْبُرَ عَمَّا عِنْدَهَا فَقَوْلُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَكَذَلِكَ
 فَهُوَ ابْنَتُكَ يَا فُلَانُ نَلْحَقُ مِنْ أَحَبَّتْ فَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكْتُمُ وَنِكَاحُ أَخِي يَكْتُمُ النَّاسُ لِكَثِيرٍ
 قَدْ خَلَوْا عَلَى الْمَرْأَةِ فَلَا تَكْتُمُ وَمَنْ جَاءَهَا وَهِيَ الْبَغَا يَأْكُنُ يَخْصِمُ عَلَى ابْنِ بَيْتِ الرَّأْيَاتِ مَنْ أَرَادَ
 مِنْ دَخَلِ عَلَيْهَا إِذَا أَحَلَّتْ إِذَا خَلَّتْ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جَمْعًا لَهَا وَدَعَا لَهَا الْقَائِدَ فَالْحَقُّ وَأَلَدَهَا
 بِالَّذِي رَدَّوْنَ فَالْأَنْطَاطِيَّةُ وَدَعَا ابْنَتَهُ لَا يَكْتُمُ مِنْهُ فَلَمَّا بَعَثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِأَخِي هُدَا
 نِكَاحُ الْجَاهِلِيَّةِ كُلُّهُ إِلَّا نِكَاحُ النَّاسِ لِيَوْمٍ أَخْرَجُوا الْبَغَارِيَّ وَأَبُودَاوُدَ الْإِسْتِبْضَاعُ طَلَبُ الْمَرْأَةِ
 نِكَاحُ الرَّجُلِ لِنَتَالِ مِنْهُ أَلَدَهَا وَابْنَتُهَا وَالْقَائِدُ الَّذِي يَكْتُمُ يَكْتُمُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ أَلَدَهَا
 بِالْإِسْتِبْضَاعِ وَالْأَنْطَاطِيَّةُ أَنْتِ أَصْفَى يَتَفَقَهُ وَجَعَلَهُ وَكَذَلِكَ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہا کہ عائشہ نے مجھ کو
 خبر دی کہ کفر کے وقت میں نکاح چار طرح پر ہو کرتا تھا۔ ان میں سے ایک تم کو یہ نکاح ہے جو نکاح کہتے ہیں کہ ایک
 مرد دوسرے مرد کو اس کی بیٹی یا بہن وغیرہ کے نکاح کا پیغام کرنا ہے سو اس کو ہر دین پر اس سے نکاح کرنا ہو اور
 ایک تم نکاح کی ہے کہ مرد اپنی عورت کو کہتا ہے کہ وہ حیض سے پاک ہو ان کے فلاں کے کو بلا بھیج اور اس سے صحبت کرو۔ پھر
 اس کا فلاں اس سے ایک ہوتا اس سے صحبت نہ کرتا تھا بہانے کے ظاہر ہونا حمل اس کا اس مرد جس سے وہ صحبت کرنا چاہتا
 اور جب اس مرد سے اس کا حمل ظاہر ہو جاتا تو پھر اس کا فلاں اس سے صحبت کرتا جب چاہتا اور یہ نکاح تو صرف نیکو
 اولاد کے لیے کیا جاتا تھا تاکہ اولاد شریف خاندان سے ہو اور ایک نکاح یہ تھا کہ دس کو آدمی جمع ہوتے ہیں وہ سب ایک
 عورت سے صحبت کرتے ہیں وہ عورت حاملہ ہوتی اور بچہ جنسی اور چھنے کو بعد چند ماہ میں گزرتا ہے تو وہ ان سب کو بلا بھیجتی
 تو ان میں سے کوئی آدمی باز نہ رہ سکتا تھا۔ بہانے کے سب اس کے پاس جمع ہوتے تو وہ ان سے کہتی کہ البتہ تم
 اپنا کام جانتے ہو جو مجھے کیا تھا اور البتہ میں نے کچھ جناب سے سو وہ تیرا بیٹا ہے اسے فلاں کے ساتھ چاہتی ہوں

الْبَابُ الثَّانِي فِي أَزْكَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ فَصْلَانِ

دوسرا باب رکات کح کے بیان میں اور اس میں دو فصل ہیں۔

الفصل الأول في العقد

پہلی فصل

عقد کرنے کے بیان میں

(۱) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ مَعَنَا نِسَاءً فَقُلْنَا أَلَا تَخْشَى فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَسْتَكْبِرَ فَكَانَ أَحَدُ نَائِبِكُمْ الْمَرْأَةُ بِالثَّوْبِ عَلَى أَجْلِ أَخْرِجَهُ الْخِثْمَ
ترجمہ ابن مسعود روایت کیا کہ ہم حضرت کے ہمراہ جہاد کیا کرتے تھے تو ہم نے کہا کیا ہم خسی نہ ہو جائیں گے تو حضرت نے ہلکے ہلکے منع کیا پھر ہمکو حضرت کی خدمت میں منع کرنے کی راہ ہم میں سے کوئی نکاح کرنا تھا عورت کے کپڑے پر مدت معین تک بیچیں اسکے راہی

میں جس کے ہاتھ کپڑا مہر نہیں تھا۔

(۲) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْطَأَيْتُ الْمُتْعَةَ ثُمَّ كُنْتُ مَعَهَا
آخر جگہ النبیؐ بیان ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ و طاعن کے دن نکاح متعہ کی رخصت دی پھر اس سے منع کیا۔ بیچیں اسکے راوی ہیں۔ ف نکاح متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کے نکاح کرے کچھ چیز مہر دیا اور مدت مہر الہوی کر مثلاً ایک مہینہ یا ایک سال تک تیرے پاس ہو گا۔ سو اس طرح کا نکاح ابند الاسلام میں بعض جنگوں میں ایک دو بار ضرورت کے واسطے مباح ہوا تھا پھر قیامت تک ہمیشہ کو حرام ہو گیا۔ اب ایسا نکاح کرنا حرام ہے اور زنا۔

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثُ الْمُتْعَةِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يُقَالُ لَهُ الْبَدَلُ لَكِنَّ لَهُ فِيهَا مَعْرِفَةٌ
قیامت و غیر الزکا بعد یہ ماری کہ کہ یقیم فحفظ کہ متاعاً و یفصل کہ شاة حتی تزکات الا علی اذ و ارجوم اکھا ملک
ایکما انہم فقال ابن عباس رضي الله عنهما فذكر يوم اهدا فهو حرام ثم اخرجته الزكاة في ترجمہ
ابن عباس سے روایت کیا کہ نکاح متعہ اہل اسلام میں مباح تھا کہ کوئی مرد کسی شہر میں جاتا تھا جس میں اس کی کوئی بیچ نہ ہوتی تھی سو وہ کسی عورت کے نکاح کر لیتا تھا مٹنے و فتنہ جانتا کہ میں نہیں روں گا۔ سو وہ اسکے سہا باب کو گاہ کہی اور اس کو حال کو سنواری بہانہ کہ یہ آیت ازی کہ ابی بی بیوں اور نوکر بیوں کے سوائے اور کسی سے صحبت کرنا جائز نہیں تو ابن عباس نے کہا کہ جو

فرج ان دونوں کے سوائے ہے سو حرام ہے ترجمہ اس کے راوی ہیں

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لَا بَيْنَ عَلِيٍّ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ مَعَنَا نِسَاءً فَقُلْنَا أَلَا تَخْشَى فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَسْتَكْبِرَ فَكَانَ أَحَدُ نَائِبِكُمْ الْمَرْأَةُ بِالثَّوْبِ عَلَى أَجْلِ أَخْرِجَهُ الْخِثْمَ
ترجمہ محمد بن حسین سے روایت ہے کہ علی رضی نے ابن عباس کو فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن نکاح متعہ سے اور گہر کے پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ جیہوں اسکے راوی ہیں اس لئے ابوداؤد کے۔

(۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَضَاءِ مِنَ الثَّمَرِ وَالْذَّقِيقِ إِلَّا يَأْمُرُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ بَكْرٍ حَتَّى تَقَى عَنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي ثَنَائِهِ عَمْرٍاءَ بْنِ حَرْثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُسْلِمٌ وَرَجُلٌ جَابِرٌ رَضِيَ

وہ کچھ غدر نہ کر سکتا تھا۔ اور ایک وجہ تھا نکاح یہ ہے کہ بہت لوگ جمع ہوتے اور ایک عورت پر داخل ہوتے سو جو اُس پاس آتا کسی کو نہ روکتی اور وہ جو حرام کار عورتیں تھیں اپنے دروازوں پر نشان کہہ کر تھیں جو چاہتا ان پر داخل ہوتا پھر ان میں سے جب کوئی حاملہ ہوتی اور کچھ عنتی تو سب اس کے پاس جمع ہوتے اور قیافہ دان کو بلاستے پھر جبکہ ساتھ مناسب دیکھتے اُسکا الزام ملائے تو وہ اُس کو اپنے ساتھ لیتا اور اسکا بیٹا بلایا جاتا اُس سے ہٹ نہ سکتا پھر جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہوئے تو کفر کے زمانے کے سب نکاح موقوف کیے گئے مگر جو نکاح کہ ہوقت لوگ کرتے ہیں ثابت رہا۔ بخاری ابو داؤد اُس کے راوی ہیں۔ استبضاع کے معنی ہیں کہ عورت مرد سے نکاح کرنا چاہے تاکہ اُس سے اولاد پائے اور بغایا حرام کار عورتیں ہیں اور قافہ وہ لوگ ہیں جو ایک دوسرے کی شکل ٹھہراتے ہیں اور ہم شکل ہونے سے بچے کو اُس کے ساتھ ملائے ہیں اور اتنا طبعی اُس کو اپنے ساتھ ملا لیتا اور اُس کو اپنی اولاد ٹھہراتا۔

الفصل الثانی فی الاولیاء والشہود

دوسری فصل

ولیوں اور گواہوں کے بیان میں

(۱) عَنْ عَائِشَةَ نَعَتْ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ أَيْتَامُ امْرَأَةٍ تَلَعَتْ بَعْدَ إِذْنٍ وَلِيَّهَا قَوْلًا نَكَاحًا بَاطِلًا كَلْتُ مَرَاتٍ وَإِنْ دَخَلَ بِهَا قَامَتْهُمُ أَهْلِيئَا اسْتَحْلَ مِنْ فَرْجِهَا قَالِ اسْتَحْجِرُوا وَقَالَ السَّطَّانُ وَلِيٌّ لَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا عَنْ أَبِي مُوسَى نَعَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكَاحُ إِلَّا بَوِيًّا قَالُوا يَا لَيْلَى شَجَارُهُمَا الْمُنْتَعَمُونَ الْعَقْلُ دُونَ الْمَشَاحَةِ فِي السَّبْقِ إِلَيْهِ تَرْجِمُهُ عَائِشَةُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفْرَأْ بِكَ جَوْعَتِ نِكَاحِ كَرِهَ بَدُونِ اذْنِ لِبْنِ وَلِيٍّ كَيْ تَوْبِيْكَ اُسْكَالِخِ بَلِّلْ هِيَ بِمِثْلٍ بَارِفْرَأْ بِاُمِّ اَدْرُوهُ اُسْكَالِخِ مَحَبَّتِ كَرِهَ اُسْكَالِخِ دَاسْطِ مَهْرٍ هِيَ بِسَبْبِ اَكْكَ كَرِهَ اُسْكَالِخِ فَرْجِ كَوَحْلَالِ كَمَا اَدْرَا اَكْكَ وَلِيٍّ جَبْرُ اَكْرِيْنِ لَوْ بَادِشَاهُ وَلِيٍّ هِيَ اُسْكَالِخِ جَبْرُ اَكْرِيْنِ وَلِيٍّ نَهِيْنِ لِبْنِ جَبْرُ اَكْرِيْنِ كَرِهَ اُسْكَالِخِ كَالْعَدَمِ هُوَ جَالِيٌّ هِيَ اَبُو دَاوُدَ اُنْ اَكْكَ رَاوِيٍّ هِيْنِ۔ اور اُن کی ایک روایت میں ابو موسیٰ سے آبلہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں صحیح ہے نکاح مگر ولی کی اجازت سے اور مزہ جبر اکرنے سے یہاں مطلق نکاح سے منع کرنا ہے بدولت اعتراض کرنے کے۔ چغیہ سنی میں۔

(۲) وَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ أَيْتَامُ امْرَأَةٍ زَوْجَهَا وَلِيَّتَانِ فِيْهِمَا لَا وَلِيَّ لِمِنْهُمَا قَالَا رَجُلٌ أَبَا بَعْثَا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهَوَا لَدَوَّلٍ مِنْهُمَا أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ تَرْجِمُهُ سَمُرَةُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفْرَأْ بِكَ جَوْعَتِ نِكَاحِ كَرِهَ بَدُونِ اذْنِ لِبْنِ وَلِيٍّ كَيْ تَوْبِيْكَ اُسْكَالِخِ بَلِّلْ هِيَ بِمِثْلٍ بَارِفْرَأْ بِاُمِّ اَدْرُوهُ اُسْكَالِخِ مَحَبَّتِ كَرِهَ اُسْكَالِخِ دَاسْطِ مَهْرٍ هِيَ بِسَبْبِ اَكْكَ كَرِهَ اُسْكَالِخِ فَرْجِ كَوَحْلَالِ كَمَا اَدْرَا اَكْكَ وَلِيٍّ جَبْرُ اَكْرِيْنِ لَوْ بَادِشَاهُ وَلِيٍّ هِيَ اُسْكَالِخِ جَبْرُ اَكْرِيْنِ وَلِيٍّ نَهِيْنِ لِبْنِ جَبْرُ اَكْرِيْنِ كَرِهَ اُسْكَالِخِ كَالْعَدَمِ هُوَ جَالِيٌّ هِيَ اَبُو دَاوُدَ اُنْ اَكْكَ رَاوِيٍّ هِيْنِ۔ اور اُن کی ایک روایت میں ابو موسیٰ سے آبلہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں صحیح ہے نکاح مگر ولی کی اجازت سے اور مزہ جبر اکرنے سے یہاں مطلق نکاح سے منع کرنا ہے بدولت اعتراض کرنے کے۔ چغیہ سنی میں۔

(۳) وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ أَيْتَامُ امْرَأَةٍ زَوْجَهَا وَلِيَّتَانِ فِيْهِمَا لَا وَلِيَّ لِمِنْهُمَا قَالَا رَجُلٌ أَبَا بَعْثَا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهَوَا لَدَوَّلٍ مِنْهُمَا أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ تَرْجِمُهُ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفْرَأْ بِكَ جَوْعَتِ نِكَاحِ كَرِهَ بَدُونِ اذْنِ لِبْنِ وَلِيٍّ كَيْ تَوْبِيْكَ اُسْكَالِخِ بَلِّلْ هِيَ بِمِثْلٍ بَارِفْرَأْ بِاُمِّ اَدْرُوهُ اُسْكَالِخِ مَحَبَّتِ كَرِهَ اُسْكَالِخِ دَاسْطِ مَهْرٍ هِيَ بِسَبْبِ اَكْكَ كَرِهَ اُسْكَالِخِ فَرْجِ كَوَحْلَالِ كَمَا اَدْرَا اَكْكَ وَلِيٍّ جَبْرُ اَكْرِيْنِ لَوْ بَادِشَاهُ وَلِيٍّ هِيَ اُسْكَالِخِ جَبْرُ اَكْرِيْنِ وَلِيٍّ نَهِيْنِ لِبْنِ جَبْرُ اَكْرِيْنِ كَرِهَ اُسْكَالِخِ كَالْعَدَمِ هُوَ جَالِيٌّ هِيَ اَبُو دَاوُدَ اُنْ اَكْكَ رَاوِيٍّ هِيْنِ۔ اور اُن کی ایک روایت میں ابو موسیٰ سے آبلہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں صحیح ہے نکاح مگر ولی کی اجازت سے اور مزہ جبر اکرنے سے یہاں مطلق نکاح سے منع کرنا ہے بدولت اعتراض کرنے کے۔ چغیہ سنی میں۔

اِذَا خَاطَبَ الْبَنُو مِنْ تَرْضُونَ ذِيْنَهُ وَخَلَقَهُ فَرَجُوْا اَنْ تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةً فِى الْاَمْنِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ -
 اَخْرَجَهُ الدَّقِیْقُیُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کو کھل کا بیٹا
 کہے جس کا دین اور خود تم کو پسند ہو تو اپنی بہن بیٹی اس کو نکاح کر دو اگر نہ کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ فساد ہوگا نہ مذہبی اسکا
 راوی بن ف اپنے اس واسطے کہ اگر تم شخص حسب نسب اور مال تلاش کرو گے تو بہت مرد عورتیں بے نکاح رہ جائیں گے
 پھر زنا بہت ہوگا۔ اور فتنہ فساد واقع ہوگا۔

۲۲، وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو هِنْدٍ فِي مَا فُتِحَ قَسِيْعُهُ يَقُولُ
 يَا بَنِي بَنِي مَضَةَ أَلَيْكُمُ آبَا هِنْدٍ وَأَلَيْكُمُ الْيَمُ وَإِنْ كَانَ فِي بَيْتِكُمْ مِثْلُ دُرٍّ يَدُورُ بِهِ خَيْرٌ فَاتَّحِ مَا مَدَّ اَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ
 ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کو کسی چیز میں جس سے تم دو اکڑے ہو بہتر ہے تو سبکی کہو
 بیاض کی اولاد نکاح کر دو ابو ہنہ کو اور نکاح کو و طرف اسکی اور اگر کسی چیز میں جس سے تم دو اکڑے ہو بہتر ہے تو سبکی کہو
 میں سے ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

۲۳، وَعَنْ جُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَبَ هَلِ الدُّنْيَا الَّذِيْنَ يَذْهَبُوْنَ
 اِلَيْهِ الْمَالُ اَخْرَجَهُ التَّشَاطِيُّ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کہ دنیا داروں کے ذات جسکی طرف
 وہ جلتے ہیں مال ہے۔ سالی اس کے راوی ہیں۔ یعنی اور مال کی حسب نسب کا کما اعتد نہیں۔

۲۴، وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا حُدَيْفَةَ بْنَ عُثْبَةَ بْنِ دِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ تَمِيمٍ وَكَانَ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ أَتَى سَالِمًا
 فَاتَّخَذَ ابْنَةً أَخِيْهِ هِنْدٍ مِّنْ تَوَلِيْدِ رِبْعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لِّامْرَأَةٍ مِّنْ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَيَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكُمْ اَمْ وَكَانَ مِنْ تَبَقِ دَجَلَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاكَ النَّاسُ اِلَيْهِ كَوْرَتْ مِنْ مِيْلَةِ اَنْتُمْ
 حَقٌّ تَزَلُّ قَوْلُهُ سُبْحَانَكَ وَتَعَالَى اُدْعُوْهُمْ لَا بَا يَعْشَمُ اَخْرَجَهُ الْخَزَائِيُّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ ابو
 حذیفہ بن ربیعہ نے ام وہ صحابی بدویوں سے ہر سال کو سنبھنے یعنی مزہ بولا بیٹا یا اور اپنے بہائی کی بیٹی ہند اس نکاح کر دی اور
 سالم ابنا انصاری ہجرت کا غلام آزاد تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید کو سنبھنے بنایا تھا اور کفر کے وقت وہ
 تھا کہ جو کسی کو سنبھنے بنالوگ اسکو اور اسکا بیٹا کہتے تھے اور وہ اسکی میراث کا وارث ہوتا تھا بیان اس کے یہاں یہ بات تری کہ انکو انکی
 باپوں کے نام سے پکارو بخاری میں ہے اس کے راوی ہیں ف یعنی تو اس بات سے سنبھنے کا وارث ہونا موقوف ہوا۔
 ۲۵، وَعَنْ ابْنِ مَرْيَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الشَّيْءُ اِلَّا الْجَاهِلُ دُرَّ اَخْرَجَهُ
 أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح نہ کرے زانی حد مارا ہو اگر آپ جیسے
 سے ابو داؤد اس کے راوی ہیں ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ شرائط خاندانی کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ کفو دینی کا اعتبار
 ہے جو شخص نیکو پر ہیزگار ہو اس کو نکاح کرنا جائز ہے خواہ قوم کا کبھی ہی بیچ ہو۔

اَلْبَابُ الثَّلَاثُ فِي مَوَانِعِ النِّكَاحِ وَفِي فَصْلَانِ

مبسر باب نکاح منع کرنے والی چیزوں کے بیان میں اور اس میں دو فصل ہیں

الفصل الاول في محرمات التوبة

نے حدیث بیان کی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دو بار دودھ چوسنا نکاح کو حرام نہیں کرتا سالی اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ سَالِمَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ كَانَتْ فِيمَا أُتْرِلَ مِنَ الْقُرْآنِ خَيْرٌ مِمَّا يُتْلَى مِنْ مِثْلِهَا فَتَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَنْ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخُ لَا الْبَخَارِيُّ تَرْجُمَهُ عَائِشَةُ
سے روایت ہے کہ اگر اول قرآن میں یہ علم اُترا تھا کہ دس بار ستر دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے یہ وہ حکم پہنچا جو باریع سے منسوخ ہوا سو حضرت فوت ہوئے اور حالانکہ پہنچا بار دودھ پینے کا حکم قرآن میں بڑھا جاتا تھا چنانچہ اس کے راوی ہیں سہل بخاری کے۔ یعنی بعض لوگ پڑھتے تھے جبکہ ان کا منسوخ ہونا نہیں پہنچا تھا۔ نہیں تو پہنچا بار کی تلاوت ہی منسوخ ہے اور شاید عائشہ کے نزدیک ان کا حکم باقی ہے واللہ اعلم

(۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ فِي الْحَوْلَيْنِ وَرِنْ كَانَتْ مَضَّةً وَاحِدَةً وَهُوَ يُخَيَّرُ ثُمَّ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَرَجَعَهُ
ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر دو برس کے اندر چوسے وہ حرام کرنا ہے اگرچہ ایک گھونٹ ہو۔ مالک سے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رِضَاعَةِ الْكَلْبِ فَقَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ كَانَتْ لِي وَلِيدَةٌ أَطْوَاهَا فَعَمِدْتُ لِمَرْأَةٍ فَأَرْضَعْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ لِي دُونَكَ فَقَدْ رَأَيْتُ اللَّهَ
دینار سے روایت ہے کہ اگر ایک مرد نے ابن عمر سے جو ان کے دودھ پینے کا حکم پوچھا ابن عمر نے کہا کہ ایک مرد عمر کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ میری ایک لونڈی تھی کہ میں اس سے صحبت کیا کرتا تھا سو میری عمر کے لئے شکوفہ اودھ پلا دیا ہے یہ اس سے مجھے کہلے واللہ میں نے شکوہ دودھ پلا دیا ہے تو عمر فاروق نے فرمایا کہ شکوہ مار اور دودھ پوچھا اور اپنی لونڈی سے صحبت کر سو کہ دودھ پینے کا اعتبار تو صرف چوبی عمر میں ہے یعنی دو برس کے اندر مالک سے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ نَجِي بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا مُوسَى فَقَالَ إِنِّي مَضَعْتُ مِنْ ثَدْيِ امْرَأَةٍ كَبْشًا فَادَّهَبَ فِي بَطْنِي فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَا أَرَاهَا إِلَّا أَنْ كُنْ حُرْمَتُكَ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنْظِرْ مَا تَفْقِي بِهِ الرَّجُلُ فَقَالَ مَا أَقُولُ أَنْتَ فَقَالَ لَا رِضَاعَةَ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَا تَسْتَلُونِي عَنْ نَفْسِي مَا دَامَ هَذَا
ابن مسعود سے روایت ہے کہ اگر ایک مرد نے ایک بچہ کو دودھ پلا دیا ہے تو عمر کے لئے شکوفہ اودھ پلا دیا ہے یہ اس سے مجھے کہلے واللہ میں نے شکوہ دودھ پلا دیا ہے تو عمر فاروق نے فرمایا کہ شکوہ مار اور دودھ پوچھا اور اپنی لونڈی سے صحبت کر سو کہ دودھ پینے کا اعتبار تو صرف چوبی عمر میں ہے یعنی دو برس کے اندر مالک سے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ إِلَّا مَا تَفْقِي
امام سہل سے روایت ہے کہ اگر ایک مرد نے ایک بچہ کو دودھ پلا دیا ہے تو عمر کے لئے شکوفہ اودھ پلا دیا ہے یہ اس سے مجھے کہلے واللہ میں نے شکوہ دودھ پلا دیا ہے تو عمر فاروق نے فرمایا کہ شکوہ مار اور دودھ پوچھا اور اپنی لونڈی سے صحبت کر سو کہ دودھ پینے کا اعتبار تو صرف چوبی عمر میں ہے یعنی دو برس کے اندر مالک سے راوی ہیں۔

میں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ اسے حضرت علیؓ نے اپنے خاندان پر سے نکاح ادا کرنے میں ہرے پیر دیا تھا جسے نکاح
 یہی کیا ہوا تھا اور ہر وہی نیا ترندی اس کے راوی ہیں وہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا اگر میان بیوی و دونوں کافر
 ہوں پر بیوی خاندان سے پہلے مسلمان ہو جائے تو نکاح نہیں ٹوٹتا پھر اگر اس کے بعد خاندان مسلمان ہو جائے تو وہی
 پہلا نکاح ثابت رہتا ہے کتنی ہی مدت کے بعد خاندان مسلمان ہو اور دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیا نکاح کرنا ضرور
 ہے تو یہ حدیث ناسخ ہے پہلی حدیث کی یا یہ اخصیصیت اور اولویت پر محمول ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ احتیاط حکم کرنے
 میں ہے۔

(۹) وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ نِسَاءَ كُنَّ عَلَى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُلْقِينَ بِالْحَصَى
 وَهُنَّ غَيْرُ مَكْحُولَاتٍ أَرَوَّاجَهُنَّ جِئْنَ أَسْلَمْنَ كَقَارِئِهِنَّ نِسَاءَ لَوْلِيٍّ بِنِ الْمُخَذِرَةِ وَكَانَتْ حَتَّى صَفْوَانَ
 بِنِ أُمِّهِ نَاسِلَتْ يَوْمَ الْقَيْمِ وَكَرَبَ صَفْوَانُ مِنَ الْإِسْلَامِ فَجَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْإِلَهَ قَامَ ابْنِ
 عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِرَدَائِهِ أَمَا نَالَهُ وَقَالَ إِنَّ رَجُلًا أَمَرَ أَهْلَهُ وَالْأَسِيدَةَ ثُمَّ رَجَعَ فَمِنْ كَلَامِهِمْ صَفْوَانُ نَادَى عَلَى
 صَوْتِهِ بِالْحَمْدِ هَذَا وَهَبُ بْنُ عُمَيْرٍ جَاءَ بِنِ بِرَدَائِكَ وَرَعِمَ أَنْتَ دَعَوْتَنِي إِلَى الْقُدِّمْ وَمَعَكَ فَإِنْ نَفِيتَ
 أَمْرًا فَلَيْتَهُ وَالْأَسِيدَةُ تَقِي شَعْرَيْنِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزِلْ أَبَا وَهَبٍ فَقَالَ اللَّهُ لَا أَنْزِلْ حَتَّى تَكُنْ
 لِي فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ كُنْتُ شَيْئًا رُبَّمَا بَعَثَ أَشْفَقُ فَخَرَجَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ هَوَازِنَ وَأَدْرَسَ إِلَى صَفْوَانَ
 لَيْسَ خَيْرًا أَدَاكَ وَلَا أَحَا فَقَالَ أَطَوَّعًا كَرِهًا فَقَالَ بَلْ طَوَّعًا عَادَهُ الْأَدَاةُ وَالْإِسْلَامُ ثُمَّ رَجَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَا فَرَفَقَهُ حَتَّى دَا الطَّائِفَ وَهُوَ كَا فَرَفَقَهُ دَا مَرَأَتُهُ مُسْلِمَةٌ دَا يَفَرُّ فِي بَيْتِهَا حَتَّى أَتَتْهُ صَفْوَانَ
 فَاسْتَفْرَفَتْ عِنْدَهُ أَمْرًا تَكُونُ بِذَلِكَ الْبَيْتِ كَانَ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامِ فَمَرَأَتُهُ تَقِي شَعْرَيْنِ أَخْرَجَهُ فَلَاكُ
 ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ہم کو خبر ہو چکی کہ تمہاری عورتیں میں سے حضرت کے وقت اپنی زمین میں مسلمان ہوتی نہیں اور حالانکہ انہوں
 نے ہجرت نہیں کی ہوتی تھی اور جب مسلمان ہوتی تھیں اس وقت ان کے خاندان کافر ہوتے تھے ایک ان میں سے ولید بن مغیرہ
 کی بیٹی ہے کہ صفوان بن امیہ کی نکاح میں تھی سو دفعہ کہہ کے دن مسلمان ہوئی اور صفوان اسلام سے ہٹا گا۔ تو حضرت نے اس کا
 ججیرا پائی وہ ب بن عمیر کو اپنے چادر دیکر اس کی طرف بھیجا اس کے امان دینے کو اور فرمایا اگر اس میں سے راضی ہو تو قبول کرے
 نہیں تو اس کو دو مہینے جہالت و کفر میں پہرنے کی ہر جب صفوان آیا تو اس نے بلند آواز سے بکا لہ ابو محمد یہ وہب بن عمیر سے
 چادر میرے پاس لایا اور کہا کہ تم نے مجھ کو اپنے پاس بلایا ہے پھر اگر میں اس میں سے راضی ہوں تو تم کو قبول کروں نہیں تو تم مجھ کو
 دو مہینے جہالت و کفر کو تو حضرت نے فرمایا اتر اسے ابو وہب یعنی مسلمان ہو جائے تو اس نے کہا واللہ میں نہیں اتروں گا یہاں تک
 کہ میرے واسطے ظاہر ہو کہ دین اسلام حق ہے تو حضرت نے فرمایا بلکہ مجھ کو جہالت چار مہینے کی ہر حضرت جنگ ہوازن کی
 طرف نکلے اور صفوان کی طرف ہتھیار مانگنے کو کہا یہیچا تو اس نے کہا کہ خوشی سے باز رہو سے حضرت نے فرمایا کہ نہیں
 بلکہ خوشی سے تو صفوان نے آپ کو ہتھیار مانگنے دیے اور آپ ہی حضرت کے ساتھ گیا پھر حضرت کے ساتھ ہوا حالانکہ کافر تھا
 پھر حضرت کے ساتھ جنگ حنین اور طائف میں حاضر ہوا حالانکہ کافر ہی تھا اور اس کی عورت مسلمان تھی اور حضرت نے
 دھڑن کے درمیان جدائی نہ کی یہاں تک کہ صفوان مسلمان ہوا تو اس کی عورت اس کے پاس پہلے نکاح سے برقرار رہی تھی
 نیا نکاح نہ پڑا یا گیا اور اس کے مسلمان ہونے اور اس کی عورت کے مسلمان ہونے کو درمیان بقدر دو مہینے کے فاصلہ تھا

قَالَ تَرَى كَيْفَ سَلَّمَ مِنْ عَنِ النَّبِيِّ فَقَدْ خَلَّتْ عَلَيْهِمْ كَذِبًا مِنْ حُبِّهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا الصَّلَاةُ
بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا قَالَتْ لَوْ كُنْتُ عَبْدًا لَكَ وَكَرَيْتَ بَيْنَنَا وَقَالَ إِذَا وَضَعْتَ تَحْتَهُ وَهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ
لِطُحَايَاتٍ هَذَا حَدِيثٌ مِنْ سَلَّمَ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْفُقَهَاءِ قَالَ يَدَّ لَكَ وَلِذَلِكَ تَأَمَّنَ الْحَدِيثُ وَدَلِيلُهُ أَنَّ
يَكُونُ مَعْنَاهُ إِنْ تَبَيَّنَ الْخَبَرُ أَنَّكَ أَوْصَاكَ بِهِ خَيْرًا وَأَمْرًا بِدَرْجَتِهِ وَقَدْ تَبَيَّنَ لِيَنْتَفِعَ بِحَدِيثِهِ إِذَا بَلَغَ
مَيَّكُونُ لَهُ كَالْعَبْدِ لَهُ فِي الطَّاعَةِ مُكَافَأَةٌ لَهُ عَلَى خُسَائِهِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْحَدِيثُ أَنْ يَكُونَ مَنْسُوحًا مِنْ رَجْمِهِ
أَوْ كَيْفَ هُوَ رَوَيْتَ كَرْتِ مِنْ أَيْكَا نَصَارَى مَرَمَسَ جَكَوْفَرُ بْنُ الْكُفْمِ كَمَا جَاءَ تَمَّا - حضرت صلوات اللہ علیہ آردو سلم کے
وہ صاحب میں سے کہا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اس خیال سے کہ وہ کنواری ہے سو میں بہر داخل ہوا تو ناگہان کیا کچھ
ہون کر وہ حاملہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ کسکو مہر ملے گا یہ سبب اسکے کھال کی تو نے نہر گاہ کی اور کچھ ہوا غلام ہے اور
آپ نے ہمارے درمیان جدائی کی اور فرمایا جب کچھ جنے تو اس عورت کو حمار و کہا ابو داؤد نے کہ خطابی نے کہا کہ یہ حدیث مسل
ہے میں کسی عالم کو اسکا قائل نہیں دیکھتا اس واسطے کہ ولد زمانہ آزاد عورت کا آزاد ہے اور اگر یہ حدیث ثابت ہوتی تو احتمال
ہے کہ اس کے معنی یہ ہوں کہ آپ نے نیکی کی وصیت کی اور کسکو حکم کیا اسکی تربیت اور پرورش کا تا کہ اس کی خدمت سے نفع پاوے
بعد بالغ ہوئے تو گویا کہ ہوگا وہ مانند غلام کے فرمان برداری میں اس کے اس کا حکم عوض میں اور اگر حدیث صحیح ہو تو بہر ہی
احتمال ہے کہ منسوخ ہو۔

۴۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا اسْتَلَمْتَ النِّصْرَ ابْتِغَاءً تَحْتَ الذِّمَّةِ فَجَلَّ نَفْسُهَا بِسَاعَةٍ حَرَمَتْ
عَلَيْهِ أَنْ تَرْجِعَ الْبَخَارَ رَجْمَ تَرْجَمَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَيْتَ بِرَ كَمَا حَبِ نَصْرَانِي عَوْرَتِ ذِي كَافِرٍ كَيْ يَخْلُجَ مِنْ هَوَادِجِ خَوَانِدِ
سے ایک حدیث پہلے اسلام لاؤ تو خاوند پر حرام ہو جاتی ہے۔ بحاری اسکے راوی ہیں۔

۴۹) وَعَنْهُ رَوَى أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا ثُمَّ جَاءَتْ أُمُّهُ بَعْدَهُ مُسْلِمَةً فَقَالَ رَجُلُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا
كَانَتْ قَدْ اسْتَلَمَتْ رَجُلًا قَدْ هَا عَلَيْهِمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ تَرْجَمَهُ نِزَارُ بْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتَ بِرَ كَمَا حَبِ
مرد مسلمان ہو کر آیا پھر اس کے بعد اسکی عورت بھی مسلمان ہو کر آئی تو اس کے خاوند نے کہا یا حضرت البتہ یہ میرے ساتھ
مسلمان ہوئی تھی تو حضرت نے اسکو دوسرے خاوند کے نکاح سے نکال کر پہلے خاوند کو پھر دی۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں
۵۰) وَعَنْهُ رَوَى قَالَ اسْتَلَمْتُ امْرَأَةً فَكَرْتُ فَجَاءَتْ رَجُلًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ قَدْ اسْتَلَمْتُ
وَعَلَيْكَ يَا سَلَامُ خِيَانَةٌ فَانْزِعْ عَنْهَا مِنْ رَجُلٍ الْآخِرِ دَرَدَ هَا عَلَى الْوَلِّ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجَمَهُ نِزَارُ بْنُ عَبَّاسٍ
سے روایت ہے کہ ایک عورت مسلمان ہوئی اور اس نے کسی سے نکاح کر لیا پھر اسکا پہلا خاوند یا تو اس نے کہا یا رسول اللہ مقرر
میں مسلمان ہو چکا ہوں اور میرا مسلمان ہونا کسکو معلوم تھا تو حضرت نے اسکو دوسرے خاوند کے نکاح سے نکال دیا بعد پہلا خاوند
کو پھر دی ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

۵۱) وَعَنْهُ رَوَى قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ لِتُكَلِّمَ الْوَلِّ
بَعْدَ مَيْتِ سَيِّدَتَيْنِ وَكَهْ جَدِثَ سَيِّئًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ تَرْجَمَهُ نِزَارُ بْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتَ بِرَ كَمَا حَبِ
صلوات اللہ علیہ آردو سلم نے اپنی بیٹی زینب ابوالعاص کو پہلے نکاح سے پھر دی بعد چھ سال کے اور نیا نکاح نہ پڑا۔

ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔
۵۲) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا رَدَّ زَيْنَبَ

مالک ایک راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْأَمَةِ تَكُونُ نَحْتُ الْعَبْدِ فَتُغْتَوَى أَنْ كَلَّمَ الْحَيَاةَ مَا لَمْ تَمُتْهَا أَخْرَجَهُ
مَالِكٌ تَرْجُمَهُ ابْنُ عُمَرَ سَعْدَ رَوَيْتَ بِكَ وَهَ كُنْ قَبْلَ أَسْ لَوْ تَدْرِي كَيْفَ حَقِّ مِثْنِ جَوَ غُلَامٍ كَيْفَ مِلْحَاجٍ مِثْنِ جَوَ پُر لَوْ تَدْرِي أَرْزَادُ جَوَ جَاوِ
كَمْ تَكُونُ اخْتِيَابُ سَعْدَ مَحَبَّتِ كَرْنِ سَعْدَ پِلَے پِلَے خَوَاهُ اُسْ كَے پَاسِ سَعْدَ پَا اور خاندان كَرْنِ مالک اس كَے راوی ہیں ف
اس سے معلوم ہوا کہ اگر آزاد ہونے کے بعد خاندان اس سے صحبت کر لے تو لونڈی کو یہ کچھ اختیار نہیں رہتا۔

(۱۱) وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ أَوْ عُمَرَ بْنَ دَاوُدَ قَضَى فِي أَمَةٍ عَزَّتْ دَجَلًا يَنْفُسُهَا أَهْلًا حَزًّا فَتَزْجُهَا
تَوَكَّلَتْ لَهُ أَوْلَادًا أَنْ تَقْدِي أَوْلَادَهُ بِمِثْلِهِمْ مِنَ الْعَبِيدِ قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَتِلْكَ الْقِيَمَةُ أَمَلُ
عِنْدِي أَخْرَجَهُ دَرْيَنُ تَرْجُمَهُ مَالِكٌ رَوَيْتَ اَلْكَوْخِرُ پُوْجِي كَمْ حَضَرَ عِيْمَانُ نَے حَلْمُ كِیَا سَعْدَ لَوْ تَدْرِي كَيْفَ حَقِّ مِثْنِ جَوَ جَاوِ
کسی مرد کو اپنی جان سے فریبے یا بیٹے کما کہ مین آزاد و عورت ہوں تو اُس مرد نے اُس سے مِلْحَاجِ کِیَا اور وہ اس كَے نطفے
سے اولاد جنی حَلْمُ کِیَا یہ کما اُس کی اولاد و غلاموں كَے برابر سَعْدَ اُنْکا بدلہ ہوگی مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ سیر نزدیک بہت اخفا
کی قیمت ہے۔

الفصل الثاني في العَدْلَيْنِ النِّسَاءِ

دوسری فصل

عورتوں کے درمیان انصاف کے نیكے بیان میں

(۱) عَنْ ابْنِ مَرْيَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ وَلَمْ يَعْدِلْ
بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشَقِيقًا سَاقِطًا فِي أُخْرَى مَا يَلِي أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ لُثْنِ تَرْجُمَهُ ابُو بَرْدٍ رَوَيْتَ بِكَ كَمَا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکی دو عورتیں ہوں اور دونوں كَے درمیان انصاف نہ کرے کہ وہ قیامت كَے
دن آویگا اس حال میں کہ اسکا آدھا دھڑ نہ ہوگا اور دوسری روایت میں ہے کہ اسکا آدھا دھڑ ٹھسکا ہوا ہوگا اصحاب بن سکر
راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی كَے محاکم میں ایک سے زیادہ عورتیں ہوں تو انكے درمیان انصاف کرنا
فرم ہے۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ وَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا
قِسْمِي فِي مَا أَمْلَيْتُ فَلَا تُلَيْتِي فِي مَا أَمْلَيْتَ وَلَا أَمْلَيْتُ لِيَعْنِي لَقَدْ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ لُثْنِ تَرْجُمَهُ عَائِشَةُ سَعْدَ رَوَيْتَ بِكَ
ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داہنی بی بی ہوں كَے درمیان باری ٹھہراتے تھے اور انصاف فرماتے تھے اور
کہتے تھے اُمی یہ میری قسم ہے جسکی میں طاعت رکھتا ہوں سو طاعت کر لو مجھکو اُس چیز میں جو تم سے اعتبار میں ہے
اور میرے اختیار میں نہیں لیکن دل کی محبت میں۔ اصحاب بن اس كَے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْهَا أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ نَعْمَانَ وَهَبَتْ يَوْمَ مَهَلِ عَائِشَةَ لَنَفْسِهَا فَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
يُقْسِمُ بِعَائِشَةَ يَوْمَ مَهَلِ يَوْمِ سَوْدَةَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ تَرْجُمَهُ اور عائشہ نے روز ایک کہ سودہ بنت زمر سے اپنی باری
کا دن عائشہ کو بخش دیا تھا۔ تو پھر حضرت کریم علیہ السلام عائشہ سے کا دن اور سودہ کا دن عائشہ كَے واسطے تقسیم کیا کرتے تھے جو اپنے
عائشہ كَے پاس دو دن رہا کرتے تھے ایک دن انکی اپنی باری اور دوسرا دن سودہ کی باری کا۔ شیخ بن اس كَے راوی ہیں

چوتھی فصل

نافرمانی کے بیان میں -

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَوْلُهَا تَعَالَى وَإِنْ أَمْرًا فَهُوَ مِنْ غَيْرِهَا شُؤْرٌ أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ تَزَكَّتْ فِي لَمَرٍ وَتَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَلْزِمُهَا فَيُرِيدُ حَلَّهَا فَهِيَ تَزَوُّجٌ غَيْرُهَا فَقَوْلُ الْمُسْلِمِ لَا تَطْلُقُهُ ثُمَّ تَزَوُّجٌ غَيْرِي وَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنَ النِّفَاقِ عَلَيَّ وَالْقِسْمُ لِي قَدْ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ تَعَالَى فَلَا حِلَّ لَهَا عَلَيْهِمَا أَنْ يَفْصِلَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ أَمَّا عَجْزُهُ الْفَيْحَانِ شُؤْرٌ الْمَرْكَؤُةُ بَعْضُهَا زَوْجُهَا وَلَا سِتْرَ صَاحِبِهَا وَهِيَ عَلَيْهَا وَلَوْ أَنَّ ذَلِكَ زَوْجٌ فَهِيَ بِهَا وَجَعًا وَهَذَا زَوْجٌ عَالِفٌ شَرٌّ مِنْ رَوَائِكِ اسْتَبْتِ كَيْ تَفْسِرَ مِنْ أَلْفِ كَوْنٍ عَوْرَتِ بَنِي خَافِذَ كَيْ مَارَ لِي وَأَمْرُهُ مِنْ بَيْرُتٍ مِنْ دُورٍ - عائشة نے کہا کہ بیعتِ النکاح کے حق میں اس عورت کے حق میں اگر کسی مرد کے نکاح میں ہو وہ اسکو بیعت نہ چاہے اور اسکو طلاق بخیر کا ارادہ کرنا ہو پہلے اور عورت کے نکاح کر لے تو وہ کہتی ہو کہ مجھ کو اپنے پاس پہننے سے طلاق نہ دے پہلے سے سوئے اور عورت کے نکاح کر لے میں نے مجھ کو اپنا خرچ اور باری صاف کر دی سو یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا کہ نہیں ہے دونوں پر کچھ گناہ کہ دونوں آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے شیخین اس کے راوی ہیں نشوز عورت کے معنی ہیں کہ اپنے خاوند سے دل میں دشمنی رکھے اور اسکا حکم ماننے اور خداوند کا نشوز یہ ہے کہ عورت کو مارے اور اس پر ظلم کرے ۔

الفصل الخامس في لواحق نبيات

پانچویں فصل

باب سے ملتی چیزوں کے بیان میں۔

[illegible]

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ شَرْطُهَا وَالتَّارِطُ كَمَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ
ترجمہ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کر ہے کہ ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا خدا کی شرط عہد کی شرط سے پہلو ہے اور شرط اگر
واسطے ہو۔ ترجمہ فرمایا اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن ابن عباس قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال يا رسول الله إن امرأتين أتتني فقلت لهما فقال إن أخاف أن تتبهما نفسي قال فاستنجم بها أخرجه أبو داود والنسائي قوله لا ترديدا لا وسينعفي أنهما مطاوعة لمن طلب منها الزينة والفاحشة وتوكله عن غيرها أي كليهما وقوله استنجم بها كناية عن لمسها كما يقدر ما يعضن منها متبعة النفس وطهرها ترجمه ابن عباس روایت ہو کہ ایک مرد حضرت کے پاس یا تو اس نے کہا یا رسول اللہ میری عورت کسی جو نے دال کا ٹکڑا

[illegible]

وَعَنْ عَطَا بْنِ يَسَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَبِيرٌ ذَا لَهْفٍ لَمْ يَأْمُرْهُ رَجُلٌ بِخَيْرٍ وَفِي بَيْتِهِ وَرِثَاةٌ خَشَعُوا لَهُ إِذَا خَرَجَ النِّسَاءُ الْخَمِيلُ كَيْسًا لَهُ خَمْلٌ مَرَّجَمَةٌ طَارِبٌ بَارِسٌ رَوَيْتُ بِرَاجِزٍ دَا
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ آدَمٌ لَمْ يَكُنْ فَاظْمَرُ زَهْرًا كَوَاكِبُ جَاوَدِيلٍ دَارٍ أَوَّارٍ أَيْكَ تَشَاكُلُ أَوَّارٍ أَيْكَ كَبِيرٌ تَجْمِينُ أَوْخَرُ كِي كَمَا لَسَ بِرَاجِزٍ دَا
نِسَاءً لِي كَيْسًا دَاوِي بَرِينُ خَمِيلُ لِي كِي جَاوَرُ بَرُونِي جَيْسُ جَيْسُ كِي كَنَارُ مَلْنِ مِينُ بِيلُ بَرِينُ -

رو عن ابی ہریرہ کہ قال قلت یارسول اللہ فی رجل شارب و آخاف ان یغت ولا یجد ما یزودہ
 بہ الا کھنہ فسکت عفی ثم قلت کہ فسکت عفی ثم قال یا ابا ہریرہ جئت القلم لیا انت لا فی خانعہ
 علی ذلک اودر آخر جہ البخاری والنسائی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں جو ان
 مرد ہوں اور میں زمانے سے دوتا ہوں اور میرا پاس کھل کا سامان موجود نہیں تو کیا میں بھی نہ ہو جاؤں تو حضرت صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم مجھے چپ ہے پھر میں نے آپ کے پاس چپ ہو پر فرمایا اور ابو ہریرہ نے خشک ہو چکا قلم اور جس سے تو مٹوا دالا ہو مٹو ہی ہو
 اس بات پر چاہو مٹو مٹو ہوئے کو بخاری اور ترمذی اسکے مادی ہیں -

[illegible]

كِتَابُ التَّذْرِيفِ ثَلَاثَةُ فُصُولٍ

کتاب: مخدروں کے بیان میں اور اس میں نین فصل ہیں *

الفصل الأول في التمهيد

مین آوے اور بولے اولینا منہ پورا کرے بھائی ہمارا کوا بدو اوداس کے راوی ہیں۔

(٣) وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْكَافَرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي بَيْتِي حَافِلِيَةً أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي رِوَايَةٍ

لَيْكَةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أَوْفٍ يَنْدُونَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ تَرْجَمَهُ ابْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ بِرُكُوعٍ عَنِ ابْنِ كَبْشَاحَةَ

میں نے کفر کے وقت نذر مانی تھی کہ اپکے ان عنکاف کروں اور ایک روایت میں ہے کہ ایک رات خانے کعبے کی مسجد میں پہنکا

کردن یعنی فرمایا اپنی نذر پوری کر یا پھون اسکے ادای مین ۔

(۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ تَذَكَّرْتُ أَخْبَقَ أَنْ تَمُوتَ إِلَى سِتِّهِ لَلَّهِ الْحَرَامُ كَافِيَةً

فَأَمَرَ نَبِيَّ أَنْ أَسْتَفِيْهَ لَهُمَا نَزَلَ اللهُ وَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا قَالَتْ فَقَالَ لِيْمَنْ هُوَ لَكَ أَنْفَرُ

ج لی ندرے کا بیان | الخمسة وزاد في رواية الترمذي كافيّة غير ختمة فقال مروها للفقهاء

لِذِكْبِ وَالنَّصَمِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہا کہ سیری مہینے میں نذر سالی کو نہنگے پاؤں چکر خانہ کعبہ

کاج کرے تو اس نے محکم حکم کیا کہ میں اس کے واسطے حضرت قتوبی لون کو حضرت کو رنایا کہ چاہیے کہ پیادہ چلے اور

سوار ہوئے لیکن پیادہ چلنا ضرور نہیں سوار ہونا بھی جائز ہے۔ پانچون اسکے راوی ہیں۔ ترمذی کی روایت میں اس

زیادہ ہے کہ خانہ کعبہ تک پہنچنے کے لیے پافن اور سٹے سرچے کو حصر سے فرمایا کہ اس سے ہم کو سوا چاہیے کہ سر دھامے اور سوار

ہوئے اور ہمیں روزے بے وفائیتنے بے درپے روزے کہے اگر ہو کفارہ کسم کا بین کو بستر چاہے

سب سے اہم درد ہوتا ہے اسوائے کہ عورت کو سر کا رہنا ناہ ہے اور سوار ہوئے واسوائے کہ زیادہ بڑا رہ جائے

مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَفِيهِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

انہا لطیفی دلائل میں صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری ساری باتیں بیان کی گئی ہیں۔

وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَلْبَسُوْا لَكُمْ اَوْثَٰنًا وَّكُلُوْا وَشَرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفُوْنَ

حضرت صلوات اللہ علیہ آؤں کہ اپنے زمانہ کی بہترین اور سادہ چھلنے سے لے کر داسے سو جا ہے کہ سوار ہووے

اور اونٹن کو مار کر اس اور ایک دواوت میں سے کھمراہ بنیں کرنا ساتھ چلنے بہن قہری کے غامہ کعبہ تک کچھ چہرہ

لے کر آئے تو اس نے کہا: "وہ تو الودود اُن کے راوی ہیں۔"

وَعَبَّادٌ قَالَ رَأَى سَوْدَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ فَنَبَّأَهُ بِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ

مَا بَالُ هَذِهِ أَكُلُوا لَدُنَّ أَنْ يَمْسُوهَا إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَعْبُدُونَ تَعْبُدُونَ نَفْسَهُ لَقِيتُمْ وَمُؤْمِنًا يَرْكَبُ الْحِجَابَ

الْحَمْدُ يُعَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ أَيْ يَنْشِئُ بَيْنَهُمَا مُتَكَرِّعًا عَلَيْهِمَا مِنْ ضُغْفُوفِ تَرْجَمِهِ الشَّيْءُ سَدَاتِ بَرٍّ كَمَا صَحَّ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑا دیکھا جو اپنے دونوں پیٹھوں کے درمیان بکیر کر کے چلتا تھا تو فرمایا کیا حال ہے؟

یعنی کیون انہی تکلیف اٹھاتا ہے لوگوں نے کہا کہ اُس نے پیادہ چلنے کی نذر مانی ہے تو فرمایا کہ بیشک خدا اس کی آپ

جان کو تکلیف دینے سے پہلے ہر وہ بے باخیزن کے ملای ہرمن رنھا دی یان آج تہیہ دینے مندے کے سبب

کنہ ہوں پر تہہ بہ تہہ کہتا ہے **ف** یعنی اُس نے جو اپنی جان کو تکلیف میں ڈال رہا ہے تو خدا کو اس کی کچھ حاجت نہیں

اگر پیادہ نہیں چل سکتا تو سوار ہو لے اگرچہ نذرمانی ہو۔

A horizontal strip of a lined notebook page. On the left side, there is a metal fastener or clip. Below the lined paper, a ruler is visible, showing markings in inches and centimeters. The page itself has horizontal ruling lines.

نزرگنہ کے بیان میں

[illegible]

(۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُنْ لَكَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا أَمَّاكَ ابْنُ آدَمَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ تَرْجُمُهُ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِيهِمْ فَفَرَّابًا كَنَسِينَ هَبِيسَةً بَنِي مُزَيْنٍ وَأُسَ بْنَ خُبَيْرٍ مِنْ جَوَادِمِ كِنْدَةَ طَلِيتِ بَيْنَهُمَا فَأَنَّ اسْمَ الرَّأْيِ بَيْنَهُمَا -

[illegible]

۵، وحق محمد بن المنذر ان رجلاً قد رآني يحرق نفسه اذ انجأه الله تعالى من عذوبه فقال ابن عباس في حق الله تعالى عنها فقال سل من روافد ادمه تسأله فقال لا تحرق نفسك وانما عين كنت مؤمناً فقلت نفسك مؤمنة وكن كنت كافراً كجئت إلى النار وانفسرك كيف اذ جئت ليس اكين فاني لم تحرق علمه السلام خبر مؤمنك وندي يكفي فاعتربان عباس في حق الله تعالى عنها فقال هلكت اذ دوت ان افيك اخوجه تضيق ترجمه محمد بن منشر سے روایت ہے کہ ایک مرد نے نذر مانی کہ اگر ملے مجھ کو دشمن سے چوڑا لیا تو میں اپنے تئیں دیکھ کر ڈالوں گا سو اُس نے ابن عباس سے یہ مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا کہ مسروق بیٹے میرے خادم سے پوچھا اس نے اُس سے پوچھا تو مسروق نے کہا کہ اپنے تئیں فرج ست کر اسوا سہلے کہ اگر تو مومن ہے تو تو نے ابامہرجان کو قتل کیا اور

کتاب النکاح

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَةً فَانْكَحَهَا فَكَانَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ

وَمَنْ طَلَّقَ امْرَأَةً فَانْكَحَهَا فَكَانَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ وَكَوْنَهُمَا نِكَاحٌ فَكَانَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ وَكَوْنَهُمَا نِكَاحٌ فَكَانَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک جو کہ میرا تمام مال کھجے کے دروازے میں ہے تو اس میں قسم کا کفارہ
آتا ہے اور جب اسے مال میں سے صدقہ میں کرے تو ہنگامہ اس کا ناسا لازم ہے اگرچہ تہائی سے زیادہ ہو مالک اس کے راوی
میں گھٹا یا بیشمار نکاح اور نکاح الیہ ہنگامہ سے طور پر نہ بننے کے رواج کے معنی میں ورنہ اور مراد اس سے کفر ہے و
یعنی جو نذر ہے کہ میں اپنا تمام مال کھجے کے دروازے میں تمام مال کا و فضل کرنا نہیں لازم آتا بلکہ کفارہ قسم کا دہے۔

(۲) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ حکم سے پوچھے گئے جسے کہا تھا یعنی نذر مانی تھی کہ میرا تمام مال خلیج کے من خیرات
ہے تو کہا کہ تہائی مال خدا کی راہ میں خیرات کر کے ہوا سٹے کہ حضرت علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوہبہ کو حکم کیا جبکہ اس نے کہا
کہ میں جو دانا ہوں اپنی قسم کی زمین کو زمین مجھے گناہ ہوا اور آپ کے پاس میرا ہمن اور اپنے مال سے نکلتا ہوں یعنی اپنے
تمام مال کو کھجے اور صل کی راہ میں خیرات کرتا ہوں تو حضرت نے فرمایا کہ تمہارا اس سے تہائی مال خرچ کرنا کفایت کرتے ہیں۔

(۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَةً فَانْكَحَهَا فَكَانَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَةً فَانْكَحَهَا فَكَانَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ
اذا انصرفت من عتقك سائبا غايما ان اضرب عليك بالذات قال ان كنت تندر ت فاف في
بندك فلا فلا ترجمہ مرد بن شعیب سے روایت ہے کہ آپ کے سر پر دف بجائون حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر۔ ابو داؤد
اس کے راوی میں زیادہ کیا ہے زمین نے کہ ایک عورت کے کہا بار رسول اللہ نے نذر مانی تھی کہ جب آپ جہاد سے سلا
باغیرت چلیں گے تو میں آپ کے سر پر دف بجائون گی تو فرمایا کہ اگر نہ لے نذر مانی ہے تو ابھی نذر پوری کر نہیں تو پھر جہاد
نہیں۔

(۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَةً فَانْكَحَهَا فَكَانَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَةً فَانْكَحَهَا فَكَانَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ
اذا انصرفت من عتقك سائبا غايما ان اضرب عليك بالذات قال ان كنت تندر ت فاف في
بندك فلا فلا ترجمہ مرد بن شعیب سے روایت ہے کہ آپ کے سر پر دف بجائون حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر۔ ابو داؤد
اس کے راوی میں زیادہ کیا ہے زمین نے کہ ایک عورت کے کہا بار رسول اللہ نے نذر مانی تھی کہ جب آپ جہاد سے سلا
باغیرت چلیں گے تو میں آپ کے سر پر دف بجائون گی تو فرمایا کہ اگر نہ لے نذر مانی ہے تو ابھی نذر پوری کر نہیں تو پھر جہاد
نہیں۔

الفصل الثالث في نذر المعصية

اللہ یمن قال ینہ تعالیٰ ولکتابہ ولیرسولہ ولا یمتہ المسلمین وعالمینہم آخرجہ مسلمہ وأبوداود والشکافی
ترجمہ تیسم داری ہے روایت ہو کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خیر خواہی کا نام ہے ہم صاحب کے کہا یا رسول
اللہ کی خیر خواہی کا نام دین ہے حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی خیر خواہی اور اللہ کی رسول کی اور اللہ کی کتاب
کی اور مسلمانوں کے حاکموں کی اور تمام عام مسلمانوں کی سلام بوداود عثمانی اسکے راوی ہیں ف اللہ کی خیر خواہی یہ
کہ ہر ایمان لاوے ہو کو وہ نہ لائے کہ جانے اسکے ساتھ کسی چیز کو نہ لے نہ لائے اور رسول کی خیر خواہی یہ کہ اسکی نصیحت
کے اور اسکو سچا جانے سنت پر چلے دعوت سے بچے اور قرآن کی خیر خواہی یہ کہ اسکو تعظیم سے بڑھے اور اسکے حکموں پر عمل
کری اور حاکموں کی خیر خواہی یہ کہ موافق انکا حکم مانے مخالفت سے بچے ۔ ۔ ۔ اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی یہ کہ متعدد
بہر انکو فائدہ پہنچا دے بجز وہ بے نیک کام سکھلاوے بڑے کام سے روکے ۔

(۲) وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من آفنى بخير عليه كان ثمة على
الذي آفناه ومن آفنا على أخيه يأمر بغيره الرشد في غيره فقد خانته أخرجه أبوداود ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہو کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فتویٰ دیوے بدون علم کے تو اسکا گناہ فتویٰ دینے والے پر
اور جو مشورہ دے جو بہائی مسلمان کو بڑے کام کا جانتا ہو کہ اسکی پہلانی اس کے خلاف میں ہے تو اس نے اسکی خباثت
کی ابو داود اسکے راوی ہیں ف یعنی اپنے بہائی مسلمان کو کسی بات کی صلاح دیوے اور جانتا ہو کہ یہ کام اس کے
حق میں بہتر نہیں ۔ تو وہ حائن ہے ۔

(۳) وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من آفنى بخير عليه كان ثمة على
الذي آفناه ومن آفنا على أخيه يأمر بغيره الرشد في غيره فقد خانته أخرجه أبوداود ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے صلاح طلب کی جاوے وراعات در ہے یعنی مقدم ہو کہ
نیک صلاح دے بری صلاح نہ دیوے ابو داود اسکے راوی ہیں ۔ ابوہریرہ سے اور غرضی و دونوں سے ۔

کتاب التَّوَمُّ وَهَيْئَتِهِ وَالْإِنْتِبَاهِ

کتاب

سنو اور جاننے کے بیان میں

(۱) عن عبد بن مسعود عن عمار بن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من آفنى بخير عليه كان ثمة على
الذي آفناه ومن آفنا على أخيه يأمر بغيره الرشد في غيره فقد خانته أخرجه أبوداود ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے صلاح طلب کی جاوے وراعات در ہے یعنی مقدم ہو کہ
نیک صلاح دے بری صلاح نہ دیوے ابو داود اسکے راوی ہیں ۔ ابوہریرہ سے اور غرضی و دونوں سے ۔

(۲) وعن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من آفنى بخير عليه كان ثمة على
الذي آفناه ومن آفنا على أخيه يأمر بغيره الرشد في غيره فقد خانته أخرجه أبوداود ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے صلاح طلب کی جاوے وراعات در ہے یعنی مقدم ہو کہ
نیک صلاح دے بری صلاح نہ دیوے ابو داود اسکے راوی ہیں ۔ ابوہریرہ سے اور غرضی و دونوں سے ۔

کتاب ہے، اتفاقی کے بیان میں

کتاب ہے، اتفاقی کے بیان میں

خَالِصًا وَكَانَتْ فِيهِ خَصَالَتُهُ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْإِيفَاءِ حَقَّ بِدَعْوَةِ الْإِيمَانِ حَانَ وَكَذَا حَدَّثَ كَذِبٌ وَكَذَا

عاهدا علما روایت احاطه جبراً از حد امسلا بجواب نیکو باریک رسد و اینها را در کتابهای دیگر

ہے اور حسین ان چاروں سے ایک فحشیت ہو گی تو اس میں ایک ہی نفاق کی فحشیت ہو گی بہانہ لے سکو جو مرد سے ایک

لوہیہ کرکٹ سٹیڈیئم ہاؤس میں سہمی جائے گا اس میں بیٹ بول کر کے پے پاس۔

تو ناحق پر حملہ آور بیتان باند ہے۔ یا بچوں کے راوی ہیں فحش و گندب اور گناہ کو کہتے ہیں اور مراد اس جگہ یہودہ بائبل کا۔

[illegible]

میں دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنی جب سلام کا اثر اس امین کچھ ظاہر نہ ہو انوکھا منافق ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ

حضرت محمد ﷺ کے زمانے میں تھا لیکن آج سو وہ کفر ہے بعد ایمان کے بخاری سے راوی ہیں۔

وَقَالَ نَبِيُّ رَبِّكَ يُؤْتِيكُم مِّنْهُ مَتَّعْتُكُمْ فِيهَا مِائَتَ سَنَةٍ ۖ وَكَأَنَّكُمْ تَخْلُقُونَ فِيهَا جُثَاثًا

الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتُبَسِّمُ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ حَدِيثُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ وَهَرَقَ أَحْمَدُ

وَمِنْهُمْ مَن دَخَلَ بُيُوتَهُمْ مِنْ فَتَاهِمْ فَهُوَ مُسْرِفٌ مُّسْرِفٌ ۚ

وَكَاثُ أَخْبَرَ مَنْ أُولَئِكَ التَّائِبِينَ الَّذِينَ خَاطَبَهُمْ لَمَّا كَانِ الْقُصْبَةُ وَالصَّالِحِينَ لِيُرِيدَ وَجْمَعَهُمْ بِنِهَايَةِ حَادِثِهِ نَبِيَّ عَالَمٍ

میں شہر سے غافل آ رہا تھا کہ میرے بیوی بچہ کہاں کہ اللہ انہارا کفاح ان لوگوں پر جو مجھے بہتر ہے وہ نہیں

کہا کہ اللہ پاک ہے اللہ تعالیٰ تو فرمایا ہے کہ بیش منافق لوگوں کے لئے جہنم جہنم ہے اور وہ یہ جہنم ہے

مادر آواز کیا کہ میں عبداللہ کے سننے پہ شغیب ہوا اور البتہ میں نے بھانجا جو میں نے کہا کہ البتہ امارا کیا نفاق! اُن لوگوں پر

جو کسے بہتر تھے پہراہون نے توبہ کی توحید نے اہل توبہ سے قبول کی بجاری اس کی توبہ کی ہین اور مدیہ کا سکودا اس کے لیے بہتر تھا

(۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَمْسَكَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْقَطَرَ عَنْ عِبَادِهِ حَسَنٌ سِتِينَ ثُمَّ أَرْسَلَهُ مَا تَصَحَّفَ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَاذِبِينَ يَقُولُونَ سَمِعْنَا بَعْدَهُ الْيُحْدِثُ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ - الْيُحْدِثُ بِكُمُ الْيُسْمُ وَتَسْكُونُ الْيُسْمُ فَأَخْرَجَهُ سَاءٌ مُضْمَلٌ يُقَالُ لَهُ الدُّبْرَانُ وَبَعْضُهُمْ يَطْعُمُ الْيُسْمَ تَرْجُمَهُ ابُو سَعِيدٍ رَوَاهُ
ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ بینہ کو اپنے بندوں سے باہر سال روکے ہر مینہ برس کا تو البتہ آدمیوں سے ایک گروہ کا فربہ ہو جاتا ہے کہتے ہیں کہ مجروح ستاروں نے ہر مینہ برس یا انسانی اسکے راوی ہیں
مجروح ایک سے شمار ہے کہ لوگ اس کو دہان کہتے ہیں ۔

[illegible]

دلون کے تر

(م) وَعَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَدْرَكَتُ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرَ كُنُكَةَ

کتاب النجوم

کتاب

علم نجوم کے بیان میں

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِٖ وَسَلَّمَ

(۲) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّنَّةُ الْحَسَنَةُ فِي النَّاسِ كَمَا أَنَّ مِرَّةَ

الليل فليكن انتصركم قبل ان تنزل النيران فقال هل تدرون ماذا قال ربكم قالوا الله ورسوله اعلم قال قال اصحابه

مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنِينَ دَكَدْتُ قَامًا مَن قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ قَدْ لَكَ مُؤْمِنُونَ كَافِرُونَ بِالْكَوْكِ وَمَنْ قَالَ

مِثْلَ نَابِثٍ كَذَلِكَ كَأْتِي فِي مُؤْمِنٍ يَا لَكَ مِنْ خُرُوجِهَا الْيَسْتَفِ الْأَلَمْ يَدْعَى الْتَوَهُ هُوَ كَلْعُ

محمد وهو عرب وأخروا إنما غلط النبي صلى الله عليه وآله في أمرها لأن العرب كانت تَسبُ الفِئْرَةَ

يُنَادِيَانَا مَنْ جَعَلَ الْمَطْرَ مِنْ نِعَالِ اللَّهِ أَرَادَ يَقُولُهُ مَطَرٌ مَا يَسُوهُ كَذَا أَيْ فِي وَفَيْتُهُ كَذَا وَهَذَا هُوَ التَّوَهُُّ الْفُلَانِي

مَدَائِلُ جَائِزَةٍ لِرَجُلٍ مِمَّنْ خَالَصَ دَوَائِلَ الْوَلَدِ بِرَأْسِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَرَّمَ جَدِيدُهُ بَيْنَ صَبَاحِ كِي مَنَارِ بِرْ هِي مَبِينَةُ كُنْشَا

بن جواسن کو برسایا پھر جب اس سے پہلے لوگوں کو نبی مبعود ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا کہا۔

اس کا کیا کیا اللہ اور رسول و امام ہے کہا خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندوں میں سے جو مجھے پہچان لائے اور

جس کا کہنا ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ کے ساتھ مل کر ایک نیا گھر بنائے گا۔

بہارِ ہندوستان پر توجہ کی کہ جس نے اس کی تائید کی ہو اور جس نے اس کی مخالفت کی ہو۔

این کتاب درین باب است که بر بنیاد و دوسر کاتبان جانا ادر حرم کجما رن و اباب

حَرْفُ الْهَاءِ وَفِيهِ ثَلَاثَةُ كُتُبٍ

حرف ہ کے بیان میں اور اس میں تین کتابیں ہیں -

الْهَبَّةُ

الْهَلَاكَةُ

الْهَجْرَتَيْنِ

ہبہ کا بیان

تخلف کا بیان

دو ہجرون کا بیان

كِتَابُ الْهَجْرَتَيْنِ

کتاب ہ دو ہجرون کے بیان میں

(۱) عَنْ الْبُرَيْدِ بْنِ عَارِبٍ عَنْ أَبِي اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَدَّ مِنْهُ دَحْلًا وَقَالَ لِعَارِبٍ أَجَبْتُ بِمَعْنَى ابْنِكَ يَهْلُهُ إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ ابْنُ إِحْمِلْ مُحَمَّدًا وَخَرَجَ ابْنِي مَعَهُ يَسْتَقْدِمُ لَنَا فَقَالَ لَهُ ابْنِي يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْكُمَا سَرَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَمَرْتُمَا لَيْكُمَا حَقٌّ قَامَ قَائِمُ الظُّهَيْرِ وَخَلَا الظَّرْفُ فَلَا يُرَى فِيهِ أَحَدٌ حَقٌّ رُبِعَتْ كُنَّا صَحْرَةً طَوِيلَةً لَهَا خَلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهَا شَمْسٌ بَعْدَ نَزْلِنَا وَجَدْنَا قَائِمَتِ الصَّخْرَةِ فَسَوَّيْتُ يَدَيْكَ مَكَانًا بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ قِرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ خُذْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفِضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفِضُ مَا حَوْلَهُ قَامَ آتَانٌ بِإِصْبَافٍ مُقْبِلٍ بِخَيْمَةٍ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَمَى مَدِينَةٍ مَكَّةَ فَقُلْتُ لِمَنْ عِيَالُكَ لِمَنْ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَعَلَيْكَ ابْنٌ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ أَنْفِضِ الصَّخْرَةَ مِنَ الشَّعْرِ وَالزَّرَايِكِ أَلْقِهَا فَفَعَلَ وَحَلَبَ فِي قَعْبَةٍ كَثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي دُرَّةٌ أَرْتَوِي فِيهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَكُفَرْتُ عَنْ الْخُفَّةِ فَوَقَفْتُ حَقًّا اسْتَيْقِظَ فَصَبَبْتُ عَلَى لَابِنِ مِنَ الْمَاءِ حَقًّا بَرَدَ اسْقَلَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ شَرِبْتَ فَقَرَّبَ حَتَّى رَحِمْتُ ثُمَّ قَالَ لِي أَمْرٌ يَا ابْنَ الرَّجُلِ فَإِذَا نَحَلْنَا بَعْدَ مَا ذَاكَ لَيْسَ لَنَا شَمْسٌ وَاتَّبَعْنَا سُرَاقَةَ ابْنِ مَالِكِ بْنِ جَعْفَرٍ وَهُمْ فِي جَلَدٍ مِنْ أَنْفِضُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْتُمَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا قَدْ عَاوَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا تَحَلَّمْتُ يَدَاكَ إِلَى بَطْنِهَا فَقَالَ لِي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَدَا عَوْنًا عَلَيَّ فَأَدْعُو ابْنِي وَاللَّهُ كَمَا أَنَّ أَرَدَ عَلَيْنَا الطَّلَبَ قَدْ عَاوَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا نَجَاءٌ فَرَجَعْتُ لَا يَلْفِي أَحَدًا قَالَ قَدْ كُنْتُمْ مَاهُتًا وَلَا يَلْفِي أَحَدًا إِلَّا أَرَدَ وَوَفَى كَمَا أَخْبَرْتُمُ النَّحْوَانَ أَنْجَلُ الْأَدْعَى الْعَلِيَّةُ الصَّلْبَةُ وَارْتَضَمْتُ لَسَنَتِي فِي الْأُذُنِ وَكَمْ تَكَلَّمَ تَخْلُصُ رَجْمَهُ بَارِ بْنِ بَارِزٍ

سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق میرے باپ کے پاس گھر میں آئے اور اُس سے کہا وہ خرید اور عازب کہا کہ اپنے بیٹے کو میرے ساتھ ہجرت کر کے گھر نہ لے جائے اُس نے مجھ سے کہا کہ کو اٹھالے بیٹے کو اٹھایا اور میرا باپ اُس کے

ترجمہ عیاض بن حمار سے روایت ہے کہا کہ میں نے حضرت کو ایک تختہ بھیجا تو حضرت نے فرمایا کیا تو مسلمان ہو گیا ہے میں نے کہا کہ نہیں فرمایا سو میں بھی مسیح کیا گیا ہوں مشرکوں کے تختے اور عطار سے ابو داؤد و ترمذی اس کے راوی ہیں۔ زبد کے معنی ہیں بخشش اور عطار۔

(۶) **وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ** قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَرَةٌ نَعَوْضُهُ عَنْهَا سِتُّ بَكَرَاتٍ فَتَسْتَحِبُّ فَبِكْرَةُ ذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمْدُ اللَّهِ وَأَنْتُمْ عَلَيْهِمْ أَنْتُمْ قَالُوا إِنْ فَلَا نَأْهْدِي لَكَ بَكْرَةً أَتَوْحِشُ مِنْهُ حَيْثُ بَكَرًا يَكْفُلُ سَائِطًا لَهَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةَ الْكَافِرِ مِنْ قَوْمِي أَوْ أَنْصَارِي أَوْ تَقِيٍّ أَوْ ذَوِيهِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت کو ایک دھنسی تختہ بھیجا تو حضرت نے اس کو رکے مہے چھ اونٹنیاں دین تو وہ غصے ہوئے یہ خبر حضرت کو پہنچی تو آپ نے خدا کی حمد و ثنا کی یہ فرمایا کہ فلا نے نے مجھ کو ایک دھنسی تختہ بھیجی تھی اور میں نے اس کو رکے مہے چھ اونٹنیاں دین تو وہ غصے ہو گیا البتہ میں نے قصہ کیا کہ نہ قبول کروں یہ بکر قرشی سے بالاضاری سے یا تھقی یا دوسی سے اصحاب سن اس کے راوی ہیں

(۷) **وَعَنْ أَبِي مُسَاوِمَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَخْفَعُ لِأَخِي شَفَاعَةً فَأَهْدِي لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهِمَا أَفْقَاهُ أَفْقَاهُ أَبَا عَاطِيَةَ مَنِ ابْنِ يَوَافِقَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابو اسیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کی سفارش کرے اور وہ اس کو سپر تختہ بھیجے وہ قبول کرے تو وہ بیابا کے ایک بڑے دروازے میں داخل ہوا۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں

(۸) **وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ** قَالَ عَلِمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصَّفَةِ الْكِتَابِ وَالْقُرْآنِ فَأَهْدَى إِلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ لَيْسَتْ لِي بِهَا بِلَالٌ وَأَدْعَى عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَتَنَزَّلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَلَمْتُهَا فَاتَّيَبْتُهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَخَلَ أَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْقُرْآنَ وَالْكِتَابَ وَلَيْسَتْ لِي بِهَا وَلَا أَنَا مِمَّنْ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ تُحِبُّ أَنْ تَطُوعِي طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَأَقْبَلْهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ میں نے اہل صفہ میں سے بعض لوگوں کو قرآن سکھا یا تو ان میں سے ایک نے مجھ کو کمان تختہ بھیجا میں نے کہا کہ میرے پاس ل نہیں اور میں اس سے خدا کی راہ میں تیر مار دوں گا البتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جان کا اور آپ کے پوچھوں گا پھر میں حضرت کے پاس یا تو میں نے کہا یا حضرت میں نے بعض لوگوں کو کتاب اور قرآن سکھا یا تو ان میں سے ایک نے مجھ کو کمان تختہ بھیجا ہے اور میرے پاس ل نہیں اور میں اس سے خدا کی راہ میں تیر مار دوں گا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ آگ کا حلقہ تیرے گلے میں ڈالاجاؤ تو اس کو قبول کرے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

کتاب التہبہ

کتاب

بہر کے بیان میں

(۱) **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ رَجُلٌ رَجُلًا أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً أَوْ يَهَبَ هَبَةً نَتْمَ رَجْعَةٍ فِيهَا لَا أَلْوَالُ لَهَا فِي مَا بَيْنِي وَكَذَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ الْكَلْبِيُّ يَجْعَلُ عَطِيَّتِي أَوْ هَبَتِي كَالْكِتَابِ يَعُودُنِي فِيهِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کسی نے عطا کرے یا ہبہ کرے کہ اس میں میری یاد نہ ہو اور نہ میری یاد نہ ہو کہ میں نے اس کو عطا کیا یا ہبہ کیا۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

فرمایا کہ نہیں نہ ہوگی ہجرت جب تک کہ کافروں سے جہاد ہوتا ہے گا۔ نانی اسکے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ جِئْتُ بِأَبِي أُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْ أَبِي عَلِيٍّ الْخَضِرِيَّ**
فَقَالَ أَبَا يَحْيَى عَلَى الْبَيْعَةِ وَقَدْ انْقَطَعَتِ الْهَجْرَةُ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ پہلے بن امیہ سے روایت ہے کہا کہ میں
 اپنے باپ امیر کو فتح مکہ کے دن لایا سو میں نے کہا یا حضرت میرے باپ کی ہجرت کی بیعت لیجئے فرمایا میں اُس سے جہاد پر بیعت
 کرتا ہوں اور ہجرت بند ہو چکی ہے نانی اسکے راوی ہیں۔

(۵) **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ فَا مِّنْ مَّبْعَثِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا وَكَأَمِّنْ وَفَاتِهِ**
مَاعَدٌ وَلَا آخِرَ مَقْدَمَةِ الْمَدِينَةِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہو کہا کہ نہیں گنا انہوں
 حضرت کے پیغمبر ہونے سے اور نہ آپ کی وفات سے جو گنا انہوں نے ہجرت کے نے حضرت کے سے طرف مدینہ کی یعنی ہجرت
 کا ذکر بہت ہو۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

کتاب الہدیۃ

کتاب

تختہ بیچنے کے بیان

(۱) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَهَادُوا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهَبُ وَخَرَجَ**
الصَّدُوقُ يَحْفَرُ جَانِبَهُ لِيَجَارِيَهُمَا وَلَوْ شِئْتُ فِدْرِي شَاةٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَخَرَجَ الصَّدُوقُ رَعِشَةً وَوَسَاوُسَةً وَفِدْرِي
الشَّاةِ ظَلَعُهَا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت سلام اللہ علیہ آدہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے کو تحفہ بھیجا کرو اور
 تحفہ دو کرنا ہے دل کے کینے کو اور زخمیر جانے کو یہی ہمارا اپنے ہمسائے کو اگرچہ بکری کے کہہ کر اٹھا ہو ترمذی اسکے راوی ہیں
 وخر الصدوق کی سبیل اور وسوسوں کو کہتے ہیں اور فرسن کہہ کر کہتے ہیں۔

(۲) **وَعَنْ عَائِشَةَ نَعِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُنِيبُ عَلَيْهَا أَخْرَجَهُ**
الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آدہ وسلم کا دستہ رہا کہ ہر
 قبول کرنے تھے اور اس کا بدلہ دیتے تھے بخاری ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَهْدَيْتُ إِلَى كَرَامٍ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيتُ**
إِلَيْهِ لَكَبِيتُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آدہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری
 کا کہہ میری طرف بھیجا جائے تو میں قبول کروں اگر نہ من اس کی طرف بلایا جاؤں تو کہنا مانوں۔ ترمذی اس کی راوی ہے۔

(۴) **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَيْتُ كَثِيرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً قَبِلَ مِنْهُ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ**
أَهْدَوْا إِلَيْهِ قَبِلَ مِنْهُمْ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ علی سے روایت ہے کہا کہ ایران کے بادشاہ نے حضرت سلام اللہ علیہ
 و آدہ وسلم کو تحفہ بھیجا تو حضرت نے قبول کیا اور بادشاہوں نے آپ کی طرف تحفہ بھیجے تو حضرت نے ان کے تحفے قبول کیے۔ ترمذی
 اسکے راوی ہیں۔

(۵) **وَعَنْ عِيَّاسِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقَالَ اسْلُكْ**
فَعَلْتُ كَمَا قَالَ كَأَنِّي يَهْتُمُّ عَنِ كَيْدِ الْمَلَائِكَةِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عیاس بن حمار نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ آدہ وسلم کو تحفہ
 لایا تو انہوں نے اسے قبول کیا اور انہوں نے اسے قبول کیا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق ہر مسلمان مرد کو جبکہ پاس کوئی چیز وصیت کرنے کی ہو یہ کہ دو راہیں نکالے
مگر کہ اسکا وصیت ناما کے پاس رکھا ہو۔ چہون اس کے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَسْرُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنْ تَرَكَ خَيْرًا أَوْ الْوَصِيَّةَ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ وَكَانَتْ لَوْ مِثْلَ كَذَلِكَ حَقًّا تَحْتَهَا أَيْ الْوَيْزَارُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجُمَةً ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ اس آیت کی تفسیر میں کہ اگر چوٹے مال تو وصیت کرنا ہے واسطے ماں باپ کے اور قرابتیوں کے موافق دستور کے اور ہر طرح وصیت جاری تھی یہاں تک کہ میراث کی آیت نے اسکو منسوخ کیا ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔**

(۱) **وَقِيْلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي أَصْدَقُكُمْ أَفْضَلُ قَوْلًا أَنْ تَصَدَّقُوا وَأَنْتُمْ تَصِفُونَهُمْ تَحْبِبُهُمْ تَأْمَلُ الْغَنَى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تَذْنُبُونَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُمُ الْخُلُقُومَ قُلْتُمْ لِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الزَّيْدِيَّ»** تَرْجُمَةُ ابُو هريره سے

روایت ہو کہ کسی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کون سی خیرات افضل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ افضل صدقہ یہ ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت میں کہ تندرست اور حریص ہو مالدار کی امید رکھتا ہو اور محتاجی سے ڈرتا ہو اور خیرات کرنے میں درست کہ یہاں تک کہ جب تو مرنے لگے اور روح حلق میں پہنچے تو ہر وقت تو یوں کہے کہ فلا نے کو اتنا دینا اور فلا نے کو اتنا اور وہ فلا نے وارث کا ہو چکا یا بچوں اس کے راوی ہیں **ف** یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت میں افضل ہے کہ مال میں سے کبھی نہ چاہے زندگی کی امید ہو اور یہ نہیں کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کرے کہ فلا نے کو اتنا مال دینا اور فلا نے کو اتنا اس وقت اگر کسی کو زندہ دیکھا تو یہی ال سکرنا تم سے گیا اور غیر من گلائیے وارثوں کو۔

(۱) **عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْنِي مِنْ يَوْمِئِذٍ عَامَ تَحْجَةِ الْوُدِّ مِنْ دَجْرٍ أَسْتَدِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْنِي مِنَ الْوَجْعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَزِيدُنِي إِلَّا ابْنَةُ لِي أَوْ أَصَدَّقْتُ بِنْتِي مَا لِي** وصیت کی مقدار کا بیان۔

قَالَ لَا قُلْتُ فَالْطَّرَ قَالَ لَا تَأْتِلُ قَالَ الْفُلُكُ وَالْثُلُثُ لَيْدِي أَنْ تَذَرُوا ثَنَّا غَنِيًّا خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَأَنْتَ كُنْ تَتَّقُ نَفَقَةَ تَتَّبِعُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَجْرَتِ بِهَا حَقِّي مَا جَعَلَ لِي مِنْكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفْتُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ كُنْ تَخْلَفُ فَتَعْمَلُ عَمَلًا تَتَّبِعُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَرَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِجْعَةً وَتَعْلَاكَ أَنْ تَخْلَفَ حَقِّي يَنْفَعَهُ اللَّهُ بِكَ أَقْوَامًا وَيُضَرِّكَ الْخَيْرِينَ اللَّهُمَّ آمِنْ لَا أَهْلِي هُمْ تَعْمَلُونَ وَلَا تُؤْخِذُهُمْ عَلَى أَهْلِيهِمْ لَكِنْ أَنَا لَيْسَ سَعْدُ بْنُ حَوْكَةَ بَرَكِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ مَكَّةَ أَخْرَجَهُ الشُّعْبَةُ قَوْلُهُ بَرَكِي لَهُ إِلَى إِخْوَةٍ مُدْرَجَةٍ فِي الْحَدِيثِ تَرْجُمَةُ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ كَرُوَاتِ كَرَمِ حِجَّةِ الْوُدِّ مِنْ سَخْتِ بِيَارِ هُوَ احضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری خبر کو اسے تو بیٹے کہا یا رسول اللہ میری بیماری حد کو پہنچی جو آپ پہنچتے ہیں میں نے اب زندگی کی امید نہیں امیدیں مالدار ہوں اور میری صرف ایک بیٹی ہے اس کے سوائے کوئی میر وارث نہیں علم ہو تو ایک حد بیٹی کو دوں اور دوسرے خیرات کروں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بہرے کہا آدھا مال خیرات کروں فرمایا کہ نہیں بہرے کہا کہ تہائی مال خیرات کروں فرمایا تہائی خیرات کروں تہائی ہی خیرات کے واسطے بہت دھرم فرما کر تو اپنے داروں کو مالدار چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ انکو محتاج چھوڑے کہ مالکین کو کون سے تاہم پہلا کرو اور جو کچھ خرچ کرے گا خدا کی رضا مندی کے واسطے اسکا ثواب پاوے گا یہاں تک کہ جو کوئی

کتاب کی پہلی جگہ پر ترجمہ ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مرد کے واسطے طالع نہیں کہ کوئی بیٹا کرے یا کچھ بخشے بہر اس میں حرج کے معنی بہرے لیکن اگر باپ اپنی اولاد کو کچھ دے کہ بہرے لے لیا جائے یا کسی بیٹے کو کچھ دے کہ بہرے لے لیا جائے تو وہ مثل کتنے کی ہے کہ اپنی فتنے کی چیز کو بہرے کہاوت ہے صاحب بن اسکے راوی ہیں۔ اور بائجن کے واسطے ابن عباس روایت ہے کہ ہر مرد و عورت کی کہاوت نہیں کہ جو اپنی بہرے کی چیز کو بہرے دے وہ کتنے کی مانند ہے کہ اپنی فتنے کی چیز کو بہرے کہاوت ہے۔

(۲) وَعَنْ الثَّعْلَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَحَلَّيْتُ ابْنِي هَذَا غَلَامًا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِيهِ أَفَلَا تَحْكُمُهُ مِثْلَ هَذَا أَقَالَ لَا قَالَ فَأَخْرَجَهُ أَخْرَجَهُ السَّيِّئَةُ أَلْعَلَّةُ الْعَطِيَّةُ وَالْهَبَةُ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ اس کا باپ اس کو حضرت کے پاس لے آیا کہ اس کا بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس لڑکے کو غلام بخشا ہے تو حضرت نے فرمایا کیا تو نے اپنی سب اولاد کو اس کی مثل عطا کیا ہے اس نے کہا کہ نہیں فرمایا میں اس کو بہرے جیون اسکے راوی ہیں۔ بخاری عطا اور بہرے کو کہتے ہیں۔

(۳) وَعَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا فَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَا يَجُوزُ لِمَنْ دَارَ عَطِيَّةً لَا يَأْذِنُ دَوْجَهَا قِيَرُ آيَةٍ لَا يَجُوزُ لِمَنْ دَارَ آيَةً أَمْرًا فِي مَرْكَلٍ لَهَا إِذَا مَلَكَ دَوْجَهَا عَصَمَتْهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّشَايُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ اس کا جب حضرت نے کہ کو نعم کیا تو خطبہ پڑھے کہ کہہ رہے سو فرمایا کہ خبردار ہو کہ کسی عورت کے واسطے بہرے کیا جائز نہیں بدون اس کے اپنے خاوند کے بغیر بدون اس کے اذن کے کسی کو کچھ نہ دے اور ایک روایت میں ہے کہ کسی عورت کو اپنے مال میں اختیار نہیں جیسے اس کا خاوند اسکے بہرے کا مالک ہو۔ ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

حَرْفُ لَوَاوٍ فِيهِ أَرْبَعَةُ كُتُبٍ

حرف واو کا بیان اور اس میں چار کتابیں ہیں

الْوَصِيَّةُ	الْوَعْدُ	الْوَكَاةُ	الْوَقْفُ
وہیت کرنا	وعدہ کرنا	دکیل ہونا	وقف کرنا

كِتَابُ الْوَصِيَّةِ وَالْحَبْثِ عَلَيْهَا

کتاب وصیت اور حبث کی زنجیر کے بیان میں

(۱) عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحِلُّ أَمْرًا مِثْلَ لَهْفَةٍ تَحِلُّ يَوْضَعُ فِيهِ أَنْ يَبَيْتَ لِبَيْتَيْنِ أَوْ وَصِيَّةً مَكْتُوبَةً عِنْدَكَ أَخْرَجَهُ السَّيِّئَةُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے

میں ہی کے منہ میں ڈال لیا یعنی اُسکا یہی ثواب پاؤں گا پھر پہننے کیا یا رسول اللہ کیا میں چوڑا دیا جاؤں گا بعد اپنے ساتھ ہوں
کے چلے جانے کے حضرت سلمہ اسد علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو بیماری کے سبب کے مین چوڑا ہو گیا اور کوئی خدا کی عطا کی
کا کہنا ہے گا تو بیشک تیرا درجہ بلند اور اونچا ہو گا۔ اور شاید کہ تو پیچھے چوڑا جائے گا یعنی قہری زندگی بہت ہوگی بہا نیک
کہ قطع پاؤں کے تجھے بہت گر وہ اور ضرر پاؤں کے تجھ سے اور لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانوں کو قوت ہوگی اور کافروں کو
ضرر لے اسد قائم رکھ میری اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھر انکو ایڑیوں پر لیکن نہایت محتاج سعد بن خولسہ حضرت سلمہ علیہ
وآلہ وسلم اس کے واسطے فرماتے کہتے تھے کہ باوجود ہجرت کے مین اگر مرا۔ چہوں اسکے راوی مین قول اُسکا برائی سے اخیر تک
مدرج ہے حدیث مین۔

وَصِيَّةُ الْوَارِثِ

وارث کی وصیت کا بیان :-

وَصِيَّةُ الْوَارِثِ

اَخْبَجَهُ اَصْحَابُ السَّانِ لَكِنْ رَوَاهُ كُنَى دَاوُدُ عَنْ كُنَى اُمَامَةَ اَلْجَدَانِ بَاطِنُ الْعُنَى مِثْلُ اِلَّا رَضَ اَلْقَصْعُ مِثْلًا
اَلْمُضْمَرُ وَاَلْجَرَّةُ مَا يُخْرِجُهُ الْبَاطِنُ مِنْ بَطْنِهِ لِجَرَّتِهِ وَرَأَيْنَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الْبَاطِنُ اِذَا كَانَ مُطْمَئِنًّا وَاِذَا اخْتَلَتْ شَيْئًا
فَكَلَّمَ اَلْجَرَّةَ تَرْجُمَهُ عَرُوبٌ خَارِجَةٌ رَوَيْتُ بِرُكْنٍ كَمَا كَرِهَتْ سَلَامَةُ عَلَيْهِ اَلدُّوْلَةُ اَنْ يَنْشِئَ بِرُكْنٍ يَرْخِطُهُ بِرُكْنٍ اَوْ رَحَالًا لَكُم مِّنْ
اَوْثَقِي لِي كَرُونِ كَيْ يَخْرُجَ تَبَا اَوْ رَوَاهُ جَكَالِي كَرْتِي هِيَ اَيْسَ پَرِثِ كِي نَكَالِي جِنَرَسَ اَوْ رَا سَكَالَاب سِيَرُ دُونُو سُونَدُونُونِ كَسَ دَرِيَا
هَتَا تَهَا سُوِيَنِي حَضْرَتِ سَيِّدَا فَرَمَانِي تَبِي كُو سَفَرُ خُدَا اِنِي بِرُحْمَدَا رُكُوَا بِنَاقِ دِي دِيَا بَسَ سُوِيَنِي مَحْجَبِ هَسَ وَصِيَتِ دَا سَطِ
وَرَسَكَا اَصْحَابِ سُنَنِ اُسَكَا رَاوِي هِيَن لِيَكِن رَوَايَتِ الْبُودَاوُدُ الْبُودَاوَامَا سَهَ هَسَ - جَرَانِ كَرُونِ كَسَ نِيَجِي كِي طَرَفِ كُو كِهَتِي
بَرِنِ جَوَزَمِيَن سَهَ مَلِي هَوْتِي هَسَ اَوْ نَصَحَ حَيَا نِي كُو كِهَتِي هِيَن اَدْرَجَرَه وَهَ جِنَرَسَ جَوَاوَنَشَا اَيْسَ پَرِثِ سَهَ كَا تَارَا هَسَ
جَكَالِي كَرِنِي كُو اَوَاوَنَشِ جَكَالِي اَسْوَقَتِ كَرَنَا هَسَ جِيَكِي سَكُوَا طَبِيَا نِ اَوَاوَا جَبِ دُرَسَ تُو جَكَالِي حَيُوَرُ دِيَا هَسَ -

(۲) **وَمَنْ** حَلَمَةُ بْنُ مَحْمُودٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى مِنْ هَلْ أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ فَكَيْفَ كُتِبَ عَلَى نَسَائِكَ لَوْحِيَّةٌ أَوْ أَمْرٌ بِهَا وَلَمْ يُوصِ قَالَ أَوْصِيَ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى أَخْرَجَهُ الْغَنَسِيُّ إِلَّا أَبَا دَاؤُدَ ترجمہ طلحہ بن محمّد نے ابن ابی اوفی سے پوچھا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت کی ہے اس نے کہا کہ نہیں میں نے کہا یہ لوگوں پر کس طرح وصیت کی گئی یا کس طرح اس کا حکم ہو حالانکہ وصیت بنین کی کہا کہ وصیت کیساتھ عمل کرنے کے خدا کی کتاب پر ابو داؤد کے سوائے ہاں بخوان اس کے

ساوی بین تہ (۳) و عجز (۴) الاسودین نزد

(۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَحْمَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ فَقِيلَتْ لَهُ بَقِيَّةُ فَوْعَدٍ أَنَّهُ أَنْزَلَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَتَنَبَّأْتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثِ لَحْنَتٍ قَالَا هُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ يَا قَتْلُ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هَهُنَا مِنْذُ ثَلَاثِ أَنْظُرُكَ أَخْرَجَهُ أَبُودَا وَدَرَجَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ چیز خریدی بغیر مہونے سے پہلے سو اچھا بیری طرف کچھ رسول بانی را سو
ہے آپ کے وعدہ کیا کہ کھوا کے پاس فلانی جگہ ملاؤں گا سو میں بہول گیا پھر میں دن کے بعد مجھ کو یاد آیا پھر میں آپ کو
پاس گیا سو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت اس جگہ میں بیٹھے ہیں تو فرمایا اے جو ان البتہ تو نے مجھ پر شفقت ڈالی۔ میں میں ان
سے بہان تیری انتظار کر رہا ہوں ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْخُرَيْنِ أَهْلِيكَ
هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَقْلَمَ بَعْضُ مَالِ الْخُرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَاءَ مَالِ الْخُرَيْنِ أَكْبَا بَكَ فَنَادَى
مَنَادِي ابْنِي بَكْرٍ أَلَمْ يَكُنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دِينَ فَلَمْ يَأْتِ تَابَتْهُ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ
فَقَالَ حَقٌّ وَلَمْ يَطِيعْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مِثْلَهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّلَاثَةَ فَفَلْتُ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تَعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ
تَعْطِنِي فَوَمَا أَنْ تَعْطِنِي قَالَ نَحْلُ عَيْتِي فَقَالَ تَزَادُ وَهُمْ مِنَ الْبُخْلِ مَا دَرَدْتُكَ مِنْ مَزْدُورٍ وَلَا وَكَانَا أَرِيدُ أَنْ
أَعْطِيكَ فَخَفِيَ حَسِيَّةٌ يَكْفِيكَ جَمِيعًا وَقَالَ عُدْ مَا قَوَّجِدْ تُهْلِكُ مِمَّا نَدَى قَالَ تَحُلُّ وَمِثْلَهَا مَرَدَيْنِ أَخْرَجَهُ
الْبُخْلَانِ تَرْجَمَهُ جَابِرُ بْنُ رَوَيْتُ يَكْبَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَاكَ الْخُرَيْنِ مِنْ مَالٍ وَسَ كَانُوا مِنْ مِجْمُوكِ
دو گنا اس طرح اور طرح میں نے دونوں کا تھہر ہر کر تین بار مجھ کو دو گنا سو حضرت کی زندگی میں بھوک کے ملک مال نہ آیا بہان تک
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے پھر بھوک کا مال بوبکر کے پاس یا تو ابوبکر کے پکڑنے والے نے پکارا کہ
خبردار ہو کہ جس سے حضرت نے کچھ مہونے کا وعدہ کیا ہو یا جس کا حضرت پر فرض ہو وہ ہمارے پاس ہے تو میں ابوبکر صدیق کے
پاس گیا امین نے انکو خبر دی سو ابوبکر نے کہا بہان تک دو گنا مجھ کو کچھ زیادہ ہیں انکے پاس یا تو انہوں نے اسی طرح کہا
پھر میں تیسری بار انکے پاس گیا تو میں نے کہا کہ میں نے مال مانگا تھا میں نے مجھ کو نہیں دیا سو یا تو تم مجھ کو دیدو یا تم مجھ سے
بخل کرتے ہو تو انہوں نے کہا کہ بخل سے زیادہ تر کون بیماری ہے میں نے مجھ کو کسی بار نہیں دیا لہذا کہ میرا ارادہ مجھ کو دینے کا
تھا تو انہوں نے میرے واسطے اکتھے دونوں اتھہ سے بخل بہرا اور کہا کہ گن اٹھ میں نے انکو پانچ سو درہم یا پھر فرمایا کہ دوبار
استناد دے لے میں نے ہزار درہم لے کر انہیں اسکے راوی ہیں۔

کتاب الوکالۃ

کتاب

وکیل ہونیکے بیان میں

(۱) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ ابْنًا بِشَرَفِي
لَهُ بِهِ أَصْحَابَةٌ فَاشْتَرَى كَبْشًا بِدِينَارٍ وَبَاعَهُ ابْنُ بَنَارٍ بِدِينَارٍ فَجَاءَهُ بِالْأَصْحَابَةِ
وَالِدُ ابْنِ بَنَارٍ فَتَصَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلَةِ وَدَعَا لَهُ أَنْ يَبَارَكَ لَهُ فِي بَحَارَتِهِ أَخْرَجَهُ
أَبُودَا وَدَوَالِ التِّرْمِذِيُّ تَرْجَمَهُ حَكِيمُ بْنُ حَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلُوا بَكْرًا فِي

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنْ قَالَ كَانَ مَكَانَ يَحْلِفُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَهُ وَمَعْلَبُ لَقُلُوبِ
أَخْرَجَهُ السَّيِّئَةُ الْأَمِيلُ ترجمہ ابن عمر سے روایت کہ اکثر اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کہا کرتے تھے یوں نہیں
قسم ہے دوین کے پیچھے نہ والے کی قسم کے سوائے چہنوں اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَهُ إِذَا اجْتَمَعُوا فِي الْبَيْتِ قَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسُ
أَبِي الْقَلْبِمْ بِيَدِهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابوسعید سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوست تھا کہ
جب قسم میں نہایت کوشش کرتے تھے نہایت اہتمام منظور ہوتا تو یوں فرماتے یوں نہیں قسم ہے جی جیکو تا بویں محمد
کی جان ہے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنْ قَالَ كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَهُ إِذَا احْلَفْتَ لَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ
تَعَالَى أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت کہ یہی قسم حضرت کی سیکہ قسم کہانا چاہتے یوں نہیں: برہنہ حد
بخشش چاہتا ہوں ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۵) **وَعَنْ** قَتِيبَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَهُ قَالَتْ إِذَا كُنْتُ
مُتَدَرِّجًا وَكُنْتُ تَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَشِئْتُ وَتَقُولُونَ وَالْكُفَّةُ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ قَالَهُ إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَحْلِفُوا أَنْ يَقُولُوا رَبِّ الْكُفَّةِ وَيَقُولُ أَحَدُهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ شِئْتُ أَخْرَجَهُ
الشَّيْخَانِ ترجمہ قتیبہ قوم چہنوں کی ایک عورت کے روایت کہ ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا
کہ تم نذر ماننے ہوا اور شر کر کے ہوتے ہو کہ جو اللہ چاہے اور تو چاہے اور کرتے ہو کہ قسم کی تو حضرت نے اصحاب کو حکم کیا
کہ جب قسم کہا یا چاہیں تو یوں کہنا کہ میں اور قسم ہے رب کہو کی اور کہیں میں سے کوئی کہ جہاں اللہ نے یا باہر تو نے چاہا۔ نسائی
اسکے راوی ہیں۔

الفصل الثاني فيما يحرر عن الحلف

دوسری فصل منع قسم کے بیان میں

(۱) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَهْدِي
كُلَّ مَنْ يَهْدِيهِ يَأْتِيهِ بَابُ الْحِلْفِ بِاللَّهِ تَعَالَى أَوْ لِحْمَتِ أَخْرَجَهُ السَّيِّئَةُ ترجمہ ابن عمر سے
روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر کو قسم کہا کہ قسم کہنے سے ہوتے! پاکی تو فرمایا کہ سفر خدا نکلو منع کرتا ہے۔
اپنے باپ دادوں کی قسم کہنے سے سوچا قسم کہا یا چاہے تو اللہ کی قسم کہا یا چاہے چہنوں اسکے راوی ہیں
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سو خدا کے کسی کی قسم دست نہیں نہ قرآن کی نہ باپ دادوں کی چنانچہ اور حدیث
میں صاف منع کیا ہے۔

(۲) **وَعَنْ** بَرِيدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَهُ مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا أَخْرَجَهُ أَبُو
دَاوُدَ ترجمہ بریدہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو امانت کی قسم کہا وہ وہ ہم میں سے نہیں۔
ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ أَبِي عَرَبَةَ قَالَ كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنْ غِلَانِ أَنْ يَحْلِفَ بِالْأَمَانَةِ وَالْعَهْدِ أَخْرَجَهُ

عَنْهُ التَّرْقِيَّ وَتَمَّ وَصَرَّمَهُ إِنَّ الْأَكْثَرِ مَا لَا يَنْبَغُ بِالْمَدِينَةِ مَعْرُوفَانِ كَانَا لَعَنَهُمَا فَقَوْضَاهُمَا تَرْجَمَهُ بَحْرِي
 سَمِيكَرًا بِمَا كَانَا نَقَلَ كَمَا يَسِرُّهُ دَاخِلُ عَمَلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَعَى وَفَنَ نَارَ عَمَلِ كَانَا لَعَنَهُمَا تَرْجَمَهُ بَحْرِي
 مَعْرِيَانِ نَهَابَ رَحْمَ وَالَا هِيَ يَدُهُ جَنَرُ هِيَ جَوَ كَبِي السُّدَّ كَيْ بَدَّ عَمَلُهُ شَعْنُ كَيْ بَابُ مِثْنِ بِرُذْرُ كَيْ شَلَّ حَدِيثُ اِمْنِ
 عَمَلِ كَيْ اَوَّلُ اُسْ مِثْنِ بِرُذْرُ كَيْ جَوَ زِيَادَهُ هُوَ يَوْمَهُ هَكَذَا تَوَدَّ دَاخِلُ عَمَلِ سَائِلُ اَوَّلُ عَمَلِ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ
 اُسْ كَيْ كَامُ كَيْ دَاخِلُ غَلَامُ خَرِيدَ اَوَّلُ كَيْ حَقِيقَتُهُ اَوَّلُ كَوَاهِ هِيَ عَمَلُ اَبْنِ اَرْتَمُ يَدُهُ جَنَرُ هِيَ جَوَ مَعْبُوتِ كَيْ
 سَا تَمَّ اُسْ كَيْ اُسْ كَيْ بَدَّ عَمَلُهُ خَرِيدَ مِثْنِ بِرُذْرُ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ
 غَلَامُ جَوَ اُسْ مِثْنِ بِرُذْرُ كَيْ جَوَ خَرِيدَ مِثْنِ بِرُذْرُ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ
 نَعَى اُسْ كَيْ دَاخِلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ
 اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ
 قَرَابَتُونَ سَمِثْنِ بِرُذْرُ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ
 مِثْنِ بِرُذْرُ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ
 مِثْنِ بِرُذْرُ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ

حَرْفُ لِيَاءٍ وَفِيهِ كِتَابٌ وَاحِدٌ
 حرف یا مشتاة تحبہ اور اس میں ایک ہی کتاب ہے
 كِتَابُ الْيَمِينِ وَفِيهِ ثَمَانِيَةُ فُصُولٍ
 کتاب ہے قسموں کے بیان میں اور اُس میں آٹھ فصل ہیں
 الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي لَفْظِ الْيَمِينِ مَا
 يَخْلَفُ بِهِ
 پہلی فصل لفظ قسم اور جائز قسم کے بیان میں۔

۱۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَوْ جُعِلَ حَلْفٌ بِاللهِ الَّذِي كَلَّمَ
 إِلَهَ الْأَكْثَرِ مَا لَمْ يَنْتَفِ لِيْلَيْ عَنِ أَخْبَرَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجَمَهُ اِمْنِ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ بِرُذْرُ كَيْ رَوَيْتُ بِرُذْرُ كَيْ
 اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ
 كَيْ مِثْنِ بِرُذْرُ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ اَوَّلُ اُسْ كَيْ

الفصل الرابع في موضع اليمين

پہلے تھی فصل

قسم کی جگہ کے سپاہین

[illegible]

الفصل الخامس في الاستئذان واليمين

پانچویں فصل

قسم میں انشا زائے شہر کہنے کے بیان

[illegible][illegible]

الفصل السادس في نقض الكيمين

چھٹی فصل قسم ٹوڑنے کے بیان میں۔

وَسَلَّمَ وَمَعَاذُكَ مِنْ هَٰذَا مَا خَلَقَ اللَّهُ قَوْمًا أَتَىٰ فِي الْغَيْبِ لَكُم مِّنْ خَلْقِهِ مِثْلَهُ قَاتِلِينَ سَوَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْغُيُوبَ ۚ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ ۚ أَلَمْ يَكْفُلُوا وَحَلَفْتُ أَنَا أَنَّهُ لَنُحْشَرَنَّ قَاتِلَ هَٰذَا الْقَوْمِ فَتَكُونَ الْمُسْلِمَةُ أَخَوُا الْمُسْلِمَةَ ۚ أَخْرَجَهُ أَبُودَاؤُدُ الْقُرَشِيُّ إِلَى الْأَنْصَارِ فِي الْحَجَّةِ وَهُوَ إِذَا نَزَلَ تَرْجَمَهُ سَوِيدُ بْنُ خُظَيْمٍ وَرَبِيعُ بْنُ كَهْمٍ حَضَرَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي زيارت کے ارادے سے مکہ آمد ہوا ہے ساتھ وائل بن حجر بن عباس کے دشمن نے ہجو پڑھ دیا تو لوگوں نے گناہ سمجھا تم کہانے کو اور سینے قسم کہانی کہ وہ میرا بہائی یا توڑ دینے کو جو ہر دو یا ہر ہم حضرت صلوات اللہ علیہ آد وسلم کے پاس آئے اور سینے آپ کو خبر دی کہ لوگوں نے گناہ سمجھا تم کہانے کو اور سینے قسم کہانی کہ وہ میرا بہائی ہے تو حضرت فرمایا تو بیجا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بہائی ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں ابن حجر کے سینے میں گناہ میں نہ نے سے بہانہ

ف معلوم ہوا کہ قسم میں پردہ کرنا جائز ہے ۔

الْخِصَاصُ

(۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَاتِلِينَ سَوَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْغُيُوبَ ۚ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ ۚ أَلَمْ يَكْفُلُوا وَحَلَفْتُ أَنَا أَنَّهُ لَنُحْشَرَنَّ قَاتِلَ هَٰذَا الْقَوْمِ فَتَكُونَ الْمُسْلِمَةُ أَخَوُا الْمُسْلِمَةَ ۚ أَخْرَجَهُ أَبُودَاؤُدُ الْقُرَشِيُّ إِلَى الْأَنْصَارِ فِي الْحَجَّةِ وَهُوَ إِذَا نَزَلَ تَرْجَمَهُ سَوِيدُ بْنُ خُظَيْمٍ وَرَبِيعُ بْنُ كَهْمٍ حَضَرَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي زيارت کے ارادے سے مکہ آمد ہوا ہے ساتھ وائل بن حجر بن عباس کے دشمن نے ہجو پڑھ دیا تو لوگوں نے گناہ سمجھا تم کہانے کو اور سینے قسم کہانی کہ وہ میرا بہائی یا توڑ دینے کو جو ہر دو یا ہر ہم حضرت صلوات اللہ علیہ آد وسلم کے پاس آئے اور سینے آپ کو خبر دی کہ لوگوں نے گناہ سمجھا تم کہانے کو اور سینے قسم کہانی کہ وہ میرا بہائی ہے تو حضرت فرمایا تو بیجا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بہائی ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں ابن حجر کے سینے میں گناہ میں نہ نے سے بہانہ

خالص قسم کہانیکا بیان

وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ عَفَاكَ بِإِخْلَاصِ قَوْلِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَخْرَجَهُ أَبُودَاؤُدُ الْقُرَشِيُّ إِلَى الْأَنْصَارِ فِي الْحَجَّةِ وَهُوَ إِذَا نَزَلَ تَرْجَمَهُ سَوِيدُ بْنُ خُظَيْمٍ وَرَبِيعُ بْنُ كَهْمٍ حَضَرَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي زيارت کے ارادے سے مکہ آمد ہوا ہے ساتھ وائل بن حجر بن عباس کے دشمن نے ہجو پڑھ دیا تو لوگوں نے گناہ سمجھا تم کہانے کو اور سینے قسم کہانی کہ وہ میرا بہائی یا توڑ دینے کو جو ہر دو یا ہر ہم حضرت صلوات اللہ علیہ آد وسلم کے پاس آئے اور سینے آپ کو خبر دی کہ لوگوں نے گناہ سمجھا تم کہانے کو اور سینے قسم کہانی کہ وہ میرا بہائی ہے تو حضرت فرمایا تو بیجا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بہائی ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں ابن حجر کے سینے میں گناہ میں نہ نے سے بہانہ

الْبَاقِ

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلِينَ سَوَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْغُيُوبَ ۚ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ ۚ أَلَمْ يَكْفُلُوا وَحَلَفْتُ أَنَا أَنَّهُ لَنُحْشَرَنَّ قَاتِلَ هَٰذَا الْقَوْمِ فَتَكُونَ الْمُسْلِمَةُ أَخَوُا الْمُسْلِمَةَ ۚ أَخْرَجَهُ أَبُودَاؤُدُ الْقُرَشِيُّ إِلَى الْأَنْصَارِ فِي الْحَجَّةِ وَهُوَ إِذَا نَزَلَ تَرْجَمَهُ سَوِيدُ بْنُ خُظَيْمٍ وَرَبِيعُ بْنُ كَهْمٍ حَضَرَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي زيارت کے ارادے سے مکہ آمد ہوا ہے ساتھ وائل بن حجر بن عباس کے دشمن نے ہجو پڑھ دیا تو لوگوں نے گناہ سمجھا تم کہانے کو اور سینے قسم کہانی کہ وہ میرا بہائی یا توڑ دینے کو جو ہر دو یا ہر ہم حضرت صلوات اللہ علیہ آد وسلم کے پاس آئے اور سینے آپ کو خبر دی کہ لوگوں نے گناہ سمجھا تم کہانے کو اور سینے قسم کہانی کہ وہ میرا بہائی ہے تو حضرت فرمایا تو بیجا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بہائی ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں ابن حجر کے سینے میں گناہ میں نہ نے سے بہانہ

قسم میں اڑنیکا بیان

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَاتِلِينَ سَوَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْغُيُوبَ ۚ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ ۚ أَلَمْ يَكْفُلُوا وَحَلَفْتُ أَنَا أَنَّهُ لَنُحْشَرَنَّ قَاتِلَ هَٰذَا الْقَوْمِ فَتَكُونَ الْمُسْلِمَةُ أَخَوُا الْمُسْلِمَةَ ۚ أَخْرَجَهُ أَبُودَاؤُدُ الْقُرَشِيُّ إِلَى الْأَنْصَارِ فِي الْحَجَّةِ وَهُوَ إِذَا نَزَلَ تَرْجَمَهُ سَوِيدُ بْنُ خُظَيْمٍ وَرَبِيعُ بْنُ كَهْمٍ حَضَرَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي زيارت کے ارادے سے مکہ آمد ہوا ہے ساتھ وائل بن حجر بن عباس کے دشمن نے ہجو پڑھ دیا تو لوگوں نے گناہ سمجھا تم کہانے کو اور سینے قسم کہانی کہ وہ میرا بہائی یا توڑ دینے کو جو ہر دو یا ہر ہم حضرت صلوات اللہ علیہ آد وسلم کے پاس آئے اور سینے آپ کو خبر دی کہ لوگوں نے گناہ سمجھا تم کہانے کو اور سینے قسم کہانی کہ وہ میرا بہائی ہے تو حضرت فرمایا تو بیجا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بہائی ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں ابن حجر کے سینے میں گناہ میں نہ نے سے بہانہ

الثَّامِنُ فِي الْكُفَّاءِ

رکھنا، جھگوٹا گاہ رکھے گا یعنی دنیا اور آخرت کی آفتون سے اور تو اللہ کے حق کو نگاہ رکھے یعنی ہمیشہ یاد رکھے کہ تو جھگوٹا اپنے ساتر
 پاویگا یا اپنے آگے پاویگا تو خدا کو فراخی میں پہچان خدا جھگوٹا علی میں پہچانے گا اور جب تو کچھ مانگا جاوے تو اللہ ہی سے مانگ
 اور جب تو مدد چاہے یعنی اسوہ دنیا اور آخرت میں تو مدد طلب کرالے (اور جان) اگر اگر سب جو مع جہل نہ کر جھگوٹا کچھ نفع
 پہونچا دیں جو خدا نے تیری قسمت میں نہیں لکھا تو جھگوٹا نفع نہیں پہونچا سکیں گے اور اگر سب جمع ہوں اسپر کہ جھگوٹا کچھ ضرر
 پہونچا دیں جو خدا نے تجھ پر نہیں لکھا تو اسپر قادر نہ ہونگے فلم سو کہہ گئی اور دفتر پیسے گئے پھر اگر تجھے ہو سکے تو تو عمل کرے
 کہ واسطہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ راہی ہونے کے یقین میں تو کھرا دار اگر تجھے نہ ہو سکے تو مقرر تنگی پر صبر کرنے میں بری
 نیکی ہے اور جان کہ صبر کے ساتھ مدد ہے اور تنگی کے ساتھ آسانی یعنی جو صبر کرے سکودا وہی پہونچتی ہے اور جو
 مشکل ہے خدا اسکو آسان کر دیتا ہے اور بیشک تنگی کے ساتھ فراخی ہے اور دوفرانجون پر ایک تنگی کہی غالب نہیں ہوگی
 زرین اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی ساتھ اختصار کے۔

(۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خُذْ خَلْقَ
 الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلْ بِهِنَّ أَوْ يَعْلَمْ مَنْ يَعْمَلْ بِهِنَّ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَدْ خَسَمْنَا قَالِ ابْنُ لُحَاظٍ
 تَكُنْ عَبْدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا أَكْسَمَ اللَّهُ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاحِبًا لِلنَّاسِ مَا
 تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تَكْذِبْ الظُّحُكُ فَإِنَّ كَذِبَ الظُّحُكِ يُبْذِلُ الْقُلُوبَ أَخْرَجَهُ الدِّرْمِذِيُّ تَرْجُمَهُ بَرِي
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو مجھ سے یہ احکام لبوسے یعنی
 سیکھے اور ان پر عمل کرے یا سکھاوے نہ کہ جو ان پر عمل کرے میں نے کہا یا رسول اللہ میں عمل کروں گا تو حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ چیزیں لکھیں فرمایا پچھ حرام چیزوں سے۔ اگر تو حرام چیزوں سے بچے گا تو سب
 لوگوں سے زیادہ تر عابد ہوگا۔ اور راضی رہ اس چیز پر کہ خدا نے تیری قسمت میں لکھا اگر تو اپنی قسمت پر راضی ہوگا
 تو سب لوگوں سے زیادہ تر بے پروا ہو جائیگا۔ اور اپنے ہمسائے سے احسان کر کہ تو کامل مومن ہو جائیگا۔ اور چاہ
 لوگوں کے واسطے جو لینے لیے چاہتا ہے کہ تو سلمان ہو جائیگا۔ اور بہت نہ ہنسنا کہ واسطے کہ بہت ہنسنے سے
 دل مرجاتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ ف اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ شرف اور فضل ہے اگر بہر عمل کرو
 تو فہم المراد والا اگر لوگوں کو تعلیم کرے گا تو یہی ثواب پاوے گا اگرچہ خود اسپر عمل نہ کرے اور مومن چیزوں کی ترک کو ادا نہ کرے
 سب لوگوں سے زیادہ تر عابد ہو اس واسطے ہوا کہ کوئی عبادت اس سے افضل نہیں کہ عہدہ فرائض سے نکلے اور عوام لوگ ترک
 کرنے میں فرائض کو اور مشغول ہوتے ہیں ساتھ کثرت نوافل کے اصل کو ضائع کرتے ہیں اور فضیلتوں کو اپنے ہن
 اور سید ابوالحسن نے کہا کہ کیمیا دو باتوں میں بند ہے ڈال تو خلق کو اپنی طرف سے اور قطع کر طمع اللہ سے یعنی امید
 اسکی کہ دوسرے تجربہ کو وہ چیز جو تیری قسمت میں نہیں۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي رَبِّي بِتَسْمِيَةِ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى
 فِي الْبَيْتِ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْقَضِيَّةِ الرِّضَاءِ وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْإِنْفَادِ وَأَنْ أَحْصِلَ مَنْ
 قَطَعْتُ وَأَعْطَى مَنْ حَقَّ مَقِيٌّ وَأَعْفُو عَنْ ظُلْمِي وَأَنْ يَكُونَ صُنْفِيقِي وَكَلِمَةً وَأَوْفَى عِدَّةٍ وَأَمْرًا

یعنی قرآن مجید میں سورہ المفتحہ میں تنگی کو ایک بار حفظ کر لیا اور فراخی کو دو بار معلوم ہوا کہ اگر انسان ہنگام سے نور فراخی

کا انتظار کرے آسانی کی امید کہے نا امید نہ ہو جاوے ۱۱

وَأَمْرِي فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى فَأَمْرِي فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَمْرِي فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 لِحُكْمِهِ قَالَ الْحَطَّابِيُّ أَيْ فَلْيَقُلْ مَا كَانَ قَدْ جَعَلَ خَطَرَ إِيَّاهُ الْقِمَارَ ثُمَّ جَمَعَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ
 كَمَا سَمِعَ الشَّيْخَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَهْلَهُ فَمَا يَكُونُ بُولُ كَرَاتٍ وَغُرْبَةٍ كِي قَمَرٍ كَمَا بَيَّنَّاهُ تَوَجُّهِيهِ كَمَا أَنَّهُ كَيْدُ الْإِسْلَامِ
 كَمَا بَيَّنَّاهُ تَوَجُّهِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ
 (۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا نَذْكُرُ بَعْضَ الْأَمْثَرِ فَأَتَانَا حَدِيثُ كَعْبٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَتَحَلَّفْتُ بِاللَّهِ
 فَأَتَرْتُ فَقَالَ بَنِي إِصْحَابِي يَنْتَ مَا قُلْتَ قُلْتَ هَذَا فَأَتَيْتُ لَيْلِي صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ
 فَقَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ كَلَّمَكَ اللَّهُ وَكَهْلَكَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنْتَ عَلَى
 بَسَائِرِكُمْ تَلْتَأَوْنَهُ تَوَكَّرْنَا بِاللَّهِ مِنَ الْمَشْطَبَاتِ التَّحْمِيلِ ثُمَّ لَا تَقْدِرُ أَنْ تَحْرَجَهُ الشَّيْءُ ثُمَّ جَمَعَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَوَيْتَهُ
 هِيَ كَمَا كُنَّا نَذْكُرُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ
 كِي قَمَرٍ كَمَا بَيَّنَّاهُ تَوَجُّهِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ
 كَمَا بَيَّنَّاهُ تَوَجُّهِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ
 عِبَادَتِكَ بَيْنَ سَوَابِغِهَا كَمَا كُنَّا نَذْكُرُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ
 بِرَقَادِهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ
 رَوَيْتَهُ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ سَاطِئِيهِ

کتاب الواحق وفيه اربعه فصول

کتاب ہے ملتی چیزوں کے بیان میں۔ اور اس میں چار فصل ہیں۔

الفصل الاول في احاديث مشتركة في اداب النفس

پہلی فصل

احادیث مشترکہ اور ادب نفس کے بیان میں

(۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ رَوَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ
 احْفَظْ اللَّهُ كَيْفَ تَقُولُ احْفَظْ اللَّهُ تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى
 فِي الْبَيْتِ قَوْلًا إِذَا سَأَلْتَ اللَّهَ تَعَالَى وَإِذَا اسْتَعْنَيْتَ بِاللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّ الْعِبَادَ كَوَاجِمُ مَعْوَى
 عَلَى أَنْ يَنْفَعُوا بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى ذَلِكَ وَكَوْا أَجْمَعُونَ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوا
 بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى ذَلِكَ جَعَلَ الْإِسْلَامَ وَطِيئَةَ الصُّحُفِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَعْمَلَ لِلَّهِ تَعَالَى
 بِالرِّضَا فِي الْبَقِيَّةِ فَأَنْتَ لَمْ تَسْتَطِعْ فَإِنَّ لَصَادِقَ مَا كُنَّا نَذْكُرُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ
 الْقُرْبَى مَعَ الْكُرْبَى أَنْ مَعَ الْعُسْرَةِ أَوْ أَنْ يَقْلِبَ عُسْرَتِي رَيْنَ أَخْرَجَهُ رَيْنٌ يَهْدِي الْفَلْظَ وَالْزَمْدِي يَخْصِرُ
 ثُمَّ جَمَعَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ
 كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ كَرِهَ أَبُو بَرٍّ رَوَيْتَهُ

فَاتَّعَظَرُوا الْبَيْتَ وَأَخْرَجَهُ الدِّمْدِيُّ ترجمہ الباب ۱۷ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جاہلین بنی ہنہیہ کی مشنوں سے بچنا اور خوشبو لگانا اور بخل کرنا اور سواک کرنا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں (۸) **وَعَنْ عَبْدِ الْمُعِیْنِ بْنِ قَهْلَبْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَدَقَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** أَلَا تَأْكُلُونَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْجَحْلُ يُؤْمِنُ الشَّيْطَانُ أَخْرَجَهُ الدِّمْدِيُّ ترجمہ عبدالمعین بن سہل بن سعد سے اُس نے اپنے باپ سے جو یعنی اُس کے اہام سے اگشتہابی کرنا شیطان کی طرف سے ہے ترمذی اس کے راوی ہیں۔ **وَفِي** یعنی وہیل کے کاظم بدون غصہ کے تہابی اور جلد بازی کرنا جائز نہیں کہ یہ شیطان کا کام ہے۔ لیکن عبادتوں میں جلدی کرنا جائز ہے۔

[illegible][illegible]

۱۱، و عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعاض یا اللہ فاعینہ وک من سأل یا اللہ فاعطہ ومن دعاکم فاجیب ومن صنع الیکم معروفا فکافتوہ فان لم تجدوا ما نکافتوہ فادعوا الحق ثم واکم فداکما فاموہ اخرجه ابو داود والنسائی ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ حضرت سلمان علیہ السلام نے فرمایا کہ جو خدا کی پناہ مانگے اسکو پناہ دو اور جو خدا کے نام سے کچھ مانگے اسکو دو اور جو تم کو دعوت میں بلاوے اسکی دعوت قبول کرو اور جو تمہارے ساتھ پہلانی کرے اسکو بدلا دو اور اگر تم بدلا دینے کی چیز نہ پاؤ تو اس کے واسطے دعا کرو یہاں تک کہ تم دیکھو کہ اسکا بدلہ آتا رہے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۱۳) وَعَنْ جَدْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحِبُّ النَّفْسَ

یہی لوگ ہیں وانا زین اس کے راوی ہیں۔

(۶۷) **وَعَنْ** سَمُرَةَ فَذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ: **فَكَيْفَ الْحَسْبُ لِمَالٍ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى** أَخْرَجَهُ
الترمذي في ترجمته مره سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مال ہے اور کرم پرہیزگاری
ہے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۱۶) **وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَتَى النَّاسَ خَيْدٌ فَأَقَالَ مِنْ كَالِ الْهَرَّةِ وَحَسَنَ عَمَلُهُ فَبَلَ قَائِي النَّاسِ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ عَمْرُوهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ أَخْرَجَهُ اللَّهُ حَيْدِي ثُمَّ هُوَ أَبُو بَكْرَةَ رَوَاهُ**
 اگر کسی شخصیت راشد علیہ السلام سے بوجہ کہ لوگوں میں بہت بہتر کون شخص ہے فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور عمل نیک ہو
 کسی نے کہا کہ لوگوں میں بدتر کون آدمی ہے فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور بد عمل بہت ہو۔ زندگی اس کے رافعی ہیں۔

(۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ أَلَا أُخْبِرُكُمْ خَيْرُكُمْ مَنْ شَرَّكُمْ فَلَمْ يَنْتَهِ عَنْ ذَلِكَ خَيْرُكُمْ مَنْ يَرْجُو خَيْرَكُمْ وَيُؤْمِنُ بِشَرِّكُمْ وَلَا يُؤْمِنُ بِشَرِّكُمْ أَخْرَجَهُ الْقُرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ بتاؤں میں تمکو تمہارے بہتر اور تمہارے بدتر یعنی جو لوگ تم میں بہتر ہیں اور جو لوگ تم میں بدتر ہیں میں باریہ فرما با۔ اصحاب نے کہا کیوں نہیں فرمایا تم میں بہت بہتر وہ شخص ہے جسکی پہلانی کی امید ہو اور بدی سے امن ہو اور تم میں بدتر وہ ہے جسکی خیر کی امید نہ ہو اور بدی کی امید ہو تمہاری اسکے راوی میں

[illegible]

۲۰۰) عَنْ عَفِيٍّ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَالٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْعَجَاةُ قَالَ أَكْمِيكَ عَلَيْكَ لِسَانُكَ وَآلِيَسَاكَ
بَيْتُكَ وَآلِيكَ عَلَى يَدَيْكَ أَخْرَجَهُ الدَّرِمْدِيُّ تَرْجِمَهُ عَفِيَّةُ بْنُ عَامِرٍ سَمِعْتُ يَوْمَئِذٍ كَمَا يَحْضُرُ كَيْفَ يَحْضُرُ
سَبَبُ نَجَاتِ كَالْحَيِّ دُنْيَا وَآخِرَتِ مَيِّنَ - فَرَمَا يَابَنِي زَبَانِ كُوْبَنَدَرُ كَبِهْ اُوْر اِيْنِي كَهْر مِيْنِ تَهْكَا نَا كِبْدُ بَا هَرْ نَهْ كَلِّ اُوْر اِيْنِي كَهْر مِيْنِ كُنْ كُنْ هُوْر
پُر و تَرْجَمِي اِيْنِي كَهْر مِيْنِ -

(۲۱) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّهُ قِيلَ لِلْقَمَّانِ الْحَكِيمِ مَا بَلَغَكَ بِكَ مَا تَرَى قَالَ صِدْقًا لِحَدِيثِ أَهْلِ الْأَمَانَةِ وَتَرَكُ مَا لَا يَحْتَجُّنَ زَادَنِي دَوَائِي وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ رَجْمُهُ مَالِكٌ رَوَيْتُ هُوَ كَمَا جَعَلَ خَبَرُ سَوِيحِي كَرَسِي نَظْمَانِ حَكِيمٍ كَمَا كَرَسِي خَبَرِي نَجَّيَ اسْتَجَبَ كَوَيْوُجًا يَجُودُهُمْ دِكَيْتُهُ هِيْنَ - فَرَمَا بِسَجَرٍ بُولَسِي لَنِي اَوْرَامُتْ اِدَا كَرَسِي اَوْرَمِيغَا مَدَا بَانُونِ كَسِي جَوُودُنِي لَنِي اَوْرَايَكُ رَوَايَتِي مِيْنِ اَتَنَّا زَايَسِي اَوْرَعَمِدُ وَهِيْمَانِ كَوُورَا كَرَسِي

(۲۲) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ مِمَّا عَلَّمَ اللَّهُ النَّاسَ

(۲۲) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ يُجْحِظُكُمْ عَلَى النَّاسِ

ہے اور مجاہد سلام قرظی اسکے راوی ہیں **ف** مائل یہ ہے کہ ہر کام میں خدا تعالیٰ کی رضا مندی مد نظر رکھنا خواہ وہ کد
راضی ہوں یا ناراض۔

(۲۸) **وَعَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ غَرَضٌ يَمُوتُ وَالْفَاجِرُ مُرْتَضٍ
لَيْسَ مِنْكُمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمْ لَيْسَ بِذِي مَكَلٍ هُوَ يُفْخَذُ عَنْكَ لِقَائِهِ وَكَوْنُهُ وَهُوَ خَيْرٌ لِمَنْ
يُرِيدُ أَنْ يُؤْمِنَ الْمُؤْمِنُ مَنْ طَبَعَهُ الْغَرَاكَ وَقَوْلُهُ الْفُطْنَةُ لِلشَّيْءِ وَتَرَكُ الْبُغْثُ عَنْكَ مَا وَحَسَّ خَلْقِي لَا حَقَّ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نذر یہو لا یرک ہو نہ ہے اور گناہ کا رستہ مائل
بدبخت ہوتا ہے قرظی اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ غرض ہے کہ فرب بازنہین ہوتا سو وہ فرب کہا جاتا ہے فرمانبردار ہونے
املا بنی زمی کے سبب اور وہ ضد ہے خبی کی یعنی فاجر ہوشیار ہوتا ہے اور مراد ہے کہ نیک مومن فرب کہا جاتا ہے
شرارت کو کم سمجھتا ہے اس سے کہ یہ نہیں کرتا کہ مومن اور نیک کے سبب نہ ہمارا اور نادانی سے۔

(۲۹) **وَعَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حَجَرٍ مِنْهُنَّ الْغَرَضُ
الْفُحْشَانِ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ اور ابو ہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار نہیں کا جانا
ایک سوراخ سے دو بار شیخیلی ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۳۰) **وَعَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَجُلٌ حَقَلَ عَلَيْهِ دَمْعَانِ مِنَ الْمَنِيِّ
وَكَمْ يُغْفَرُ لَهُ دَرْعَتَيْنِ أَلْفُ رَجُلٍ أَذْرَكَ أَبُو يَسَّافٍ أَوْ أَحَدَهُمَا وَهُوَ حَيٌّ وَكَوْنُهُ خَلَاكُهُ أَلْفُ رَجُلٍ
رَجُلٌ ذُكِرَتْ جَنْدَلَا فَكَهْ يُصَلِّي عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خاک میں ملے ناک اس شخص کی جس پر رمضان کا مہینہ داخل ہوا اور وہ بخشنا نہ گیا۔ اور خاک میں ملے ناک اس کی
جس نے اپنے ناکان مان باپ کا ایک کو یاد و نون کو زندہ پایا اور دو نون نے اس کو بہشت میں داخل نہ کیا اور خاک میں ملے ناک اس کی
جو کہ پیر میرا کر ہوا اور وہ مجاہد درود نہ پڑھے قرظی اس کے راوی ہیں۔

(۳۱) **وَعَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كَانَ رَجُلٌ
فِي الْمَسَارِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمًا وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک نے کہا یا حضرت
سیراب کہاں ہے فرمایا گین پر جب اس نے پیچھے پیری تو سکو بلایا تو فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دو نون آگ میں ہیں سلام ابو داؤد
اس کے راوی ہیں۔

(۳۲) **وَعَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كَانَ رَجُلٌ
كَيْفَ فَقَالَ لَهُ مَرَقْتُ مَالًا كَلَامًا وَالَّذِي كَلَّمَ اللَّهُ لَا هُوَ فَقَالَ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَلِكَ عَيْسَى
أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام
نے ایک چور کو چوری کرنے دیکھا تو اس سے فرمایا کیا تو نے چوری کی تو چور نے کہا کہ نہیں صاحب میں قسم کھاتا ہوں اس کی
جس کے سوا کوئی معبود نہیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور بیٹے اپنی آنکھ کو جھٹلایا شیطان نے
اس کے راوی ہیں۔ **ف** یعنی واقعی ایماندار چوری نہیں کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ جس فتن کے یہ سنو
میں۔ ایک وہ لوگ ہیں جو بدرون دیکھے بہت لگاتے ہیں اور غل چلاتے ہیں اور ایک ہاں لوگ ہیں کہ آنکھ سے دیکھ کر
یہی برنگان نہیں رہتے جب اس نے خدا کی قسم کھا کر چوری سے انکار کیا تو عیسیٰ علیہ السلام یہ بھی ہو گئی کثا ید اس مال میں

[illegible]

(۲۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا جُنَّةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا حَكِيمًا إِلَّا بِدُونِ الْحَقِّ الْخَالِدِينَ فِيهِ وَمَنْ يَرْمِ اللَّهَ غَيْرَ ذَلِكَ فَقَدْ أَفْوَكَ مَا كَانَ لِلَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَهُ عِلْمٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

(۲۵) وَعَنْ حَدِيثِهِ نَدَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُنْ أَحَدُكُمْ لِمَعَةٍ يَقُولُونَ أَنَا مَعَ النَّاسِ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنْتُ وَإِنْ أَسَاءُوا أَسَأْتُ وَلَكِنْ وَطِنُوا أَنْفُسَهُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تَحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا أَنْ تُجْتَنِبُوا إِيَّاهُمْ أَخْرَجَهُ الرَّحْمَنُ الْمَلِكُ الَّذِي لَا يُدْبِتُ مَعَ أَحَدٍ وَلَا عَلَى رَأْيٍ لِضَعْفِ دَلِيلِهِ ترجمہ حلیفہ سے روایت ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ ہو دو قوم میں کوئی امعہ یعنی جبکہ کہ میں لوگوں کے ساتھ ہوں اگر لوگ نیک کام کریں گے تو میں بھی نیک کام کروں گا ورنہ اگر بڑا کام کریں گے تو میں بھی کام کروں گا۔ لیکن اپنے تئیں ثابت رہو اگر لوگ اچھا کریں تو اچھا کرو اور اگر برا کریں تو انکی بُرائی سے الگ رہو۔ ترجمہ ذی اس کے راوی ہیں اس وہ شخص ہے جو کسی کے ساتھ ثابت نہ رہے بلکہ وہ کسی مشغل فکر پر بیٹھ کر اپنی رائے کے کمزور ہونیکے سبب یعنی جسکا کلمات پر یقین نہ نہیں ہے۔

(۲۶) **وَكُنْ** حَذِيقَتُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَحِبُّ الْمُسْلِمُ أَنْ يُدِيلَ نَفْسَهُ قَالُوا أَوَكَيْفَ يُدِيلُ نَفْسَهُ قَالَ يَتَغَرَّضُ لِلْبَلَاءِ مَا لَا يُطِيقُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ خلیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا انداز کے واسطے لائق نہیں کہ اپنے تئیں خوار کرے تو لوگوں نے کہا اور اپنے تئیں کس طرح خوار کرتا ہے فرمایا کہ بلا میں لا تہ اے جسکی شکوہ طاقت نہ ہو تو ندی اسکے راوی ہیں۔

(۲۷) **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ** أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى الْعَلِيِّ أَنِ الْيَوْمَ إِلَى كِتَابًا تَوْصِيئِي فِيهِ وَلَا تَكْثُرِي وَلَا كَثَبَتْ سَلَامَةً عَلَيْكَ أَمَا بَعْدَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالًا يَقُولُ مَنِ الْمَسَّ رِجْلُ اللَّهِ يَحْطِ النَّاسُ كَفَا كُ اللَّهُ تَعَالَى مُؤْتَةً النَّاسَ مِنَ الْمَسِّ رِجْلُ النَّاسِ يَحْطِ اللَّهُ وَكَفَا اللَّهُ تَعَالَى إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَخْرَجَهُ الزُّعْرِيُّ مَرَّجِمَةً مُعَاوِيَةَ عَنْ رِوَايَةِ أَبِي جَعْفَرٍ عَائِشَةَ كَوَلَّهَا كَمِيرِي طَرَفَ خَطِّ كَلْبُوكَ كَجَلُوكَ مِنْ مِصْرَ كَرَا وَبِئْتِ نَ لَكُنَا بِعَيْنِ طَلُوكَ كَرَا وَحَضْرَتُ عَائِشَةَ نَعَى مُعَاوِيَةَ كَوَلَّهَا كَجَلُوكَ سَلَامَ هُوَ بَعْدَ اسْكَبَاتِ بُونِ هِيَ كَمِيرِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَكَلَّمَ سَبَا فَرَاتِي هِيَ كَجَوْدِ الْكِسَامِي وَهُوَ نَدَى لَوُكُونَ كَغَضَبِي مِينِ تَوْخَا اسْكُوكُونَ كِي مَحْنَتِي سَعَى كَفَاتِي لَنَا هِيَ وَجَلُوكُونَ كِي رِضَامِي وَهُوَ نَدَى خَدَا كَغَضَبِي مِينِ تَوْخَا اسْكُوكُونَ كِي سَهَرِ دَرَا سَبِي عَيْنِي أَهْأَا ذَمُّهَا لِيَتَا

۷۔ حال یہ کہ جب کسی سے گناہ صادر ہو اور وہ چاہے کہ لوگ گیری پر وہ پوشی کرین تو وہ دوسروں سے بھی غصہ کرنا ہے اور ملک کے لئے

ہر چیز کی حقیقت جاننا یعنی جو چیزوں کا نفع و نقصان پہچانے کے تجربے سے وہ کامل حکیم ہوا ۱۲

خدا ہنگو دکھاو گا۔ شیخین اسکے راوی ہین۔ تہتہ یفلا پینے ہنگو فیضت کرے اور اُس کے چہرے عیون کو ظاہر کرے اور جو لوگون کے سماتھ ایسا کام کرے خدا ہی اُسکے ساتھ اسی طرح کرے گا۔ یعنی اُس کی ہتاک و گلا اور اُس کے عیون کو دنیا امد آخرت ہین لوگون کے آگے ظاہر کرے گا

(۱۱) وَعَنْ أَحَدِ رِجَالِي سَمِعَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحِمُ النَّاسَ لَا يَرْحُمُهُ اللَّهُ تَعَالَى أَخْرَجَهُ الزَّهَرِيُّ مَرْجُومًا خُدْرِي فِي رَوَايَتٍ بِسْمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَكُونُ بِرَحْمَتِكَ كَمَا أَنَّكَ تَقُولُ

[illegible]

(۱۳) **وَعَنْ** اَبِي سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْمَا فِي الرَّجُلِ نَجْوَاهُ وَوَجِبَتْ خَالَةُ اُمِّ رَحْمَةَ ابْنِ اَبُو اَدَاةُ الشَّخْخُ اَنَّهُ اَجْلُ وَانْهَكَ اَشَدُّ الْجَوْرِ وَالْمَرَدُّ اَنْ الشَّيْخُ يَخْرِجَ حِجْرًا شَدِيدًا وَيَخْرُجَ خَلْدٌ لَهُمْ يَقُوْنَهُ اَوْ يَخْرُجُ مِنْ يَدِهِ وَانْخَالَهُ الَّذِي كَانَ تَحْتَهُ خَاكَةً فَوَاذُكَ لَيْسَ فِي خَلْفٍ وَفَوْقِهِ
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلو اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدترین چیز جو مومین پر کھلے بے قرار کر دینا ہے اور ناموس بیدل کرنے والی ابوداؤد اس کے راوی ہیں شیخ کے منہ میں سخت کھل۔ اور بیخ سخت گہرائی کو کہتے ہیں اور مرد وہ ہے کہ اگر کھیل کے ماتھے سے کوئی پیسہ نکلا جائے تو بہت گہرا ہوتا ہے اور نہایت عمیق ہوتا ہے اور خال وہ ہے جس کا دل شدت خوف کے سبب ٹھکانے رہے۔

(۱۴) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ نَعًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ ضَامَ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ أَخْبَوْنَاهُ التِّرْمِذِيُّ تَرْجَمَهُ أَبُو بَكْرٍ صَدِّيقٌ عَنْهُ وَآيَاتُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَالَا كَمُلْعُونٌ عَنْ جَسَدِ سُلَيْمَانَ كَوْضَرٌ يَأْسُ عَنْ فَرِيضَةٍ كَوَضَرِي السَّكَاوِي هُنَّ -

[illegible]

۱۶۷ عن ابی نعیمؒ ان اصحابہ قالوا اے اہلِ دِخْلہ! وَ قَدْ حَدَّثَ نَحْمُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ اَوَّلَ مَا یُنْبِئُنِ مِنْ اَنْسَانٍ بَطْنُہٗ فَمَنْ اسْتَظَلَّہٗ اَنْ لَا یَدْخُلَ بَطْنُہٗ اِلَّا کَاطِبًا فَلَمَّ یَفْعَلْ اَمْوَجَہُ الْبُخَارِیُّ مُرْجَمٌ ہُوَ تَبِیۃٌ رَوٰیہُ کہ اُس کے ساتھیوں نے اُس کو کہا اور حالانکہ اس نے انکو حضرت کے حدیث بیان کی تھی کہ کہو وصیت کرو تو کہا کہ پہلے پہل آدمی کا بیٹ گندہ ہوتا ہے یعنی قبر میں سو جس سے ہم سے کہ اپنے

۲۶) **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ الْحَبِيَّةِ وَمَا بَيْنَ رَجُلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالدِّرِمِذِيُّ** ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھے ایسی بات کہے جس کی حد حبیہ و ما بین و ما بین و ما بین کے درمیان ہو میں اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔

(۷) **وَعَنْ** أَبِي بَرزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَكُونُوا كَالْغَنِيِّ وَالْبُخْلِيِّ وَفُرُوجِكُمْ مُضْلَاةٌ الْفَتَنِ أَخَوُجَةُ دَنِينَ **بُنْ** رَجُلٌ أَرَبْرَزَهُ رَوَاهُ الْإِسْلَامُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَكُونُوا كَالْغَنِيِّ وَالْبُخْلِيِّ وَفُرُوجِكُمْ مُضْلَاةٌ الْفَتَنِ أَخَوُجَةُ دَنِينَ

(۸) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَرَّ لِيَّ الرَّائِي حِينَ يُوْفَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَكْفِرُ السَّادِي حِينَ يَكْفِرُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرِبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ

[illegible]

(٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَانَ الرَّجُلُ فَوَجَّهَ مِنْهُ

فادۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مرد زنا کرنا ہے تو ایمان سے بچل جاتا ہے اور جہنمی کی طرح اسکے سر پر کپڑا رہتا ہے پھر جب نہ اسے الگ ہو تو اسکی طرف ایمان بہرانا ہی۔ بعد ازاں اور ترمذی، اسکر راوی ابن ابی نعیم نے بھی روایت کی ہے کہ کبھی تائب ایمان سے طرف اسلام کی۔

(١١) **وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَمَّعَ اللَّهُ تَعَالَى بِمَا كَانَ يَسْتُرُهُ وَمَنْ تَعَلَّكَ بِرَأْسِهِ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ أَخْرَجَهُ الْفَيْحَانِ مَمَّعَ بِفُلَانٍ إِذَا أَفْصَحَهُ وَأَظْهَرَ مِنْ عِيُونِهِ مَا كَانَ يَسْتُرُهُ وَمَنْ تَعَلَّكَ خِلَافَ النَّاسِ فَعَلَّ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ مِثْلَهُ أَيْ يَنْتَهِكُهُ وَيَكْنِيفُ عِيُونَهُ لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَرَّجَمٌ**

خدا کا پالنا میں فعل اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ایسا ہے کہ وہ دنیا کی ہر شے کو اپنے رحم و کرم میں لے کر لیتا ہے۔
جب نبیؐ نے فرمایا کہ جو لوگوں کو اسنامحمد خدا اسکونامیںگا اور جو دکھاوے

پیش میں بالکل اندھنمیری چیز داخل کرے تو چاہیے کہ پاکیزہ چیز کہاوی بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۷) اَوْ عَنْ ابْنِ كَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ جَدِّدٍ مِمَّنْ أَنْ يَجْعَلَ لِنَفْسِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا أَمَّا مَنْ خَرَّكَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطَعَهُ الرَّحِيمَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْقَوَيْمِيُّ رَحِمَهُ
ابوبکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی گناہ نیا جو اس کے فاعل کو دنیا میں جلد نہرا دیا وے اور آخرت میں ہی اسکے واسطے عذاب جمع رہے سرکشی اور قطع رحمی سے یعنی یہ گناہ اسلاف ہی ہے کہ پہر دنیا میں ہی عذاب نازل ہوا اور آخرت میں ہی ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۱۸) وَعَنْ عِمَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى لِي أَنَّ كَوَاضِعًا كَلَّمَ بَنِي أَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْقَهُ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجُمَةً عِمَاضِ بْنِ حِمَارٍ سَمِعَهُ يَقُولُ
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو حکم سچا ہے کہ کو واضح کرو بہانہ کہ کہ کو کوئی کسی پر شہرہ انہا کے اور کوئی کسی پر خبیثہ کے ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۱۹) و عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا قَرِيبٌ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ يَحْسُنُ مَتَانٍ وَفِي دِفَائِئِهِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌ وَلَا يَخِيلُ وَلَا مَنَانٌ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ تَرْجِمَهُ ابُو بَكْرٍ صَدِيقِ

(۲۰) وعن ابن عمر بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله قلوا أو تصدقوا أو البسوا يغنيوكم
لا سرف ولا تخيل أخرجه الشافعي وأخرجه البخاري في ترجمته باب ترجمه ابن عمرو بن عاص سے روایت ہو کر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہاؤ اور نہ خرچ کرو اور پہنو بدون اسراف اور تکبر کے سنائی اسکے راوی ہیں۔ اور بخاری نے
ترجمہ باب بیناس کو نکالا۔

(۲۱) **وَحْن** ابن عسکریں قال قيل يا رسول الله ان احدا نأجد في نفسه بغير من ينفق لكان يكون ختمه احب اليه من ان يحكمه الله فقال الله لا بد الحمد لله الذي دد كيدك الى الوسوسة اخوجه ابو داود ترجمه ابن عباس روایت ہے کہ کسی نے یا حضرت ہم میں سے کسی کے دل میں خیال آتا ہے کہ وہ کسی کو اہمہ مارتا ہے کہ البتہ ہوتا اسکا کوئی نیکو نزدیک بہتر پاس کے ساتھ کلام کرنے سے تو فرمایا اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف واسطے اللہ کے کہ اس کے کر کو وسوسہ کی طرف پہنچا ابو داود اس کے راوی ہیں۔ یعنی یہ شخص شیطان وسوسہ دے اسکا کوئی گناہ نہیں۔

[illegible]

[illegible]

(۲۴) وَكَانَ ابْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْكُمْ خَبَّيْطٌ أَمْرًا
عَلَّاقٌ وَبِهَا أَوْ عَبْدًا أَعْلَى سَيْدِهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّحْتَبِيُّ أَيْ أَفْسَكَ فَنَدَعَ تَرْجِمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رِوَايَتِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا بِمَا كَرِهُوا أَنْ يَكُونَ خَبَّيْطٌ أَمْرًا
بِهِكَ دَعَا عَبْدًا أَوْ عَبْدًا أَعْلَى سَيْدِهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّحْتَبِيُّ أَيْ أَفْسَكَ فَنَدَعَ تَرْجِمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رِوَايَتِهِ

(۲۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنبئكم فيسر إراكم ألد في يأكل وحمداً ويحليل عبدك ويمنع دفداً أخرجه دخرائاً ترجمہ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا نہ تلو ان میں تمکو جو تم میں بدتر ہے وہ جو تنہا کہاؤے اور اپنے غلام کو کوٹے مارے اور حاجت سے زیادہ مال کو روکے زمین اسکے راوی ہیں۔

الفصل الثالث في آفات اللسان

تیسری فصل

آفات زبان کے بیان میں

(۱) عَنْ أَخِي الْحُدَيْرِيِّ مَرْفُوعًا قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا اسْتَخَفَّتْ بِمَا لَلِلسَانِ فَقَوْلُ ابْنِ اللَّهِ تَعَالَى قَدْ بَانَ لَهَا غَضَبُكَ إِنِ اسْتَعْفَتِ اسْتَغْفَرْنَا وَإِنْ أَعْوَجَّتْ أَعْوَجْنَا أَخْبَرَنَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي تَرْجُمِهِ حَدَّثَنِي
سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب صبح کرتا ہے تو سب اعضا زبان کی روبرو و عاجزی کرتے ہیں کہتے ہیں کہ فدو اللہ سے بہار حق میں اس واسطے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سید ہی رہیگی تو ہم بھی سید و زنگار
اوساگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَحَنُ سَفِيَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرِ أَخْبَحَ بِهِ قَالَ قُلْتُ يَا سَفِيَّانُ حَدِّثْنِي بِأَمْرِ أَخْبَحَ بِهِ قَالَ قُلْتُ يَا سَفِيَّانُ حَدِّثْنِي بِأَمْرِ أَخْبَحَ بِهِ قَالَ قُلْتُ يَا سَفِيَّانُ حَدِّثْنِي بِأَمْرِ أَخْبَحَ بِهِ قَالَ قُلْتُ يَا سَفِيَّانُ حَدِّثْنِي بِأَمْرِ أَخْبَحَ بِهِ

فِي قَوْمٍ أَلَكُوا فِيهِمُ النُّوتَ وَلَا تَقْصُ قَوْمٌ إِلَيْكَ وَلَا يُغْنِيَنَّ إِلَّا فَطَحَ عَنْهُمْ الرِّدْفُ وَلَا حَكَّةٌ قَوْمٌ يُعَذِّبُهُمْ
فَنُكِّلُهُمُ الدَّامَ وَلَا خَيْرَ قَوْمٍ بِالْعَهْدِ إِلَّا سَلَطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوَّ وَأَخْرَجَهُ مَا لَكَ الْخَيْرُ الْعَدُوَّ وَتَقْصُ الْعَهْدِ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جس قوم میں خیانت ظاہر ہو خدا ان کے دل میں دشمن کا رعب الدیتا ہے اور جن لوگوں میں
حرام کاری پہل جاوے ان میں موت بہت ہو جاتی ہے اور جو لوگ لب تول میں کمی کرتے ہیں یعنی کم ہاتھ تولتے ہیں ان
روزی بند ہو جاتی ہے اور جو لوگ ناحق حکم کرتے ہیں ان میں خور بڑی پہنچتی ہے اور جو لوگ عہد و پیمان توڑتے ہیں ان
اللہ دشمن غالب کرتا ہے مالک اس کے ملائی ہیں

(۲۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ لَنَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى كَذِبَةُ مُلْحَدٍ
فِي الْحَرَمِ وَمَنْبَغُ فِي الْأَسْلَامِ سُنَّةُ أَجْلِيَّةٍ وَمَطْلَبُ مَا مَرَّ بِعَدِيٍّ حَقٍّ لِيهِ حَقٌّ دَمَهُ أَخْرَجَهُ الْخَارِجِيُّ إِلَى
الْمَالِ مَعْنَى الْحَدِّ فِي الْحَرَمِ إِذَا ظَلَمَ فِيهِ وَتَعَدَّى تَرْجِمُهُ اِدْرَابِ بْنِ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلَّوْهُمُ لَمْ يَفْرَأَا كَسَبَ لَوْ كُنْ يَزِيدُهُ تَرْجِمُهُ خَدَّكَ زَيْدُكَ بِنِ شَخْصٍ هُنَّ اِلْكُ حَرَمُ كَلِي مِّنْ بَيْنِ كَجَرَوِي كَرِيْوَالَا بِنِيْ
جَالِ طِنِيْ وَالَادُوسَرِ اِدْرَابِ اِسْلَامِ مِّنْ كَفَرِي رَاهِ رَسْمِ طَلَبِ كَرِيْوَالَا تَيْسَرَانَا حَقِّ كَسِيْ شَخْرُ كَاخُونِ جَلَبَنِي وَالَانَا كَرَسْ كَاخُونِ
بِجَلَدِي اُنْسِ كِي رَاوِي هُنَّ - تَحَد - دِهْ هِيْ جَوْ حَقِّ سَ بَاطِلِ كِي طَرَفِ جِي كِنِي وَالَا هُوَادِ كَرِيْوَالَا مِّنْ بَيْنِ مِيْ هِيْ كِي اُنْسِ مِّنْ ظَلَمِ اِدْرَعِي
كَرِي - ف اِعْرَمِ مِّنْ كَجَرَوِي كَرِيْ بِنِيْ وَهْ كَامِ كَرِيْوَالَا حَرَمِ مِّنْ جِيْ قَلِ اِلْزَانِيْ كَرِيْوَالَا كَرِيْوَالَا مِّنْ سَبْ كِنَا مَرُو
مِنِ كِي جِيْ عِبَادَتِ كَامِ مِّنْ دُونَا ثَوَابِ اِيْ سِيْ هِيْ كِنَا كَا هِيْ دُونَا عَذَابِ اِسْ دَا سَطِ كِي حَضُورِ مِّنْ بِنِيْ دَابِي
بہت بُری ہے۔

(۲۸) وَعَنْهُ الْخَيْرُ مَنْذَرٌ وَكَتَبَ إِلَيْهِمْ مَعَاوِيَةُ أَنْ أَلْتَمَسَ إِلَى يَتَنَعَى سَعْدَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلَّهُ وَكَلَّمَ الْكَلِمَةَ سَمِعَتْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَرِهَ أَلْتَمَسَ لَنَا قِيلَ وَقَالَ قَرِصَتْهُ لَنَا
وَكَثْرَةُ الشُّوَالِ أَخْرَجَهُ الشُّعْبَانِ وَأَبُو دَاوُدَ وَتَرْجِمُهُ مَغِيرَةَ سَ رَوَيْتُ عَنْ اِدْرَابِ اِحَالَا كَمَعَاوِيَةَ اِسْ كُو كَلَا كَمِيْ طَرَفِ
كِي جِيْزِيْ بِنِيْ كُوِيْ صَدِثْ كَلَا جَوْ تَرْسُولِ اِلْدِ صَلَّى اِلْدِ عَلَيْهِ اَلْوَسْمُ سَ سَنِيْ هِيْ تُو مَغِيرَةَ اِسْ كِي طَرَفِ كَلَا كَمِيْ مِّنْ
حَضْرَتِ كِنَا كَرِيْوَالَا تِيْ جِيْ كِي مَقَرِ خَدَّ تِيْ تِهَارِ سَ دَا سَطِ تِيْنِ كِيْزِيْ مِّنْ كَرُوْهِيْ مِّنْ اَوَّلِ قِيْلِ قَالِ بِنِيْ بِيْغَا مَرُو
بَا تِيْنِ كَرِيْوَالَا دُوسَرِ كِيْ مَوْقِعِ مَالِ كُو صَالِحِ كَرِيْوَالَا جِيْ نَا جِيْ رَنُكِ اَتَشِ بَا زِيْ عِمَارَتِ وَغِيْرِهِ بِيْ حَاجَتِ بَا تُونِ مِّنْ مَالِ كُو
بَرَا دُ كِنَا تِيْ سَ بِيْ اَحْتِيْلِجِ بِيْ سَوَالِ كَرِيْوَالَا حَقِّ بَا تِيْنِ اِدْرَابِ حَاجَتِ مَسْأَلِ بُو جِنَا شِيْخِيْنِ اِدْرَابِ دَاوُدِ كِي رَاوِيْ بَرِ
(۲۹) وَعَنْهُ اَيِّنْ اَنَّهُ قَالَ اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا لَا فِيْ اَعْيُنِنَا اَدَقُّ مِّنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَاطِلَ عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَوْعِدَاتِ أَخْرَجَهُ الْخَارِجِيُّ - اَلْمَوْعِدَاتُ الْمَوْعِدَاتُ تَرْجِمُهُ اِنْسِ سَ رَوَيْتُ عَنْ كَلَا
قَمِ اِلْبَنِيْ عَمَلِ كَرِيْ هُوَ جُو تِهَارِيْ اَنَّهُ مِّنْ مِّنْ بَالِ سَ بَا رِيْكَ تَرِيْ مِّنْ هَمِ اَنَّهُ حَضْرَتِ كِيْ زَلِ مِّنْ لِّلَا كَرِيْ وَالِيْ جِيْزِيْوَالَا
سَ مَنِيْ تِيْ جَارِيْ اِسْ كِي رَاوِيْ هُنَّ -

(۳۰) وَعَنْهُ وَانَا لَمِنَ الْأَسْفَحِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّطُوهُمُ الشَّامَةَ بِأَخْيَكِ
جَعَلَتْهُ اللَّهُ تَعَالَى وَبَيْنَكُمُ أَخْرَجَهُ اَلْزُرْدِيُّ تَرْجِمُهُ وَانَا بِنِ اِسْفَحِ سَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلَّوْهُمُ لَمْ يَفْرَأَا كَسَبَ لَوْ كُنْ يَزِيدُهُ تَرْجِمُهُ خَدَّكَ زَيْدُكَ بِنِ شَخْصٍ هُنَّ اِلْكُ حَرَمُ كَلِي مِّنْ بَيْنِ كَجَرَوِي كَرِيْوَالَا بِنِيْ
جَالِ طِنِيْ وَالَادُوسَرِ اِدْرَابِ اِسْلَامِ مِّنْ كَفَرِي رَاهِ رَسْمِ طَلَبِ كَرِيْوَالَا تَيْسَرَانَا حَقِّ كَسِيْ شَخْرُ كَاخُونِ جَلَبَنِي وَالَانَا كَرَسْ كَاخُونِ
بِجَلَدِي اُنْسِ كِي رَاوِيْ هُنَّ - تَحَد - دِهْ هِيْ جَوْ حَقِّ سَ بَاطِلِ كِي طَرَفِ جِي كِنِيْ وَالَا هُوَادِ كَرِيْوَالَا مِّنْ بَيْنِ مِيْ هِيْ كِي اُنْسِ مِّنْ ظَلَمِ اِدْرَعِي
كَرِي - ف اِعْرَمِ مِّنْ كَجَرَوِي كَرِيْ بِنِيْ وَهْ كَامِ كَرِيْوَالَا حَرَمِ مِّنْ جِيْ قَلِ اِلْزَانِيْ كَرِيْوَالَا كَرِيْوَالَا مِّنْ سَبْ كِنَا مَرُو
مِنِ كِي جِيْ عِبَادَتِ كَامِ مِّنْ دُونَا ثَوَابِ اِيْ سِيْ هِيْ كِنَا كَا هِيْ دُونَا عَذَابِ اِسْ دَا سَطِ كِي حَضُورِ مِّنْ بِنِيْ دَابِي
بہت بُری ہے۔

کہ انکو بھی بن سعید سے یہ حدیث پہنچی کہ پیسے علیہ السلام راہ میں ایک سو روپہ گزرے تو اس سے کہا کہ گدے جا سلاتی ہے تو کسی نے اُسے کہا کہ تو کہتا ہے میرے خنزیر سے کہا میں ڈرنا نہیں کہ اپنی زبان کو بد گوئی کی عادت ڈالوں۔

(۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَلَغَ عَنِ الرَّجُلِ نَفْسًا لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ وَلَكِنْ يَقُولُ مَا بَالُ أَفَوَ اِمَّ يَقُولُونَ كَذًا أَمْ لَكَ إِحْسَابَةٌ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کا دستہ تھا کہ جب ایک کو کسی مرد کی کچھ بڑی خیر پہنچتی تو نہ فرماتے کہ کیا حال ہے فلاں لیکن یوں فرماتے کہ کیا حال ہے اُن کو گون کاجو ایسا ایسا کہتے ہیں ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

۲۰، وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْلُمُوا الْكَلَامَ فَإِنَّ كَثْرَتَهُ الْكَلَامَ يَغْيِرُ ذِكْرَ اللَّهِ تَعَالَى قَسْوَهُ الْقَلْبُ إِذَا بَعَدَ النَّاسُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى الْقَائِلُ لِقَلْبٍ خَرَجَهُ الزَّمَانُ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ کلام کیا کرو بدون ذکر اللہ کے سو اکل کلمت کلام کرنا بدون ذکر اللہ کے سیاہی دل کا سبب ہے اور سیاہ لوگوں میں زیادہ تردد اور اللہ سے بیاہ دل اللہ ہے

۲۱، وَعَنْ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ فِي أَمْتٍ مِنْ أُمَّرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَكُنْ كَوَيْهَاتِ الْخَمْرِ بِالْأَحْيَاءِ الطَّعْنُ فِي الْأَنْثَى أَوْ بِالنِّسْبِ وَالنِّسَابِ وَقَالَ النَّسَابَةُ إِذَا لَمْ تَتَّبِ قَبْلَهُ وَنَهَانَا فَمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سَوَابٌ مَنْ قَطَرَ مِنْ عَدُوٍّ مِنْ جَدِّ خَرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابومالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار خصلتیں میری امت میں زمانہ کفر کی رسمیں ہیں کہ ان کو چھوڑیے نہیں ایک تو فخر کرنا اپنے خاندان پر وہ ہنسی عیب لگانا لوگوں کی ذاتوں میں ہنسی مینہ مانگنا ستاروں سے یعنی مینہ کو تاروں کی تاثیر سے سمجھنا جو یہی نوحہ کرنا یعنی مرد کی خیمیاں کرنا اور فرمایا کہ اگر نوحہ کرینو الی عورت مرد سے پہلے تو بہ نکرے تو قیامت کے دن کٹری کی جاوے گی اور حالانکہ سب پر یہاں گندک کا ہو گا اور کرتا مال کا مسلم اسکے راوی ہیں۔ فانی تحقیقت یہ کفر کی رسمیں اس امت میں جاری ہیں تمام عوام اعتقاد و نجوم اور نوحہ گری میں مبتلا ہیں اور خاندان پر فخر کرنا اور لوگوں کی ذاتوں میں طعنہ کرنا تو اکثر خواص میں بھی موجود ہے خدا پناہ میں رکھے۔

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

۱۶) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ دُنْتُ مَحْصَانٌ كَلَّهْ أَوْ صُمْتُهْ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَكْرَهَ التَّحْكِيمَةَ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ تَوَمُّعٍ أَوْ قَدَرَةٍ أَخْرَجَهُ أَبُو ذَاوَدَ وَالتَّحْكِيمَةُ تَرْجُمَةُ ابوبکرہ نہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی یون نہ کہے کہ میں تمام محصان کھراڑ لیجئے عجباً میں یا میں نے اسکا روزہ رکھا کہا سو میں نہیں جانتا کہ اپنے خنین پاک کرنے کو کمر وہ جانا یا فرمایا کہ سونا اور لیٹنا ہی ضرور ہے۔ ابو ذر و انسانی اس کے ماوی ہیں۔

[illegible]

(۱۸) وَعَنْ عَلِيٍّ أَلَّا يَكْفِيَ بَنِي سَعْدٍ بَانَ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بَنِي عَدْنٍ عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ أَتَيْدُ بِسَلَامٍ فَقِيلَ لَهُ يَقُولُ هَذَا الْحَزْنُ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَعُوذَ لِي فِي النَّطْقِ بِالسَّوَةِ تَرْجُمَهُ مَا كَسَرُوا

(۹) وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من أكل طعاماً من غير أن يقول الحمد لله ما أكله قال قال
تعالى له كذا كذا لا أكله فخرج من الوجوه فأمروهم ما لم يذكروا في جوارحه فبقي هو أول من أكل طعاماً من غير أن يحمده من غير
الجماعة فإن موضع الرقيم من أسنانه فماد وهو من رتب لنفسه يدنيه على فمك ويقل هم أكلوا قالوا لا يكون
الشراب على الخبز ترجمه ابن عباس کہ حضرت رسول اللہ علیہ السلام نے ایک گدھا دے ہوئے چہرے
چکھا کہ پیر کا کیا اور کہا تم بے اسکی مین اُسکو نہیں دغا اگر چہرے کی نہایت کھلی پیر مین یعنی پاس کونون کے
اور حکم کیا اپنے گدھے کا سوا اس کی دوبر کے دونوں طرف بردا غا گیا یسلم اس کے راوی ہیں۔ جامع مان جگہ و رقمون
کی ہے گدھے کی دوبر سے اور وہ جگہ ہے جہاں گھوڑا اپنی رانوں پر اپنے دم کو مارتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ کوئلہ
کے دونوں طرف مین جو رانوں سے اونچے ہیں۔

[illegible]

(۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِذَا اسْتَجَمَّ اللَّيْلُ أَوْ كَانَ شَحْوُ اللَّيْلِ فَكُلُوا حَسْبًا ثُمَّ
فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْقُصُ رُجَيْنِيذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ تَخْلُوهُمْ وَاعْلِقُوا بَابَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَاطْلُقُوا مَضْجَعَكُمْ
وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَأَوَّلُ سِقَاءِكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَيْرُ إِذَا دَكَّ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا أَنْ تُعْرِضَ عَلَيْكُمْ شَيْئًا فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ
لَا يَفْتَحُونَ أَبَابًا مَخْلُوفًا وَأَطْفَحُوا الْمَصْرُوعَ فَإِنَّ الْفُؤَادَ لَيَفْقَهُ رَبَّكَ جَزَيْتَ لَقَبَيْكَ فَاحْرِقْتَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَخْرَجَتْهُ السَّيِّئَةُ
إِلَى الشَّيْءِ فَحُجِّمِ اللَّيْلَ فَبَالَ طَلَامِهِ وَقِيلَ نِيْلُهُ ظِلْمُهُ وَالْوَكَاةُ خَبْطُ كَشْدِيدِهِ الْإِسْرَاعُ وَتَحْيَى هَذَا التَّحْمِيدُ الْفُؤَادُ
ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات اندھیری ہو یعنی بعد شام کے تو اپنے لاکڑ
کو بند کر ہو یعنی نہ کو گاہے نکلے نہ دو اس واسطے کہ اس وقت جن بہت پیل جانے ہیں پھر عشاء سے ایک کھڑی گزرجلے پھر
جلے انکو چوڑو اور خدا کا نام لیکر اپنا دروازہ بند کیا کر و اور خدا کے نام سے اپنا چراغ بجھایا کر و اور خدا کا نام لیکر اپنی مشک کا
منہ باندھا کر و اور خدا کے نام سے اپنا برتن ڈھانکا کر و اگرچہ تو اس پر کوئی چیز آڑ رکھے اس واسطے کہ شیطان بند کیے ہو و در و اگر
کو نہیں کہوتا اور سوتے وقت چراغ کو بجھایا کر و اس واسطے کہ بہت وقت چوہا جتی کو کینچ لیتا ہے اور گہرا لون کو جلا دیتا
ہے سو انسان کے چہرے کے راوی ہیں تیجہ دلیل یعنی اس کے اندر میرے کا آنا اور بعضوں نے کہا کہ ہکا سخت اندھیرا
اور و کا نہ لگا ہے جس سے بکمال غیرہ کو باندھا جاتا ہے۔

[illegible]

وَبَيْنَهُمَا شَرْحٌ أَبُودَاوُدَ الْبَيْهَقِيُّ أَنَّ بَيْهَقِيًّا تَجَاوَزَ مِنْ رَجُلٍ سَلْعَةً يَتَمَنَّى مَعْلُومٌ ثُمَّ يَشْتَرِيهَا مِنْهُ بِأَقْلٍ مِنَ الثَّغِيرِ
الَّذِي يَأْتِيهِ بِهَا مَا كُنْتُ أَلْفَقَهَا عَلَى جَنْبِهَا مَعَ الْكِرَاهَةِ وَتَوَيْتُ عَيْنَهُ يَحْصُلُ التَّقْدِيرُ لِصَاحِبِ الْبَيْهَقِيِّ لَكَ
أَشْتَقُ قِيَامَ الْعَيْنِ فَهِيَ التَّقْدِيرُ الْخَاصُّ بِتَرْجُمَةِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ رُوَيْتٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُؤْيَا
كَهَبِ نَمِ الْبَيْهَقِيِّ بَيْهَقِيٍّ وَادْرِيْلُونِ كِي دَوْمِ بِرُوَيْتٍ بِرَاضِي هُوَ جَاوَادُ جَوَادُ وَدَوْتُمْ بِرُؤْيَا كُوْغَالِبِ كَرِي كَا
بِهَقْمُكَ سَيِّدُ بَيْهَقِيٍّ كَا بِهَانُكَ كَا تَمِ بِسَنَةِ دِينِ كِي طَرَفِ بِرُوَيْتٍ وَادْرِيْلُونِ كِي دَوْمِ بِرُوَيْتٍ بِرَاضِي هُوَ جَاوَادُ جَوَادُ وَدَوْتُمْ بِرُؤْيَا كُوْغَالِبِ كَرِي كَا
مَرِي كَا تَاهُ كِي بِسَنَةِ بَيْهَقِيٍّ بِرُوَيْتٍ بِرَاضِي هُوَ جَاوَادُ جَوَادُ وَدَوْتُمْ بِرُؤْيَا كُوْغَالِبِ كَرِي كَا
اور اکثر فقہاء کے نزدیک جائز ہے ساتھ کہ اس کے اقسام رکھا گیا عینہ واسطے حصول نقد کے واسطے صاحب عینہ کو اس
واسطے کہ وہ متفق ہے عین سے اور عین موجود نقد کہتے ہیں۔

(۱۹) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَةً وَشَبِيهَا مِنْ آلِهِ الْخُرَيْشِيُّ فَقَالَ لَا يَدْخُلُ
هَذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا ادَّخَلَهُ اللَّهُ إِلَيْنَا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالْعَقَبِيُّ أَنَّ أَهْلَ الْخُرَيْشِ تَنَالَهُمُ الذِّكْرُ لِأَيُّهَا الْكَبِيرُ
بِهِ مِنْ أَكْثَرِ الْأَعْيَادِ وَنَحْوِهَا تَرْجُمَةُ ابْنِ عَمْرِو بْنِ رُوَيْتٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُؤْيَا
اسباب دیکھا سو فرمایا کہ نہیں داخل ہوتا ہے یہ سب بابت کبھی کسی قوم کے گھر میں مگر اگر اس قوم میں ذلت اور غلامی نظر
کرتا ہے بخاری اسکے راوی ہیں۔ اور معنی اس حدیث کریہ ہیں کہ جو لوگ کبیتی میں مشغول ہو مودہ بینک فی سبیل اور بیعہ ہوئے
کہ حاکم ان سے محمول اور غیر مطلب کرتا ہے اور مارا ہے اور ہزار طرح سے ذلیل و خوار کرتا ہے۔

(۲۰) وَعَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَثِيرٍ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجَاسِ
بِالنَّبَاغِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كَلَّيْنِ جَاءَا عِنْدَ يَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالدَّرِمِذِيُّ تَرْجُمَةُ
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ لکھا ایران کے بادشاہ کو اور روم کے بادشاہ کو
اور بخاشی کو اسی بخاشی وہ نہیں جس کا جنازہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا تھا اور طرف ہر ظالم معاند کے ان کو خدا کی
طرف بلاتے تھے یعنی سلام کی طرف کہ مسلمان ہو جائیں مسلم و ترندی اسکے راوی ہیں۔

(۲۱) وَعَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَثِيرٍ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجَاسِ
عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ أَنَّ كَلَّيْنِ جَاءَا عِنْدَ يَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالدَّرِمِذِيُّ تَرْجُمَةُ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا نامہ ایران کے بادشاہ کی طرف بھیجا پر جب اسے لکھو پڑھا تو اسکو بہاڑ ڈالا تو حضرت
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے حق میں بدعا کی کہ کڑے کڑے کو جاوین کے ہر طرح سے پارہ پارہ کیا جانا بخاری اس کے
راوی ہیں ف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بدعا کی یہ تاثیر ہوئی کہ اس کے بیٹے نے اسکا پیٹ بہاڑ ڈالا یہاں تک
کہ اسکی سلطنت نیست نابود ہوئی۔

(۲۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَكِبَ لَيْثُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ
تَحْتَ قَطِيفَةٍ مَدَّ كَرِيَةً وَأَرَادَ أَنْ يَجْعَلَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَيْتِهَا مُحَادِثٌ بَنِي أَخْذَرِجٍ قَتَلَ وَقَعَتْ
بَيْدٌ فَسَلَّاحَتُهُ مَرَّ بِجَلِيسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَكْلِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ وَأَرَادَ أَنْ يَجْلِسَ أَخْلَا
مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُتَرَكِّينَ عَبْدَةَ الْأَوْثَانَ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَ الْخَلِيفَ
عَاجَاةَ الدَّاءِ بَخَعَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنَ أَبِي أَنْفَرَةَ إِذْ هُوَ نَسَمٌ قَالَ لَا تُغَيِّرُوا عَلَيَّ نَاسَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو وہ کہہ کر ملا ہے میں ابو داؤد اس کے راوی ہیں شمر و جہول بنی جانی ہے کہ جو رکے چٹے سے ۔

(۱۳۱) **وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَخْبَرْتُ بَيْنْتُ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهَا مِنَ الذِّكْلِ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَكُمْ مَقَالٌ لَنْ هَذِهِ النَّارُ عَدُوٌّ لَكُمْ فَادُّوا نَفْسَكُمْ فَاطْفِقُوا هَا عِنْدَكُمْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ تَرْجِمَهُ أَبُو مُوسَى عَنْ رِوَايَتِ**
ہے کہا کہ مدینے میں مات کو ایک گہر چل گیا تو حضرت کو اس کے حال سے خبر مل تو فرمایا کہ مقررہ آگ تمہاری دشمن ہے جو ہر چہ
تم سوئیر کا ارادہ کرو تو سو کو بچا دیا کرو و شیخیل کے راوی ہیں ۔

(۱۳۲) **وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ**
قَالَ لَهُ قَالَهُ أَفَلَا تَخْرُجُ بَعْدَ هَذِهِ الرَّجُلِ فَإِنَّ لِلَّهِ دَوَابَّ يَلْبِثُ فِي الْأَرْضِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ
ترجمہ علی بن عمر ابن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تم نکلا کرو بعد تم جانے پاؤں کے ہر
واسطے کہ خدا کی مخلوق جانور ہیں کہ انکو اس وقت بھیجا ہے ۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں ۔

(۱۳۵) **وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَلْدِجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ وَهِيَ بِيَاذُونَ النَّحْلِ**
فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا شَيْئًا كَذَا فَتَمَنَّا فَقَالَ تَعْلَمُونَ لَوْ لَمْ تَصْنَعُوا لَكُنْ خَيْرًا فَتَرَكُواهُ فَتَضَعْتُمْ قَدْرَكَ لَهُ
ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ كَمَا بَشَرُكُمْ مِنْكُمْ أَنْزِلْ بَيْنَكُمْ هَذَا وَادُّوا أَمْرًا لَكُمْ يَشْكِي مِنْ دَأْوِي فَإِنَّمَا بَشَرٌ كَمَا
مُسْلِمٌ قَالُوا بَلَى النَّحْلُ يَلْقِيهِمْ وَأَصْلًا حُلْمًا تَصْنَعُونَ لَتَجْعَلَهُ حِمَاً لَكُمْ إِذَا أَلْقَيْتُمْ مِنْ أَفْوَةٍ يَهَاتُ تَرْجِمَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں انشرف رہے حالانکہ مدینہ والے کجور کے درختوں کو
چونکہ کیا کرتے تھے فرمایا کیا کرتے ہو انہوں نے کہا وہ چیز کہ ہم کیا کرتے تھے فرمایا اگر شاید تم نہ سکو نہ کرو تو بہتر ہو تو لوگوں
نے پیوند کرنا چھوڑ دیا تو کچھ پیدا نہ ہوئی تو یہ حال آپ کے ذکر ہوا تو فرمایا کہ میں ہی آخر آدمی ہوں جس میں نکو دین کی کچھ
بات بتلاؤں تو ان پر عمل کیا کرواد جب میں تمکو اپنے عقل سے دنیا کی کچھ صلاح بتلاؤں تو میں ہی آخر آدمی ہوں جس میں
اس کے راوی ہیں ۔ چونکہ نا کجور کا یہ ہے کہ نہ کجور کی بالی مادہ کجور میں رکھتے ہیں تاکہ پہل لاوے اور کہتے ہیں ۔
نفضت الشجرۃ جبکہ درخت کسی آفت کے سبب میوہ گرا دیوے ۔

(۱۳۶) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ حِمَاً مِنَ الذِّكْلِ...**
فَلْيَسْلُوا اللَّهَ مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّهَا آتٍ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَبِيَّكُمْ يَخْبَرُكُمْ فَعَوِّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا آتٍ
شَيْطَانًا أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الْأَسْبَاطِيِّ تَرْجِمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رِوَايَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فرمایا
کہ جب تم مرغ کی آواز سنے تو اللہ سے دعا کہ فضل ملو اس واسطے کہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو
تو خدا کی پناہ مانگو شیطان اس واسطے کہ اسے شیطان دیکھا ہے ۔ باجون اس کے راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔

(۱۳۷) **وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ نَبَاً مِنَ الْكَلَابِ نَبِيَّكُمْ يَخْبَرُكُمْ**
بِالْبَلَاءِ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجِمَهُ جَابِرٌ عَنْ رِوَايَتِ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم رات کو کتے اور گدھے کی آواز سنے تو خدا کی پناہ مانگو شیطان
اس واسطے کہ وہ دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے یعنی شیطان کو دیکھتے ہیں ابو داؤد اس کے راوی ہیں ۔

(۱۳۸) **وَعَنْ ابْنِ حَكَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالْعَيْنِ نَبَاً وَتَعَدُّكُمْ**
أَذْكَابَ الْبَقَرِ وَنَحْبُكُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمْ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ دَلَالًا لَا يَزِدُّكُمْ عِنْدَكُمْ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى

دوسرے پہلے پڑھیں اور سچے کہیں سو ہیٹھ لکھو حضرت جب کہ لکھتے رہے یہاں تک کہ چپ ہوئے پھر حضرت سوار ہو کر چلے یہاں تک کہ سعد پر داخل ہوئے تو حضرت نے فرمایا کیا کہ نہیں سنا جو ابو حباب بنو عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے کہا سعد نے پوچھا کہ اس نے کیا کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ایسا کہا ہے تو سعد نے کہا یا رسول اللہ اس سے معاف اور مگدر کیجئے سو قسم ہے اس کی جس نے آپ پر کتاب اناری البتہ دیا ہو اللہ آپ کو دین حق جو آپ پر اتارا اور البتہ اتفاق کیا تھا اس شہر والوں نے کہ اسکو تاج پہنائیں اور سرداری کی بگڑی بندھائیں پھر جب نکلا کیا خدا نے اس سے سبب اس حق دین کے کہ پکود یا تو اس سے اسکو جسد ہو ایس ہی سبب ہے جس نے اس سے کام کر دیا جو آپ نے پکھا تو حضرت نے اس سے معاف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور آپ کے اصحاب کا دستور تھا کہ مشرکین اور اہل کتاب کو معاف کرنے سے تہہ جیسے خدا نے انکو حکم دیا اور خلیفہ پر صبر کرنے سے خدا نے فرمایا البتہ تم سونگے ان لوگوں سے کہ دیئے گئے کتاب پہلے تم سے اور مشرکوں سے خلیفہ پہلے اگر تم صبر کرو اور ڈرو تو یہ بڑے ہلکے کاموں کے ہے اور خدا نے فرمایا کہ دوست کہتے ہیں بہت اہل کتاب کہ کاشن ہیر دیوین لکھو بعد ایمان تمہارے کہ کافر یعنی تم کو ایمان سے پھر کر کافر کر دیں واسطے حسد کرنے کے اپنے نزدیک سے بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکا انکو حق یعنی دین سچا سو معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک لاوے اللہ حکم اپنا یعنی وعدہ عذاب کا یا قیامت اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاف کرنے میں خدا کے حکم پر عمل کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کو ان سے لڑنے کا حکم ہوا پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ شروع کیا اور خدا نے قریش کے سرداروں میں سے نسل کیا جو نسل کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب فوجیہ اور باغیعت ملے اس حال میں کہ آپ کے ساتھ قریش کے سرداروں سے قیدی تھے ذابن ابی ابن سلول اور اس کے ساتھ واسے مشرک بت پرستوں نے کہا کہ یہ دین غالب ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سلام پر بیعت کرو تو وہ سلمان ہو کر شیعین اسکے راوی ہیں یہ تہتا ڈروں کہا جاتا ہے تار القوم لخصام جبکہ لوگ لڑنے کو اچھلین جلدی سے واسطے فتنہ فساد کرنے کے اور تار اس سے تقا علوا ہے یعنی بھڑکے انکو تہہ اور چپا کرتے تھے اور مجبوریہ نصیخہ کی ہے اور بھڑکے کہتے ہیں شہر کو اور مراد اس سے یہ مشرک ہی شرق یعنی اسکا گلا گھونٹا گیا جو صبیبت انکو یار کے فوت ہو کر سے ہوئی اسکو گلا گھٹنے کے ساتھ تشبیری اور صنادید کے معنی میں رئیس اور سردار بہادر اور دبا امر قد تو جہ یعنی دین مضبوط اور مستحکم ہو گیا ہے اسکے دور کرنے کی اب کچھ امید نہیں ہے۔

۱۳۳ وَاَمَّا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ وَقَدْ اَلْفَدْتُ اَمْرًا مِنْ مَعْدٍ يَكْرِبُ وَغَمْرُؤُنَ الْاَسْوَدَ وَرَجُلًا مِنْ بَنِي اَسَدٍ مِنْ اَهْلِ قَلْبِيرٍ اِلَى مَعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ مَعَاوِيَةُ يَلْفِدُ اَمْرًا عَلِيَّتَانِ الْاَحْسَنُ بْنُ عَلِيٍّ لَوْ فِي فَرَجِ الْمَقْدَامِ فَقَالَ لَمَّا لَدَى اَنْعَدْتُهُمَا مَوْصِيَةً فَقَالَ الْمَقْدَامُ وَلَيْمَ لَا اَنْهَامُ مَصِيْبَةٌ وَقَدْ وَضَعَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبْرٍ فَقَالَ هَذَا اَمْرِي وَحَسْبُكَ مِنْ عَلِيٍّ فَقَالَ الْاَسْوَدُ حَبْرَةٌ اَطْفَاها اللّٰهُ تَعَالَى فَقَالَ الْمَقْدَامُ اَمَّا اَنَا فَاَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى اُغِيْطَكَ فَاَمِيْعَكَ مَا تَكْرَهُ لَنْتُ فَاَلَا مَعَاوِيَةَ اِنْ اَنَا صَدَقْتُ فَصِدِّقْ وَاِنْ اَنَا كَذَبْتُ فَكَلِّمْ بَنِي فَقَالَ اَنْتُمْ نَقَالَ اَنْتُمْ لَنْ يَاللّٰهُ هَلْ يَسْمَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهْيٌ عَنْ لُبْلُبٍ لَدَى هَيْبٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتُمْ لَنْ يَاللّٰهُ هَلْ تَعْلَمُ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهْيٌ عَنْ لُبْلُبٍ حَبْرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتُمْ لَنْ يَاللّٰهُ هَلْ تَعْلَمُ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهْيٌ عَنْ لُبْلُبٍ حَبْرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلْمَقْدَامُ قَوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ سَأَيْتُ هَذَا اَكْلَهُ فِي بَيْتِكَ يَا مَعَاوِيَةُ فَقَالَ مَعَاوِيَةُ قَدْ اَمْلَيْتُ اَقِي لَكَ اَنْجُوْ مِيْلَكَ يَلْفِدُ

عَلَيْهِمْ تَوَدَّعَتْ وَقَالَ قَدْ عَاطَمُوا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَكَفَرُوا بِأَعْلَانِهِمْ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ لَأَكْبَرُ
 مِمَّا تَقُولُونَ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْخَذُ بِهِنَّ فِي تَحَابُّسِهِمْ وَأَرْجِعْهُ إِلَى دَعْوَتِكَ فَمِنْ جَاءَكَ فَاقْضُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ دَوَّاحٍ
 بَلْ يَأْتِي سَوَّلَ اللَّهُ فَاعْتَنَاهُ فِي تَحَابُّسِهِمْ فَإِنَّا نَحْبُتُ ذَلِكَ فَاسْتَبَدَّ الشُّلُوكُ وَالتُّشْرُوكُونَ وَابْتِهَوْهُ حَتَّى كَادُوا
 يَكْتَنُزُونَ فَمَكَرَ يَزَلْ حَكَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَلَكُوا أَمْرَ رَكِيبٍ وَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ فَقَالَ صَلِّ
 اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ أَمَرَ كُتْمَةَ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حَبَابٍ بِدُعَاكَ لِلدِّينِ ابْنِ أَبِي بَنْ سَلُولٍ قَالَ وَمَا قَالَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
 سَعْدٌ أَعَفْتُ عَنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِي نَزَّلَ فِي الْقُرْآنِ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَكَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي
 أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَلَقَدْ اجْتَمَعَ الْأَهْلُ لِهَذِهِ الْجُمُعَةِ عَلَانٍ يُتَوَجَّعُونَ فَبَعْضُهُمْ
 بِالْأَصَابَةِ قَالُوا أَلَيْسَ اللَّهُ تَعَالَى ذِيكَ بِالْحَقِّ الَّذِي عَاطَمَكَ تَبَرُّقَ يَذَلُّكَ فَذَلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَهَافَتْهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْقِفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِي
 الْكِبَارَةِ أَمْرَهُمْ اللَّهُ تَعَالَى وَيَصِيرُونَ عَلَى الْأَذَى قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَكُمُ الْعَيْنُ الْكِبَارَةُ مِنْ قَبْلِكَ وَمِنْ الَّذِي
 الْمُشْرِكُونَ أَذَى كَثِيرًا وَإِنْ تَصِيرُوا وَاتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَكَذَلِكَ يُرِيدُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
 تَوَدُّعَهُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِمْ كَقَدَّ أَحْسَنَ مَنْ عِنْدَ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى
 يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ وَكَانَ حَكَمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِلَهُ وَسَلَّمَ يَتَذَلُّ فِي الْعَفْوَ أَمْرُهُ اللَّهُ بِهِ حَتَّى إِذْ كَانَ لَهُمْ فِيهِمْ فَلَمَّا عَزَّ حَكَمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِلَهُ وَسَلَّمَ بَدَرَا وَقَتْلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِمَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَصْحَابُ مَنْصُورِينَ غَائِبِينَ مَعَهُمْ أَسْأَلُ مَنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أَبِي بَنْ سَلُولٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
 حَبِيدَهُ الْأَوْثَانِ هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّعَ كَيْفَ يَعُودُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَيْسَلَامِ فَاسْأَلُوا الْخُرَاجَ
 الْيَحْيَانِ قَوْلَهُ يَتَنَازَرُونَ يُقَالُ نَارُ الْقَوْمِ لِلْخَصَامِ إِذَا انْقَضَوْا مُسْرِعِينَ لَا يَبْقَى الْفَيْسَةُ وَمَتَنَازَرُوا وَتَنَازَعُوا
 مِنْهُ وَيَخْتَصِمُ أَيْ هُوَ هُمْ وَلَيْسَ لَهُمْ وَالْخَيْرَةُ تَصْغِيرُ جِدَّةٍ وَهِيَ الْبَلَدَةُ وَالْمَرَادُ بِهَا الْمَدِينَةُ الْفَرِيقَةُ
 وَالشُّرُوكُ بِذَلِكَ أَيْ عَصَى شَيْءًا مِمَّا تَابِعُوا لِرِثْيَاسَةِ بِالْفَضَّةِ وَالْفَتَادِيدُ الْأَشْرَافُ وَالسَّادَةُ الْفُجَّاءُ
 وَاحِدُهُمْ صَنَادِيدُ وَقَوْلُهُ هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّعَ أَيْ سَمِعْتَ فَلَمْ تَطْعَمْ فِي رِثْيَاسَتِهِمْ تَرْجِمُهُ إِسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ سَبَّابٌ
 هُوَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَدَّ هُوَ بِرَسُولِهِمْ جَسِيرًا بِإِلَانٍ تَمَّا أَكْبَرُ تَلَهُ جَادُفَكَ كِي تَهَى أَوْ إِسَامَةُ كَلَّ هُوَ بِسَبِّ
 سَوَادٍ كِيَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ كِي جَارِ بِرَيْ كُوْبَنِي جَارُ شَدْنِ خَرْجِ كِي قَبِيلُ مِثْنِ جَنَاحُ رَسٍّ بِسَبِّ هُوَ بِسَبِّ هُوَ بِسَبِّ هُوَ بِسَبِّ
 كَدَّ رَسٍّ تَسْمِينُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَنْ سَلُولٍ تَمَّا أَدْرِيهِ وَافِعُهُ عَبْدُ اللَّهِ كِي سَلَامُ هُوَ نَفْسُهُ سَبِّ هُوَ بِسَبِّ هُوَ بِسَبِّ هُوَ بِسَبِّ
 سَلَامُ أَوْ شُرَكَاءُ بِرَسٍّ أَوْ بِرَسُولِهِمْ تَمَّا أَدْرِيهِ وَافِعُهُ عَبْدُ اللَّهِ كِي سَلَامُ هُوَ نَفْسُهُ سَبِّ هُوَ بِسَبِّ هُوَ بِسَبِّ هُوَ بِسَبِّ
 مَجْلِسُ بِيْ بِيْ نُوْعُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَنْ سَلُولٍ تَمَّا أَدْرِيهِ وَافِعُهُ عَبْدُ اللَّهِ كِي سَلَامُ هُوَ نَفْسُهُ سَبِّ هُوَ بِسَبِّ هُوَ بِسَبِّ هُوَ بِسَبِّ
 عِيْدُ أَدَّ وَكَلَّ نُوْعُهُ سَلَامُ كِي بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ
 أَكْبَرُ كِي سَلَامُ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ
 جَانَهُ مِثْنِ بَلُوتَ جَاسُجُورٍ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ
 هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ هُوَ بِرَسُولِهِمْ

کے نام میں تیرا ساتھی ہوں میں نے بے ارادہ ہی کے جائے کا ہے بڑوں حضرت مولانا علیہ السلام کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ میں نے ساتھی
پایا فرمایا کون میں نے کہا عمرو بن ابیہ پھر فرمایا کہ جب تو اس کی قوم کے شہر دن میں اترے تو اس کے بچہ بچہ اور درناں واسطے کہ
کہنے والے نے کہا کہ اپنے بہائی بکری سے نڈرت ہونا یہاں تک کہ جب ہم ابوالد ایک جگہ کا نام ہے در بیان کے اور میں نے
کہے میں یہ بچے تو اس نے کہا کہ مجھ کو اپنی قوم سے کچھ کام ہے اور میں جا رہا ہوں کہ تو میرے واسطے تھوڑا پیسہ
کہا جا اس حال میں کہ تو راہ بانو لاہے پھر جب اُس نے بیٹہ پیری تو مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام کا قول یاد آیا تو میں نے
اپنے اونٹ پر سختی کی یعنی اُسکو ڈانسا سو میں اُسکو چیرتا ہوا چلا یہاں تک کہ جب میں اضافہ میں یہو بنجا کا نام ہے ایک جگہ کا۔
تو ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک جماعت میں میرے ساتھ ہے تو میں نے اونٹ کو چھوڑا اور میں اُس سے لگے بڑھ گیا پھر
جب اُس نے مجھ کو دیکھا کہ میں نے اُسکو پیچھے ڈالا تو میرے پاس آیا اور کہا کہ مجھ کو اپنی قوم سے کچھ کام تھا میں نے کہا ہاں اور ہم چلے
یہاں تک کہ مکے پہنچے تو میں نے مال ابوسفیان کے حوالے کیا ابوداؤد اُس کے راوی ہیں۔ ادب مع ناقہ کے منہ میں کماؤ منی کو
چلنے کے واسطے ڈانسا۔

(۱۵) عَنْ هَمَامِ بْنِ مَنِبِّهٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي كَنْدَةَ عَقْدًا مِنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ الْإِنْسَانُ شُرَيْكًا لِعَقْدَانِي أَوْ عَقْدًا رَجَعَهُ مِنْهَا كَذَلِكَ فَقَالَ لِيَا أَمِيرَ خُذْ هَذِهِ فَإِنَّكَ اشْتَرَيْتَ الْعَقْدَ وَلَمْ أَتَّعَمْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الْبَائِعُ لِمَا بَعَيْتُكَ الْأَمْرَ تَمَافِيهَا فَقَامَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الرَّجُلُ أَكَلْتُمَا وَكُلْتُمَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ فَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ آتِنِيمَا الْغُلَامَ الْجَارِيَّةَ فَانْفَقُوا عَلَيْهِمَا مِائَةٌ وَنَصَدَّ قَوْمًا آخَرُونَ لِيَا بَنِي كَنْدَةَ تَرْجُمَهُ ابْنُ هَمَامٍ بْنُ مَنِبِّهٍ رَوَيْتُ، کہا کہ ابو ہریرہ نے ہم سے بہت حدیثیں بیان کیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے اگلی اتھون میں ایک سے دوسرے مرد سے زمین مول لی تو زمین مول لینے والو ز زمین میں ایک ٹھہلایا یا جس میں سونا تھا تو اس نے زمین بیچنے والے سے کہا کہ اپنا سونا لے کر میں نے تو تجھ سے صرف زمین مول لی تھی میں نے تجھ سے سونا مول نہیں لیا تو زمین کے بیچنے والے نے کہا کہ میں نے تو تجھ سے زمین اور جو اسکل نہ رہا سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا ہی حق ہے میرا حق نہیں بہرہ دو لون اپنا جگہ افضل کروا لے کو گئے ایک اور مرد پاس یعنی کسی نصف کے پاس تو اس نصف مرد نے کہا کیا تم دو لون کی اولاد پہی ہے تو ایک نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری لڑکی ہے تو اس نے کہا کہ تم دو لون اس لڑکے کا لڑکی سے نکاح کرو اور اس مال کو دو لون پر خرچ اور خیرات کر دینے چاہیے اسکے راوی ہیں

ف اس حدیث میں خوش حالی اور دیانت داری کا بیان ہے سبحان اللہ کیا وہ زمانہ تھا کہ اسوقت لوگ ایسے نیک نہ تھے۔ اور کیا اب بہہ زمانہ ہے کہ دوسرے کا حق جس طرح پاتے ہیں کہا جاتے ہیں حلال اور حرام میں مطلق تیر نہیں۔

[illegible]

۲۶۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَوْثَقُكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَلَا أَمْنَعُكُمْ مَوْتًا
أَلَا مَا مَوَدُّكُمْ فِي رِوَايَةٍ أَنَا قَائِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أَمَرْتُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ فِي تَرْجِمِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ رَوَيْتُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا کہ میں تمکو نہ کوئی چیز دیتا ہوں اور نہ اُس سے منع کرتا ہوں میں تو تمکو کیا کہتا ہوں
بسیا حکم کرتا ہے ویسا کہتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ میں بانٹنے والا ہوں رکھنا ہوں جیسا کہ تم کو حکم ہوتا ہے جیسا کہ
اُس کے راوی ہیں ف ابن عباس کی پہلی حدیث کا مطلب اس صریح و خوب واضح ہوتا ہے

(۳۱) وَعَنْ ابْنِ عَسَاكِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُمْ
مَاتُوا بِمَاءٍ لَا يَكُونُ إِلَّا بِمَاءٍ عَذْبٍ أَبَدًا وَأَوْدًا عَظِيمًا كَبِيرًا وَأَنَّ فِيهِ هَذَا الْقَرْيُوسَةُ تَرْجُمُهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ
عاصم سے روایت ہے کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے حال بنی اسرائیل کا بیان کیا کہ انہوں نے
ہم کو طرف بڑی نماز کے ابو داؤد اُس کے راوی ہیں غصہ بڑی چیز کو کہتے ہیں اور مراد اُس سے یہاں فرض نماز ہے۔

(۳۳) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْفِلْهَا وَأَتَوَكَّلْ أَوْ أَطْلِقْهَا وَأَتَوَكَّلْ لَا أَغْفِلُهَا

پایا وہ فتنے میں تھا اور بنہ غضبنا بادشاہ سے قریب ہوتا ہے و تا خدا سے دور ہوتا ہے۔ اصحاب بن اس کے راوی ہیں۔

(۲۵) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ إِنَّ كَلَامَ يَوْمِئِذٍ يَكُ مَكْرَهًُا أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ شِطْرَانِ يَنْفَرُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ تَعَالَى وَيُرْوَحُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَقَالَ حَيْثُفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ وَلَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْيَابِ الْبَقَرِ يَصِيرُ بَنُو بَيْهَاتِ النَّاسِ وَيَسَارُ كَاسِيَاتٌ عَادِيَاتٌ مَكْنُوكَاتٌ لُمِيْلَاتٌ ذُو سُنُوفٍ كَأَسْمَةِ الْبَغْتَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَرْجِعْنَ رِيحًا كَارِيَةً يَجْعَلُ اللَّهُ لِكُلِّ فِتْنَةٍ مِيزَانًا لَكَ رِكَكٌ آخِرَ جَهَنَّمَ قَوْلُهُ كَاسِيَاتٌ أَيْ يَتَمَنَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَادِيَاتٌ مِنْ سُكْبَةٍ وَقِيلَ لَيْسَتْ بَرَكَةٌ بَعْضُ أَجْسَادِهِمْ وَيَكْتَفُونَ بَعْضَهَا وَقِيلَ يَلْبَسْنَ نِيَابًا رَقِيقَةً تَصِفُ مَا تَحْتَهَا فَهِنَّ كَاسِيَاتٌ فِي ظَاهِرٍ لَا مَرِ عَادِيَاتٌ فِي حَقِيقَةٍ وَمَا يَلَامُنَّ أَيْ ذَاتُ عِلَاقَاتٍ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا يَلْمُوهُنَّ مِنْ حِفْظِ الْفَرْجِ لُمِيْلَاتٌ يَعْلَنَ غَيْرُهُنَّ ذَلِكَ وَقِيلَ مَا يَلَامُنَّ لَيْسَتْ لُمِيْلَاتٌ لِيَلْتَجَالَنَّ إِلَى الْفِتْنَةِ وَقِيلَ مَنِيْرَةٌ أَيْ قَوْلُهُ ذُو سُنُوفٍ كَأَسْمَةِ الْبَغْتَةِ أَيْ تَكْبَرُ وَتَهْلِكُ مِنَ الْفِتْنَةِ وَالْحُسْرَى الْعَمَسَاءُ أَيْ يَحُولُ الشَّعِيرُ بِمَا يَصِيرُ هَاكَأَسْمَةِ الْبَغْتَةِ**

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غریب اگر تیری عمر کی مدت دراز ہو تو کچھ بیگا ایک قوم کو کہنے کہ انہوں میں کوڑے ہونگے جیسے بیون کے دم صبح کرے گا کے غضب میں اور شام کرے گا کے غضب میں یعنی جو بار ہونگے کہ حاکم کے پاس ظلموں کو نہیں جانے دیگا اور مارے گا اور فرمایا کہ دو قسم دوزخی لوگ ہیں کہ میں نے انکو نہیں دیکھا یعنی حضرت علی کے وقت ایسے لوگ نہ ہو ایک قوم کو وہ ہیں کہ انکے ساتھ رکے رہیں گے جیسے بیون کی دم کہ ان سے لوگوں کو مارینگے اور دوسری قسم سے عورتیں ہیں جو کپڑے پہنتی ہیں اور نگلی ہیں مردوں کو بائیں طرف جبکاتی ہیں آپ مردوں کی طرف جھکتی ہیں۔ سر لکھتے جیسے اونٹوں کی جبکی کو مان سے عورتیں نہت میں نچاویں گی اور اسکی خوشبو نہ پاویں گی اور البتہ اسکی خوشبو آتی ہے اتنی اتنی دور سے یہ اس کے راوی ہیں کہ اسکا بیٹے اللہ کی نعمتیں پہنتی ہیں اور کہاتی ہیں۔ عاریات یعنی نگلی ہیں اس کے شکر سے اور بعضوں نے کہا معنی یہ ہیں کہ کچھ بدن ڈھانکتی ہیں اور کچھ نکار کہتی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ باریک کپڑے پہنتی ہیں جن سے بدن نظر نہ آئے کچھ جیسے ہمیں ڈھپٹے اور جالی کی کرتیاں تو وہ ظاہر میں تو لباس پہنتے ہیں اور حقیقت میں نگلی ہیں اور مالکات یعنی منہ بہرہ نیوالی میں خدا کی بندگی سے اور جو انہر لازم ہے اپنی ننگر گاہ کے بجائے اور نگاہ رکھنے سے — مہملات یعنی اپنی غیر کو یہ معلوم کر داتی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہی کی طرف جھکتی ہیں مردوں کو اپنی طرف جھکاتی ہیں اور بعضوں نے کچھ اور کہا ہے۔ انکے سر جیسے اونٹوں کی جبکی کو مان میں یعنی سر کو بڑا کرتی ہیں سر پوش اور اور ہنیون اور کپڑوں کے

یا اُس میں بال جوڑتی ہیں تاکہ اونٹوں کی کو مان کی طرح ہو جاویں۔

(۲۶) **وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَوْمَئِذٍ يَكُ مَكْرَهًُا أَنْ يَصْبَحَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجَمَهُ سَمُرَةُ بْنُ جُبْدَةَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْصَحْ فَرَمَا يَافَا كَهْمِ جَابَا**

نمذہ رسان دو اٹکلیوں کے ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۲۷) **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسُبُ أَحَدًا إِلَى الْإِسْلَامِ إِلَّا كَانَ الْإِسْلَامُ خَيْرًا أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجَمَهُ عَائِشَةُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْصَحْ فَرَمَا يَافَا كَهْمِ جَابَا**

طرف دین کے ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

[illegible]

۳۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمَا السَّنَةُ بَيِّنَةٌ لَا تَخْطُرُ فَوَافِقُهَا وَفَوَاقِهَا وَلَا تَمُوتُ وَلَا تُنْقَضُ وَلَا تُبَدَّلُ وَلَا تُغَيَّرُ شَيْئًا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَتَرْجَمُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ
نے فرمایا کہ خط پر نہیں کہ تبہ مینہ برسیا جاوے لیکن نقطہ وہ ہے کہ حسین بارش ہوا در زمین کچھ نہ اٹکاوے سلم اسکے راوی میں
ف یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینہ برسے اور زمین سے کچھ نہ اٹکے کہ اس میں بالکل میدان قطع نہیں اور غضب الہی
صاف کہلائے ۔

(۳۹) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْخَانِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدَمَ وَآلَهُ جَنِبَهُ يَشْعُ وَيَشْعُونَ مَذْيَكَةً فَإِنْ أَخْطَا نَهْنَاهُ أَدْنَاهُ فِي أَهْرَمٍ حَتَّى يَمُوتَ أَخْرَجَهُ اللَّهُ طَرَفًا تَرْجُمُهُ مَطَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدَمَ وَآلَهُ جَنِبَهُ يَشْعُ وَيَشْعُونَ مَذْيَكَةً فَإِنْ أَخْطَا نَهْنَاهُ أَدْنَاهُ فِي أَهْرَمٍ حَتَّى يَمُوتَ أَخْرَجَهُ اللَّهُ طَرَفًا تَرْجُمُهُ مَطَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدَمَ وَآلَهُ جَنِبَهُ يَشْعُ وَيَشْعُونَ مَذْيَكَةً فَإِنْ أَخْطَا نَهْنَاهُ أَدْنَاهُ فِي أَهْرَمٍ حَتَّى يَمُوتَ أَخْرَجَهُ اللَّهُ طَرَفًا تَرْجُمُهُ

(۴۰) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَانِ مَغْبُونٌ فِيهَا كَثِيرٌ مِّنَ الثَّمَنِ الصَّحَّةُ وَالْقَرَأَةُ أَخْرَجَهُ البخاري والترمذي ترجمہ ابن عباس کہ روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ آہ وطم نے فرمایا کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان میں اکثر لوگ نقصان اٹھاتے ہیں ایک ندرستی دوسری روزی سے خاطر جمعی بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ **و** یعنی صحت اور فراغت ایسی نعمتیں ہیں کہ آدمی جو ان میں چاہے کہ کس کتاب ہے لیکن اکثر انکی یہ قدر نہیں کرتے غفلت میں عمر برباد کرتے ہیں اور غفلت سے جاتے ہیں۔

وَعَنْهُ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلَةُ الْكَلْبِيُّ ابْنُ عَبْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَ يَقُولُ إِنَّ
جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ أَمْرًا بَعْدَ أَنْبِئَهُ وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فِي بَنِي كَنْزٍ قَوْمَهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَلَيْبٍ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّبَ
حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَهُ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أُعْطَيْتُكَ هَذَا لَنْ نَعُدَّ وَآخِرَ اللَّهُ سَعَا

(۳۴) وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ آتَاكَ الضُّحَاكُ بْنُ قَيْسٍ أَنْ يَسْجُلَ مَسْرُودًا فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ عَفْبَةَ

اَسْتَعِزُّ بِجَلَدٍ مِنْ بَقَايَا قَتْلِكَ عُمَانُ فَقَالَ مَسْرُوفٌ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى حَلَّ شَأْنِ ابْنِ سَعْدٍ اِنْ كَرِهَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَرَادَ قَتْلَ اَبِيكَ عَقِيْبَةَ قَالَ مَنْ لِلْعَقِيْبَةِ فَقَالَ النَّارُ وَقَدْ رَضِيْتُ لَكَ مَا رَضِيَ لَكَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُتو جہاں ابو داؤد آفد ترجمہ ابراہیم رحمہ اللہ روایت ہو کہ ضحاک بن قیس نے ارادہ کیا کہ مسروق کو عامل کرے تو عمارہ بن عقبہ نے اُس کے کہا کیا تو بقایا عثمان کے قاتلوں سے ایک مرد کو عامل کرنا ہے تو مسروق نے کہا کہ حدیث بیان کی ہے کہ ابن مسعود نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تیرا باپ عقبہ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اُس نے کہا کہ اگر کون کا کون خبر گبر ہوگا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انکی خبر گبر ہے اور البتہ میں راضی ہوں واسطے تیرے جو راضی ہو حضرت واسطے تیرے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳۵) وَعَنْ حَدِيثِهِ قَالَ جَاءَ السَّيِّدُ وَالْعَاقِبُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يَلْمِعْنَاهُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِيَصَاحِبُ لَا تَفْعَلْ فَوَاللَّهِ إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَا عَسَى أَنْ لَا تَفْعَلَ أَبَدًا لَعَنُوا وَكَأَنَّ عَقِبَتَهُمْ بَعْدَنَا فَفَكَالَهُ أَنَا نُطِيبُكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا آمِنًا لَا يَبْعَثُ مَعَنَا إِلَّا آمِنًا أَهْلًا صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ لَا يَبْعَثُنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا آمِنًا حَقٌّ آمِنٌ قَدْ اسْتَشَرْتُ لَهُمُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَيْهِ كَلَّمَ فَقَالَ قُمْ يَا أَبَا عَبْدِكَ هَذَا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا آمِنٌ هَذَا أَمَةٌ أَخُوهُ الْبَغَادِيُّ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہو کہ ایک کاتب اور عاقب بنجران والے دونوں حضرت صلوات اللہ علیہ آدہ وسلم کے پاس آئے ارادہ کرتے تھے کہ آپ سے مبارک کرین تو ایک نے اپنی ساتھی سے کہا کہ مبارک نہ کرو قسم ہے اس کی اگر وہ پیغمبر ہوا تو اس نے ہم سے مبارک کیا تو ہم کسی مرد و زنا پاؤں گے اور نہ ہماری اولاد ہمارے پیچھے سے تو انہوں نے حضرت صلوات اللہ علیہ آدہ وسلم سے کہا کہ ہم آپ کو دیتے ہیں جو آپ چاہتے ہیں مانگا اور ہمارے ساتھ کسی مرد اماندار کو بھیجیے اور نبی بھیجے ہمارے ساتھ مگر اماندار کو تو حضرت صلوات اللہ علیہ آدہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں تمہارے ساتھ بہجمن کا اماندار مرد کو جو بیچ مجھ اماندار رہے جو پہنچ اماندار ہے تو حضرت صلوات اللہ علیہ آدہ وسلم کے اصحاب کے منتظر ہوئے یعنی ہر آدمی چاہتا تھا کہ جب تک پہنچیں تو حضرت صلوات اللہ علیہ آدہ وسلم نے فرمایا کہ اب تم کھڑا ہو ابو عبیدہ پیر حبشہ ابو عبیدہ اٹھے تو حضرت صلوات اللہ علیہ آدہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہے اماندار اس امت کا بخاری اسکے راوی ہیں فسید اور عاقب دونوں بنجران کے عیسائی تھے انہوں نے حضرت صلوات اللہ علیہ آدہ وسلم کے ساتھ مبارک نہ کیا اور خیر دنیا مان گئے۔

(۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَ بَاعَتْنِي عَشْرَةَ مِنْ الْيَهُودِ لَكُنْتُ عَلَى ظَهْرِهَا يَهُودٌ وَالْأَسْلَمَةُ وَفِي دِفَائِيهِ لَوَ أَمِنَ فِي عَشْرَةَ مِنْ الْيَهُودِ لَأَمِنَ فِي الْيَهُودِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ - ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ اآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دس یہودی بیعت کر لیتے تو کوئی یہودی بے مسلمان ہوئے زمین پر باقی نہ رہتا اور ایک روایت میں ہے کہ اگر دس یہودی مجھ پر ایمان لانے تو سب یہودی مجھ پر ایمان لاتے یسین اُس کے ماوی ہیں۔

راوی ہیں۔
(۴۴) **وَعَنْ**

ابن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله قال حين خرجنا معه إلى الطائف فمررنا بقبر فقال هذا قبر أبي رغال فكان هذا الحرم يدفع عنه فلكما خرجا أصابته النعنة ألقا أصابت نعته بهذا المكان فدفن فيه وآية ذلك أنه دفن معه عصن من ذهب أنتم نبشتم عنه أصابتموه فابتدك الناس فاستخرجوا العصن أخرجه أبو داود و ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہم آپ کے ساتھ طائف کی طرف نکلے تو ہم ایک قبر پر گزرے تو فرمایا کہ قبر ابو رغال کی ہے سو یہ حرم مکہ اس سے ہٹاے جاتا تھا یہاں تک کہ تو پہنچی اسکو مصیبت جو پہلی قوم کو پہنچی اس جگہ میں ہر اسی جگہ میں دفن یا گیا اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ساتھ ایک سونے کی ایک چھڑی دفنائی گئی ہے اگر تم اس کی قبر کو کہو دو تو تم کو پاؤ گے تو لوگ جھپٹاؤ اور انہوں نے سونے کی چھڑی نکالی۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۴۵) **وَعَنْ**

عمر بن الخطاب قال كان آخر كلام رسول الله صلى الله عليه وآله قال الصلوة الصلوة اتقوا الله فيما مملكت ايها الله أخرجه أبو داود و ترجمہ علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ تھا آخر کلام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز پڑھنا کو لازم کر دیا اور اللہ سے اپنے غلاموں کے حق میں۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔
قَالَ مَوْلَاكَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَرِضْوَانُهُ وَأَنَالَ مَا يَرْجِيهِ مِمَّا عِنْدَكَ وَهَهُنَا نَهَى فِي الْقَوْلِ فِيمَا جَمَعْتَهُ وَكُفَّتُهُ وَحَزَنَتُهُ وَانْخَصَرَّتْ وَانْخَبَتُهُ وَقَدْ جَمَعَ مَقَاصِدَ الْأَمْهَاتِ السَّيِّئَةِ وَاحْتَوَى عَلَيْهَا فَلَا يَمُوتُ مَلِكٌ كَمَا يَنْبَغِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا بِهِ إِلَهًا لَا يَنْبَغِي أَحَدٌ عُلُوًّا لَهُ وَلَمْ تَكُنْ قَرِيبًا إِلَيْهِ جَمْعُهُ خَالِصًا لَوْ جَاءَ اللَّهُ الْكِرَامَ لِلْيُورَاءِ وَالْمُبَاهَاتِ مُقْصِرًا مِنَ الْأَحْصَاءِ الْمَكْرُورَةِ عَلَى أَهْلِهَا وَاجْتَمَعَهَا وَمِنْ أَحَادِيثِ الْمُطَوَّلَةِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنْفَعَهَا رَاحِيًا بِجَزِيلِ الثَّوَابِ مِنْ رَبِّ الْأَدْبَابِ فَهَذَا الْجَوَادُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي مَنْ أَمَكَ وَالْقَرِيبُ الْجَبِيبُ لِمَنْ قَرَعَ بَابَهُ وَسَاكَةً وَقَدْ رَأَيْتُ خَمْسًا بِأَخْتَمِ بِهِ الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُخَارِيُّ صَحِيحُهُ وَهُوَ الْحَدِيثُ الْعَظِيمُ الْجَامِعُ لَكُلِّ شَيْءٍ الْخَيْرَاتِ وَالْبَشَائِرِ الصِّرَاطِ وَأَذْكُرُهُ يَا سَنَدَ الْمُتَّصِلِ مِنِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَصَلَ سَبَبِي بِسَبَبِهِ فِي الدُّنْيَا أَنْ يَقْصَلَ بِهِ فِي الْآخِرَةِ لَا أَوْفَرُ دَعَا غَنَمٍ فَأَقُولُ مُعَذِّرًا يَا تَقْصِيرِ مُعْتَصِمًا يَا لَطِيفَ الْخَيْرِ أَخْبَرَنَا تَائِبُهَا الْإِمَامُ الْعَلَامَةُ الْأَحْمَدُ الْحَدِيثُ الصَّالِحُ زَيْنُ الدِّينِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ زَيْنِ الْعَابِدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْلطِيفِ الشَّيْخِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَدَامَةً مِنِّي عَلَيْهِ سَنَةِ سِتٍّ وَثَمَانِينَ وَثَمَانٍ مِائَةً بِمَنْزِلِهِ بِمَدِينَةِ رُبَيْدٍ عَسَرَهَا اللَّهُ تَعَالَى بِالْإِيمَانِ **قَالَ** أَنَا شَيْخُنَا الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ نَفِيسٍ الدِّينِ أَبُو التَّيْبِ سُلَيْمَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمِيدٍ مَيَّةَ تَعَزَّى فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ وَثَمَانِينَ **قَالَ** أَنَا وَالْإِمَامُ أَبُو هَانِ الدِّينِ إِبْرَاهِيمَ وَشَيْخُنَا الْإِمَامُ الْعَلَامَةُ شَيْخُ الْحَدِيثَيْنِ شَرْكَ الدِّينِ مَوْحِي بْنُ مَوْحِي بْنِ عَلِيٍّ الْغُرْدِيُّ الَّذِي مَشَفَقِي بِهَا عَاثَا لَا أُنَا الشَّيْخُ الْمُعْتَرِ مُسْنَدُ الدُّنْيَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْحَاجُّ الصَّلَاحِيُّ إِبْرَاهِيمَ لَا دِيَهِيهَا وَسَمَاعُ الثَّانِي **قَالَ** أَنَا الشَّيْخُ الصَّالِحُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُسَارِكِ بْنِ أَبِي سَعَادَةَ **قَالَ** أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْأَوَّلِ ابْنُ عِيْسَى بْنُ شُعَيْبٍ الشَّيْخُ بْنُ يَهْيَا رَضِيَ سَمَاعًا **قَالَ** أَنَا الْإِمَامُ أَبُو الْمُظَفَّرِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُظَفَّرُ الدُّنْيَا

تَقْدِيرُ الْمُصَوِّلِ إِلَى جَامِعِ الْأُصُولِ مِنْ حَدِيثِ الرُّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبِكَمَامِهِ تَمَّ جَمِيعُ الْكِتَابِ بِحَمْدِ اللَّهِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ تَرْجُمَهُ ختم ہو گئی دوسری جز کتاب میسر الوصول الی جامع الاصول من حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اس کے نام ہوئے بسبب کتاب نام ہوئی ساتھ حمد بادشاہ بہت بخشش کرنے والے کے **قَالَ مُؤَلِّفُ كِتَابِهِ** تَقْرِيبًا وَرَعْنًا سَيَاتِيهِ وَعَامَلَهُ بِحَقِّ لُطْفِهِ قَرَعْتُ مِنْ اخْتِصَارِهِ طَعْنًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمُبَارَكَةِ مُسْتَهْلًا ثُمَّ فُخِيَ عَلَى لِقَاعَةِ الْحَرَامِ سَنَةً سِتِّ عَشْرَةَ وَشِيعَانًا قَدْ مَضَى فِي الْخُرُوجِ النَّبَوِيَّةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَسْ كَمْ مَوْلَا حَمْدًا لَمْ يَنْ كَرِّمِنْ فَارِغَ هُوَا اسکا اختصار کرنے سے وقت چار بجے جمعہ مبارک کے دن ماہ ذیقعدہ حرام کے ابتدا میں ۱۹۰۶ھ میں ہجرتا ہوی ہے۔

مَوْلَا عَفَا اللَّهُ عَنْهُ

تَقْدِيرًا قَدْ يَشْرَفُ اللَّهُ فِي كَيْثِلِ مَا أَكْمَلْتُ لِإِمَامَتِهِ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا هَدَى إِلَيْهِ لَا أُخْصِرُ رُغْمًا كَمَا مَوْلَا لَمْ يَكُنْ كَمِيرِي مِيرِ كِتَابٍ كَوْضَعُهُ لَمْ يَسْرِ سِلْطَانُ آسَانٍ كَرَدِيَا جِسْمِي مِنْ نِيَّةِ أَسْ كَمْ كَرْنِي كِي أَمِيدُ كَبِي هَبِي سَبِّ تَعْرِيفِ كَسْمِ كِي أَسْ كَمْ رَاهُ دَكْمَا يَابَنِي طَرَفِ بَيْنِ أَسْ كِي الْخَامِ نَبِيْنِ كُنْ سَكْتَا۔ اور خدا کی شان بہر کہا عجیب بن اتفاق ہے کہ اس کتاب سطا ب کا ترجمہ اور تحریر کا پی ہی جمعہ مبارک کے دن ختم ہوئی۔

تِلْكَ الْجُمُعَةُ

الحمد لله والمنتهى ما شهبان شمس ہجر المقدس (علی صاحبہا الصلوٰۃ والرحمۃ) میں کتاب سطا ب محل سستہ کال باب - مسمی یہ تیسرے الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول بعد ترجمہ اردو سلیس سبب تلخیص الصحاح چھ جلدوں میں نہایت صفائی و خوش اسلوبی کے ساتھ مطبع صدیقی لاہور میں طبع ہوئی اگرچہ اس کتاب کے طبع کرانے میں زکیر صرف ہوا ہے۔ مگر بہ نظر سہولت خریداران قیمت نہایت ارزان رکھی گئی پس ناواقفین کو چاہیے کہ اس نعمت کبھی ہا کی قدر کریں اور اس خوان یغما سے بے بہرہ نہ رہیں کیونکہ یہ ایک کتاب کل صحاح سستہ کے قائم مقام ہے اور ترجمہ کے ساتھ ایسی سہل و عام ہو گئی ہے کہ ہر شخص اُردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے بناءً علیہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس کتاب کو خرید کر حسبِ تعداد اس سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے متعلقین و احباب کو اس کتاب کے خریدنے اور پڑھنے کی ہدایت کریں کیونکہ فلاح دارین اسی میں منحصر ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی جائے اور عبادات و معاملات میں آپ کے طریق پر عمل کیا جاوے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کل معتبر حدیثیں اس کتاب میں موجود ہیں تو فلاح دارین کا فوریہ اس کتاب سے بڑھ کر دوسرے نہیں تہیہ کو چاہیے کہ کتاب کی درخواستیں مطبع صدیقی لاہور میں ارسال کر دیں انشاء اللہ بہت جلد انکی فرمائش کی تعمیل کجاوے گی اس کتاب کے علاوہ ہر قسم کی کتابیں دینیہ و دنیویہ فروخت کے لیے موجود ہیں جس کتاب کی ضرورت ہو ارشاد فرما دیں انشاء اللہ بارعایت کفایت ارسال کجاوے گی۔

وَمَا قَالَ أَنَا إِمَامٌ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَحْمَدَ النَّخَعِيِّ رِيعًا قَالَ أَنَا أَبُو عَبْدِ
مُحَمَّدَ بْنَ يُونُسَ قَالَتْ أُمِّي رِيعًا قَالَ أَنَا إِمَامٌ الْحَدِيثِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
الْبَخَّارِيُّ رِيعًا قَالَ شَيْخُ الْأَحْزَابِ قَالَ فَتَمَحَّدُ بْنُ الْقَضَائِي عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْفَقَّاعِ عَنْ أَبِي
دُرْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى السَّانِ تَقْفِيكُنَا
فِي لَيْلَةٍ أَنْ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ترجمہ کیا اُس کے مولے نے اس پر
کی رحمت اور صاف مندی ہو اور وہی کہ جو جس کو وہ امیدوار ہے اس کے پاس سے اور اس جگہ نہ تم ہو امیر ایہ کلام اُس چیز میں
کہ میرے جمع کی ہے چنانچی اور لکھی اور اختصار کیا اور انتخاب کیا البتہ جمع کیا ہے اس کتاب کے اصل صحیح مستند بننے
جگہ کتابوں کے مرقعہ کو اور شامل ہوا نیز سو نہیں پونچھ سکتا آدمی نبیا جاپیہ مقصد کو مگر ساتھ اسکے نہیں بنا کر کسی
اُس کے طور پر اور نہیں محنت کی کسی جمی نے مثل اس کی بننے کا خواص خدا تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے جمع کیا ہے نہ واسطے وکلاء
اور غیر کے مگر حدیثوں کو جو ذکر مختصر اور جامع تر حدیثوں کو لیا ہے اور از حدیثوں کو پہلو کر چھوٹی اور نافع تر حدیثوں کو
لیا ہے اس حال میں کہ امیدوار ہوں تو اب کار بار لا رہا ہے سودہ بڑا سختی ہے کہ اسکا امیدوار خالی نہیں رہتا اور جب اسکا
دروازہ ہلائے اور اُس سے مانگے اُس کے نزدیک اُس کی دعا قبول کرنا ہے اور پسے مناسب تا ختم کرنا اس کتاب کا
ساتھ اُس چیز کے کہ ختم کیا ہے ساتھ اُس کے امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری نے اپنی صحیح کو اور وہ ایک حدیث
ہے ثری جو جامع ہے واسطے اسباب اخیر کے ادین اسکو ذکر کرتا ہوں ساتھ سند کے جو مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم تک جو متصل تھا ورین خلا سے دعا کرتا ہوں کہ پیسے دنیا میں میری رمی کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رمی
سجودا ویسے ہی آخرت میں بھی مجھ کو آپ کے ساتھ جو روی تاکہ میں مراد پاؤں اور عنایت لون سومیں کہتا ہوں تصور کا
اقرار کرتا خدا ہر بان خبر دار سے ملحقہ مانتا کہ خبر دی بہکو شیخ امام علامہ اصیل محدث صالح زین الدین ابو العباس
احمد بن زین العابدین بن احمد بن عبد اللہ لطیف شرجی رحمۃ اللہ نے سینے اس پر بڑا شرف ہے ۶۸۷ھ میں اسکی جگہ میں زید
اکثر ہرمین خدا اسکو ایمان سے آباد رکھے کہا اُس نے خبر دی بہکو ہمارے شیخ امام محدث میں کے مشہورن کے
اور دمان کے محدث کے بیٹے نصیر الدین ابو الربیع سلیمان بن ابترہیم بن عمر علوی رحمۃ اللہ نے بطور اجازت کے اگرچہ
سانہین شہر فخر میں ۳۲۵ھ میں کہا کہ خبر دی مجھ کو میرے والد امام برهان الدین نے بطور اجازت کے اور بہک شیخ
امام علامہ شیخ محدثون کے شرف الدین موسیٰ بن مزنی بن علی غزولی دمشق نے بطور سماعت کے دونوں نے کہا کہ
خبر دی بہکو شیخ محترم سند لدنیا ابو العباس احمد بن ابی طالب حجازی صالحی نے بطور اجازت کے پہلے کو اور سماعت کے
دوسرے کو کہا کہ خبر دی بہکو شیخ صالح ابو عبد اللہ حسین بن مبارک زیدی نے بطور سننے کے کہا خبر دی بہکو ابو الوثق
عبد الماطل بن یمنی بن شیبہ بخاری ہوی نے بطور سماعت کے کہا خبر دی بہکو ابو المظفر عبد الرحمن بن محمد مظفر داودی نے بطور سماعت کے کہا خبر دی
بہکو امام ابو محمد عبد السلام بن احمد بن حموی خراسانی نے بطور سماعت کے کہا خبر دی بہکو ابو عبد اللہ محمد بن یوسف فربری نے بطور سماعت کے کہا خبر دی
بہکو مخبر کے امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابوبکر بخاری نے بطور سماعت کے کہا انہوں نے حدیث بیان کی ہے احمد بن اشکاب نے کہا حدیث بیان کی ہے محمد
بن فضیل نے عمارہ بن قعقاع سے اُس نے روایت کی ابو زرعد سے اُس نے روایت کی ابو ہریرہ سے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ہیں کہ زبان بر بلکہ بین اور قول میں یہاں ہیں خدا کے نزدیک پیکر
ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ و دوسرا سبحان اللہ العظیم

تاریخ الخلفاء

مصنف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ کا اردو ترجمہ

جس میں

خلفاء راشدین و دیگر خلفاء بنو امیہ بنو عباس وغیرہ کا حالات ۹۰۳ ہجری تک مندرج ہیں

یہ تو مشہور ہے کہ قصص الاولین عذرہ للآخرین یعنی متقدمین کے ہستان متاخرین کے حق میں عبرت اور انہی نال میں نال کر کے اصلاح اعمال پر ترغیب دینے کے لیے کافی سامان ہیں۔ اسکے علاوہ علم تاریخ میں ایک خاص دل چسپی ایسی ہوتی ہے کہ انسان کو دل بہلانے اور غم غلط کرنے کے لیے اس سے بہتر ذریعہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں یہ مہم و کروب میں ناولوں اور فرضی داستانوں کی ایسی گرم بازاری ہے جسکی حد نہیں۔ اور قوم غمزدہ انہیں ترشیدہ کہانیوں سے اپنے خردشیدہ دلوں کی مرہم بناتے ہیں۔ ایسا سطر بہت سے مصلحین قوم نے عوام میں واقعات تاریخی پھیلانے کے لیے تاریخی ناول لکھے۔ بلکہ افسانے اس ڈینگ پر تصنیف کیے کہ ان میں عقائد اسلامی، آداب معاشرت، اخلاق حمیدہ، تدبیر منزل اصول مدن بھی آجائیں (جزاہم اللہ) مگر شکل یہ ہے کہ افسانے آخر افسانے ہیں۔ پڑھنے والا ان کو فرضی اور من گھڑت سمجھتا ہے۔ اسی لیے مقصود اصلی بالکل ضائع ہو جاتا ہے۔ تاریخی واقفیت تو ایک طرف عقائد کو بھی وہ فرضی ڈھکوسلا سمجھنے لگتا ہے۔ (معاذ اللہ) اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں بجا نفع کے نقصان حاصل ہوتا ہے۔ اسی لیے مطبع صدیقی لاہور نے جبکہ فرض منصبی ہمیشہ سے برادران اہل اسلام کو دینی نقصانوں سے بچانا اور دینی فوائد کے اسباب کا بہم پہنچانا ہے۔ ایک ایسی کتاب تلاش کی جس میں دل چسپی بھی بدرجہ کمال ہو اور دینی فوائد سے مالا مال ہو اور صحیح صحیح واقعات زمانہ گذشتہ کے اسیں درج ہوں اور اسکے مطالعہ سے مسلمانوں کو اپنی دینی دنیاوی حالت موجودہ کا اپنے اسلاف کرام کی ترقیات روز افزون سے موازنہ کر کے تہہ ہوا دل اپنی موجودہ پستی کی علت پر آگاہی حاصل کر کے اپنی اصلاح کی طرف توجہ ہو۔ یعنی تاریخ الخلفاء مصنف علامہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جنکے نام نامی اور علم و تقویٰ سے ہر کس و ناکس واقف ہے۔ بس یہی کتاب ایک ایسی کتاب ہے جس میں یہ سب باتیں موجود ہوں کیونکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کتاب

نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب
----------	----------	----------	----------

علاوہ اس مختصر فہرست کے فہرست کلامان مطبع کی مزخوشت آنے پر مفت روانہ ہوتی ہے۔

میں صرف خلفائے اسلام رحمہم اللہ کا ذکر کیا ہے۔ اول الخلفاء افضل الخلق بعد الانبیاء حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سید اپنے زمانہ کے خلیفہ المتوکل علی اللہ ابو العزیز بنی کا انتقال ۹۰ھ
میں ہوا۔ ہر خلیفہ کے حالات علیحدہ علیحدہ ترتیب وار لکھے۔ اور ہر ایک کی کشور کشائی و ملک گیری و
رعیت پروری و عدل گستری و اخلاق و عادات و جو دوشخا اور علم و ہنر کا دوست
ہونا وغیرہ حالات مفصل لکھ دیے۔ اور ہر خلیفہ کے عہد خلافت میں جو جو واقعات عجیبہ و حادثات
غریبہ ہوئے۔ سب کو بقید سنہ و سال لکھ دیا اور ہر ایک خلیفہ کے زمانہ میں جو جو ائمہ و فضلاء
اور کسی فن کے نامی لوگ ہوئے۔ سب کا زمانہ وفات درج کر دیا۔ اور جن جن خلیفہ نے جو جو حدیث
نبی کریم علیہ السلام سے روایت کی ہیں۔ ان کو بھی باسناد لکھا۔ اور خلفاء میں سے جو جو شاعر
ہوئے ہیں ان کے اشعار بھی لکھ دیے۔ غرض یہی ایک ایسی کتاب تھی جو اہل اسلام کے ہر گروہ
کے کام کی تھی۔ امرا و حکام اسکے مطالعہ سے فیضیاب ہو سکتے ہیں فقہاء و محدثین کی ہیں
وچسپی ہے اہل ادب و ارباب انشاء اس سے لطف اٹھا سکتے ہیں۔ غزبا و مساکین کی اس سے
تشنہ و تشنگی ہے تجار و اہل خیر کی اس میں ہدایت ہے۔ مقربین سلاطین اس سے
سلیقہ سیکھ سکتے ہیں۔ غرض کوئی فرد بشر اس کتاب مستطاب سے مستغنی نہیں۔ مگر ان سب
خوبیوں کے ساتھ ایک مشکلیں بھی کہ کتاب عسکر زبان میں تھی اور جہو ر اہل ملک اسکے استفادہ سے
عاجز تھے۔ اسلئے مطبع نے بصرف زر کثیر و انفاق مبلغ خطیر اسکا ترجمہ اردو کر کر شائع کیا اور
باوجودے کہ لاگت اسپر بہت آگئی ہے۔ مگر اخیال سے کہ ہر کوئی اسکو خرید سکے۔ قیمت نہایت وجہی رکھی
گئی ہے یعنی فی جلد صرف ایک روپیہ علاوہ محصول لڑاک

اس کتاب کی جامعیت اور ضخامت اور خوبیاں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ پس اب ناظرین انکسین سے امید
کہ اس کتاب سراسر صدق و صواب کی خریداری میں تامل نہ کریں گے اور اپنے دوستوں و متعلقین کو اسکے خریدنے
کی ترغیب دیکر داخل ثواب ہونگے۔ وَمَا عَلَيْكَ إِلَّا الْبُكَاهُ۔ والسلام علی من اتبع الهدی

عمر بن العزیز کا پہلا

زمانہ سلف سے آج تک مسلمانوں کے کل فرقہ خواہ وہ سنت جماعت ہوں یا شیعہ و خوارج وغیرہ
امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز کی مدح میں رطب اللسان رہے۔ کیوں نہ ہو خلفائے اربعہ رضی اللہ
عنہم کے بعد کوئی شخص اس شان کا جو اعلیٰ رتبہ کا بادشاہ اور انتہا درجہ کا عابد۔ زاہد متقی۔ پارسا۔ مزید
مجدد بھی ہو نہیں پایا گیا۔ جن دیندار مسلمانوں نے ترجمہ اردو تاریخ الخلفاء کے مطالعہ سے لطف اٹھایا ہے۔ وہ
ضرور اس سچی سیرت کو بھی خریدیں گے۔ یہاں مطبع صدیقی لاہور میں موجود ہے قیمت ۸ روپے

الحشتہم بن عبدالحی و عبد السلام مالکان مطبع صدیقی لاہور محلہ سادہ ہوار